سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، یکم اپریل 2024

(یوم الاثنین، 21۔رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6: شمارہ 1

747

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(32)/2024/23. Dated:30th March, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **1st April, 2024 (Monday) at 11:00 am** in the Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the 30th March, 2024

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN
SPEAKER

749

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، یکم اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(i) EXTENSION OF ORDINANCES

(a) MOTION UNDER RULE 127 OF THE RULES OF PROCEDURE OF PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB 1997

A MINISTER to move that leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1 The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024).

2 The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024).

3 The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024).

750

(b) RESOLUTION UNDER ARTICLE 128(2)(A) OF THE CONSTITUTION

1. RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE PUNJAB CIVIL SERVANTS (AMENDMENT) ORDINANCE 2023 (I OF 2024)

A MINISTER to move that the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024), promulgated on 8th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 7th April 2024.

2. RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE POLICE ORDER (AMENDMENT) ORDINANCE 2023 (II OF 2024)

A MINISTER to move that the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024), promulgated on 11th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 10th April 2024.

3. RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE PUNJAB AGRICULTURAL MARKETING REGULATORY AUTHORITY (AMENDMENT) ORDINANCE 2023 (III OF 2024)

A MINISTER to move that the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024), promulgated on 24th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 23rd April 2024.

751

(ii)عام بحث

1۔ امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ قیمتوں کو قابو پانے پر عام بحث

ایک وزیر قیمتوں کو قابو پانے پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ موجودہ سیاسی صورتحال پر عام بحث

ایک وزیر موجودہ سیاسی صورتحال پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

753

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : ملک محمد احمد خان

جناب ڈپٹی سپیکر : ملک ظہیر اقبال چنڑ

وزیر اعلیٰ : محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئرپرسنز

1۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے : پی پی۔30

2۔ رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی۔78

3۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213

4۔ جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی۔192

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول و موسمیاتی تبدیلی
جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ
کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ : وزیر آبپاشی

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-13/2024 مورخہ 6۔مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا اور جاری کردہ نوٹیفکیشن مورخہ 7۔مارچ 2024 کے تحت جناب خلیل طاہر (وزیر انسانی حقوق) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

754

4۔	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7۔	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8۔	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9۔	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
10۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات
11۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13۔	جناب خلیل طاہر	:	وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور
14۔	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل
15۔	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
16۔	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
17۔	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
18۔	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	چودھری عامر حبیب
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

755

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار، یکم اپریل 2024

(یوم الاثنین، 21۔ رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (1) الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (2) يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ (3) كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ (4) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ (5) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ (6) الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ (7) اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ (8) فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (9)

سورۃ الھمزہ (آیات نمبر 1 تا 9)

ہر غیبت کرنے والے طعنے دینے والے کی خرابی ہے (1) جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے (2) شاید وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اُس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا (3) ہر گز نہیں وہ ضرور حطمہ میں جھونک دیا جائے گا (4) اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے (5) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (6) جو دلوں تک جا پہنچے گی (7) بے شک وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے (8) یعنی آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں (9)

وَمَاعلینَاالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ Panel of Chairpersonsکا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل Panel of Chairpersonsنامزد فرمایا ہے:

1۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے : پی پی-30
2۔ رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی-78
3۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی-213
4۔ جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی-192

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ Communication & Works سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے and before we commence with the questions میں for the convenience of the Members اس کے rules بتادوں کیونکہ یہ ہمارا first Question Hour ہے۔ جس دن سے یہ اسمبلی constitute ہوئی اور آپ لوگوں نے oath لیا تو فوراً بعد الیکشن کی proceedings تھیں اُس کے بعد ہم budgetary process میں آ گئے and normally start of every session ہر دن کی sitting Question Hour سے ہوتی ہے، other than these three processes بجٹ اور الیکشن کے تھے تو اس میں for the convenience of the Members on both sides

سوالات کے لئے وقفہ ایک گھنٹے کے لئے ہو گا if we have less questions and the minutes of the Question Hour finished تو ہمارا یہ ٹائم بھی اُس کے مطابق ہو جائے گا۔ اس پر جس کسی معزز رُکن نے بات کرنی ہو گی اُن کا سوال ایجنڈے پر ہونا ضروری ہے اور وہ اُس وقت بولیں گے جب اُن کا نام سپیکر کی طرف سے لیا جائے گا۔ وہ رُکن اپنے سوال کا نمبر پکاریں گے متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری ہی اُس کا جواب دے سکتے ہیں۔ اگر سوال کا جواب طویل ہو گا تو یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا اور وہ آپ کی میزوں پر رکھ دیا جائے گا اور اگر جواب مختصر ہوا تو سوال کے جواب کو پڑھا جائے گا۔ ان دونوں صورتوں میں ضمنی سوال ہو سکتے ہیں۔ normal practice یہ رہی ہے کہ ہر سوال پر تین ضمنی سوالات کی اجازت ہوتی ہے۔ ہم بھی ایک سوال پر تین ضمنی سوالات کی اجازت دیں گے جو جواب کی وضاحت کے لئے ضروری ہوں گے۔ اسی طرح اگلا سوال لیا جائے گا۔ قواعد وضوابط میں ضمنی سوالات کی تعداد تین مقرر ہے اور یہ سپیکر کی discretion ہے کہ وہ ضمنی سوال پوچھنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ اگر کوئی pertinent matter ہو گا تو تین سے زائد ضمنی سوالات پر بھی بات کی جا سکتی ہے لیکن as a practice تین ضمنی سوالات ہوں گے۔ اگر کوئی رکن جس نے سوال کا notice دیا ہو اور وہ غیر حاضر ہو تو سپیکر کسی بھی دوسرے رکن کو ان کے behalf پر سوال کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب! As a member, you know very well and you have been a senior member returned so many times. You have been a part of this Assembly and I will allow you but not during the Question Hour. No Point of Order and no personal explanations during Question Hour. ہم وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں گے۔

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب امجد علی کا ہے۔ جی، امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 16 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ، شور کوٹ روڈ کی تعمیر اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***16: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ شور کوٹ روڈ کس سال میں تعمیر کی گئی مذکورہ بالا روڈ کی لائف لائن کیا تھی؟

(ب) اس روڈ کی آخری مرتبہ مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنے اخراجات آئے تھے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت بہت خراب ہے کیا محکمہ اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کیا اس مالی سال میں اس کے لئے کوئی رقم مختص کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک):

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ شور کوٹ روڈ سال 06-2005 میں تعمیر کیا گیا اس کی لائف 10 سال تھی۔

(ب) اس روڈ کی ریسر فیسنگ سال 16-2015 میں کی گئی جس کا تخمینہ 26.519 ملین ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ اس کا ارادہ رکھتا ہے اس سکیم کی بحالی سالانہ ترقیاتی پروگرام 24-2023 (اپریل تا جون) میں سریل نمبر 5798 پر نشاندہی کی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جزو (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت بہت خراب ہے کیا محکمہ اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کیا اس مالی سال میں اس کے لئے کوئی رقم مختص کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں! محکمہ اس کا ارادہ رکھتا ہے اس سکیم کی بحالی سالانہ ترقیاتی پروگرام 24-2023 (اپریل تا جون) میں سریل نمبر 5798 پر نشاندہی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پینسرہ سے شور کوٹ تک کا روڈ ہے جس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ آتا ہے؟ اور کیا اس سڑک میں گوجرہ روڈ سے شور کوٹ روڈ کا بائی پاس شامل ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم پینسرہ، گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور شورکوٹ روڈ کی rehabilitation کرنے لگے ہیں۔ انہوں نے جو بائی پاس کی بات کی ہے تو I have got the map with me and I will share this with him انہوں نے 27 کلومیٹر بولا تھا لیکن الحمدللہ we are going to launch road restoration policy this time جس کے اندر ہم پنجاب کے 500 سے زائد روڈز کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ الحمدللہ this road is included in that as we said Sr.No. is 5798. The width of the road is 24 feet. The starting point is Painsra and ending point is Shorkot and total length of road is 102 kilometers. اس سڑک کی inclusion ہے وہ گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ بائی پاس کے ساتھ شورکوٹ کینٹ تک ہے۔ میں map بھی ان کے ساتھ وقفہ سوالات کے بعد share کرلوں گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی طرف آنا چاہتا تھا کہ یہ بائی پاس 2013 میں بننا شروع ہوا تھا۔ 54 کروڑ روپے اس پر لاگت آئی۔ یہ ابھی مکمل نہیں ہوا، پورا functional نہیں ہوا اور اب اس کی rehabilitation شروع ہو گئی۔ اس کی 39 کروڑ روپے سے rehabilitation شروع ہو گئی ہے۔ اس پر 39 کروڑ روپیہ لگایا جا رہا ہے۔ اس میں تین کروڑ روپیہ پچھلے کئی سالوں سے محکمہ مانگ رہا ہے کہ ایک ریلوے کراسنگ پھاٹک لگنا ہے۔ وہ پھاٹک نہیں لگا تو تقریباً 93 کروڑ روپیہ لگنے کے باوجود ہمارے شہریوں کو ایک پیسے کا فائدہ نہیں ہے۔ وہ پیسے لگائے جا رہے ہیں اور سارے اپنا اپنا حصہ وصول کئے جا رہے ہیں۔ جن لوگوں کے لئے یہ پیسے لگائے جا رہے ہیں وہ اس بائی پاس سے استفادہ نہیں کر پا رہے۔ اس میں صرف تین کروڑ روپے کی گرانٹ ہے۔ اس حوالے سے مسلسل letters لکھے جا رہے ہیں۔ اس پر کبھی کوئی اعتراض لگتا ہے اور کبھی معاملہ dump ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے سرکار کا لگا ہوا کروڑوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ اس سے جو دوسرا نقصان ہو رہا ہے

کہ وہ تمام heavy traffic جو اس بائی پاس سے گزرتی تھی اب وہ شہر کے اندر سے گزرتی ہے۔ اس heavy traffic کی وجہ سے شہر کی ساری سڑکیں تباہ ہو گئی ہیں۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس معاملہ کو بھی دیکھیں اور take up کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! ہم اسے take up کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ میں نے ADP میں دیکھا ہے کہ انہوں نے جو projects رکھے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر جو project 50 کروڑ روپے کا ہے اس کے لئے انہوں نے 5 لاکھ روپے رکھ دیئے ہیں۔ You see the time of completion, price escalation کیا یہ وضاحت فرمائیں گے کہ کیا یہ جو projects شروع کر رہے ہیں ان کی completion date کیا ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو سوال کیا ہے۔ اس میں پہلی بات یہ ہے کہ ہم جو restoration شروع کرنے لگے ہیں past history میں کبھی بھی کسی بھی گورنمنٹ نے ایسا نہیں کیا۔ الحمدللہ this is going to be flagship under the supervision of Hon'ble Chief Minister Sahiba Maryam Nawaz Sharif. میں رانا صاحب سے درخواست کروں گا کہ ہم لوگ سڑکوں کے لئے ایک proper procedure استعمال کر رہے ہیں۔ We have added 500 plus roads. First we are going to take the 82 roads جو ہم نے ADP کے اندر شامل کئے ہیں۔ as per policy ہم نے اس کے اندر تھوڑے تھوڑے پیسے رکھے ہیں۔ یہ بات رانا صاحب کی ٹھیک ہے۔ but we need to understand one thing کہ اس کا ہم جب PC-I تیار کریں گے تو اس کی escalation، اس کی width، اس کی AWC، اس کی ABC as default ہو گی تو as default ہو گی۔ If it is going to be carpeted and it is going to be TST. As per policy will go through that financial

provision that is with us. If he wants to come in my office, he is welcome آپ بڑے ہیں مجھے بلا لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! جب ہم ادھر ہوتے تھے تو ہمیں کوئی ضمنی سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ جس ممبر کا سوال ہوتا تھا صرف وہی ضمنی سوال کرتا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اس سوال میں شورکوٹ روڈ سے متعلق بات پوچھی گئی تھی تو وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے یہ ورلڈ بنک کا پروگرام ہے جو نئی روڈ بن رہی ہے۔ اس کا تو پچھلی گورنمنٹ میں بزدار صاحب نے افتتاح بھی کیا تھا۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب نہیں ہے۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ سڑک 06-2005 میں بنی تھی اس کے لئے دوبارہ پیسے جاری ہوئے اور اب دوبارہ پھر اس کے لئے 25 کروڑ اور چاہئیں۔ یہ پورا شہر ٹوٹ چکا ہے۔ اس بارے میں یہ جواب دیں۔ یہ جو نقشے دکھا رہے ہیں تو یہ ہم نے دیکھے ہوئے ہیں۔ یہ جواب اس سوال سے متعلقہ نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! Sir, as a matter of record, they need to understand کہ یہ بات غلط کر رہے ہیں۔ یہ ورلڈ بنک کا project نہیں ہے۔ This is a new project as I told you before and it is 102 kilometers starting from Painsra to Shorkot Cantt. اس میں ورلڈ بنک کا کوئی کاغذ ہے تو میں بھی ہاؤس میں موجود ہوں اور رانا صاحب بھی ہیں۔ ہم نے اس roads restoration کے اندر یہ سڑک ڈالی ہوئی ہے۔ If he wants to understand both points کہ ہم نے اس کا کیا کرنا ہے۔ Please come to me or I can come to him

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب آخری ضمنی سوال ہے۔ جی، جناب امجد جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب ہاؤس میں یہ commitment دے دیں کہ یہ تین کروڑ جو اتنے سالوں سے نہیں ملا یہ کب تک ہمیں مل جائے گا تاکہ ریلوے پھاٹک نصب ہو جائے اور بائی پاس کا استعمال شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کے operational ہونے کے حوالے سے conclusive بات بتادیں۔ آپ بتادیں کہ کب تک یہ functional ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! ہم نے 82 سکیمیں محکمہ خزانہ کو بھیجی ہوئی ہیں۔ انشاءاللہ as per promise ہماری محکمہ خزانہ کے ساتھ میٹنگ ہے۔ I will be in a better situation to tell him by tomorrow but the timeline is In sha Allah going to be ending this December

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب امجد علی! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 17 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نو تعمیر شدہ سڑکوں کی دیکھ بھال سے متعلقہ تفصیلات

***17: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ شاہرات صوبہ پنجاب کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر سالانہ اربوں روپے کا بجٹ خرچ کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ اربوں روپے کے بجٹ کے اخراجات کے باوجود مناسب اور بروقت دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس کے تدراک کے لئے کوئی اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) محکمہ ہر نئی بننے والی سڑک کے منصوبے کے ساتھ اس کی مناسب اور بروقت دیکھ بھال کے لئے عملہ بھی بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مناسب اور بروقت دیکھ بھال کرے تو ہر سال سڑکوں کی مرمت پر سرکاری خزانے کے ہونے والے اربوں روپے کے اخراجات سے بچایا جاسکے؟

(ہ) کیا محکمہ ہر نئی بننے والی سڑک کے پی سی ون میں اس کی دیکھ بھال کے لئے عملہ بھرتی کرنے کے اخراجات شامل کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ محدود مالی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے سڑکوں کے وسیع جال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ مختلف ترقیاتی پروگرام کے ذریعے سڑکوں کی بحالی کا ارادہ رکھتا ہے۔

(د) فی الحال ایسی تجویز زیر غور نہ ہے۔ محکمہ موجودہ وسائل کے ذریعے کام سرانجام دے رہا ہے۔

(ہ) فی الحال ایسی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس سوال کے جزو "ب" سے متعلق ہے کیونکہ جواب میں ہے کہ "محکمہ محدود مالی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے سڑکوں کے وسیع جال کی دیکھ بھال کر رہا ہے"۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حد تک یہ محدود وسائل میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! شکریہ، معزز ممبر نے جزو "ب" میں سوال کیا تھا تو اس حوالے سے میں بتاؤں کہ سب سے پہلے we need to understand کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے under 80 thousand plus road network of Punjab, starting from Kacha to Attock. اس 80 thousand کو

multiply by 10 کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اس کی 00001. percentage بنتی ہے۔ اب اِس طرف سے بھی اور اُس طرف سے بھی جتنے بھی ہمارے ساتھی معزز ممبران ہیں، they will be asking کہ ہماری سڑک ٹھیک کر دیں بلکہ اِدھر تو مجھے بڑا افسوس ہوا ہے کہ جب Cut Motions آئیں تو اِنہوں نے کہا کہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے آپ اِس کو ایک روپیہ کر دیں۔ آج وہی لوگ Asian Development Bank کی سکیموں کی بات کر رہے ہیں اور آج وہی لوگ کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ اس سکیم پر کتنے پیسے لگ گئے ہیں اور کہاں لگ گئے but coming back to my point جب کوئی سڑک بنتی ہے تو اِس کی ایک پالیسی بنتی ہے as we are talking today ان شاء اللہ تعالیٰ with the new policy that we are preparing with the C&W Department سیکرٹری صاحب اور میں، ہم لوگ اِس دفعہ دفاتر میں بیٹھ کر سڑکیں نہیں دیکھ رہے بلکہ ہم لوگ ہزار ہزار کلومیٹر with 14/14 hours in the car جس کا data میرے پاس موجود ہے with the Google Maps کہ from where we started and from where we ended جو سوال انہوں نے مجھ سے کیا کہ آپ کے پاس محدود مالی وسائل ہیں تو آپ اِن کو کیسے استعمال کرتے ہیں تو میرا جواب اِسی کے اندر آجاتا ہے کہ 80 ہزار کلومیٹر سڑکوں کو ہم نے کِس طرح لے کر چلنا ہے اور کِس طریقے سے اس individual سڑک کی capacity کو دیکھنا ہے کہ کِس طریقے سے اِس کو لے کر جائیں اور جِس طرح ہم نے 500 plus سڑکوں کو priorities کیا ہے کہ ہم پنجاب میں ان کو patch free کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ نہیں تھا بلکہ میں نے محدود وسائل کی بات کی ہے جو کہ ہر ضلع کے اندر سالہا سال سے ہوتا تھا جسے ہم اپنے بچپن سے دیکھتے آئے ہیں کہ محکمہ کے پاس road repair کرنے، patch working کے لئے مشینری ہوا کرتی تھی، human resources ہوا کرتے تھے جس کے ساتھ کام چلتا تھا اور سڑکوں کی lifeline بڑھتی جا رہی تھی۔ میں وزیر موصوف کی توجہ اِس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ مزید کھربوں روپے اِس پر دوبارہ لگائے جا رہے ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ جِن لوگوں نے اِس سڑک کو بچانا ہے، جن resources نے اِس سڑک کو بچانا ہے تو کیا اِس طرف بھی کوئی توجہ ہے؟ میں نے محدود وسائل

کی بات اِس scenario میں کی تھی کہ پچھلے 45/40 سالوں سے میں اپنے ضلع کو جب دیکھتا ہوں تو کوئی ایسی مشینری، بلڈوزر، ٹریکٹرز اور ان کے۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میری درخواست ہے کہ آپ question کریں کیونکہ آپ کا بڑا unwieldy point ہے rather you are making a comment on that میرا مطلب ہے کہ آپ سوال کریں جس کا جواب وزیر موصوف کی طرف سے آئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے محدود وسائل کی بات کی ہے اور میں اِس کی بات کر رہا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محدود وسائل۔۔۔

جناب سپیکر: I understand آپ وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ Maintenance and Repair کے لئے اس مد میں کتنے پیسے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: نہیں، جناب سپیکر! پیسے الگ بات ہیں۔ اس کے لئے مشینری جس نے وہاں پر repair کرنی ہے، محکمہ اپنے طور پر جو کام کرتا ہے ہم اس کو وسائل گنتے ہیں۔ یہ تو rehabilitation کی بات کر رہے ہیں اور بڑے پیسوں کی بات کر رہے ہیں۔ میں تو جو ایک مسلسل عمل ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: So, if you make your question more specific کہ آپ کیا پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محدود وسائل میں کتنی مشنیری اِن کے پاس ہے اور human resource کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! I am coming to the first point. Basically, what I understand is this یہ بیلداروں کا پوچھ رہے ہیں۔ اب بیلداروں کی کل تعداد 5437 ہے جو posts abolish or restructure ہوئیں that is 1039 and remaining posts بیلداروں کی 4398 ہے۔ اب جو currently occupied ہیں 80 ہزار کلو میٹر سڑکوں کے اوپر that is 1800 اور vacant posts

2598 ہیں۔ اب ہمیں یہاں پر دو چیزوں کو دیکھنا ہے جن میں پہلی چیز یہ ہے انہوں نے کہا ہے کہ اگر اِن سڑکوں کے لئے بیلدار لاکھوں بھی کر دیں تو ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس کا financial loss کتنا ہے۔ آیا کہ جو بھی کوئی sitting government ہو گی اس کو یہ bear کر سکتی ہے کہ نہیں۔ ایک سڑک بن گئی اور اُس کے بعد میں نے انہیں پہلے کہا لیکن میرے خیال میں شاید انہوں نے غور سے نہیں سُنا اور یہی میں نے امجد صاحب کو request کی ہے کہ ہم ایک proper policy لا رہے ہیں کہ اگر ہم اِن سڑکوں کی resurfacing and rehabilitation کریں گے، restore کریں گے یا patch free کریں گے اور اِن چیزوں کو دیکھیں گے تو اِس کے لئے ہم ایک پالیسی بنانا چاہ رہے ہیں for 6 months or for 8 months, the maintenance is going to lie with the contractor who has this contract اگر یہ مجھے کہیں کہ اِس سڑک کے اُوپر تنی مشینری ہے تو یہ ایک علیٰحدہ سوال جمع کروادیں.Thank you

جناب سپیکر: امجد صاحب! I believe that the Minister has a right to have a new question.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں اس حوالے سے الگ سے بھی ایک سوال جمع کروادوں گا۔ اب جز(ج) سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ اِنہوں نے کہا ہے کہ جی ہاں مختلف ترقیاتی پروگرام کے ذریعے سڑکوں کی بحالی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سال 2023-24 میں M&R کے ذریعے سڑکوں کی بحالی اور مرمت ہوتی ہے تو اِس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے اِس سال میں کتنے پیسے رکھے گئے تھے؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! Again I have a doubt and I am disallowing it آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ، بڑی اچھی بات ہے یہ M&R پر کام کر رہے ہیں there is always a life limit of every road

جب compaction ہوتی ہے تو کیا اِن کے پاس کوئی ایسا فارمولا ہے کہ جو heavy loaded trucks گزرتے ہیں Are they planning for some any weighing bridges? یہ سڑکیں روز بیٹھ جاتی ہیں تو اس کے لئے ان کے پاس کوئی plan ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! I was waiting for this question for long ان سب کی اطلاع کے لئے for the first time in the history الحمدللہ ہم لوگ Japanese portable weighing machines لا رہے ہیں۔ آئندہ جو بھی سڑکیں بنیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اِس کو priorities کریں گے اِس کے بعد جہاں پر ٹریفک count زیادہ ہو گی the machine will be available there and ان شاء اللہ تعالیٰ you will see them in coming days ہم اِس کو prioritize کریں گے اِن main سڑکوں پر اور Legislation بھی لائیں گے کہ جہاں پر سڑکیں خراب ہو رہی ہیں یا ان کا weight loss زیادہ ہے تو you will see those portable machines available on the spot with complete description اِس کا mechanism اس مشین کے ساتھ اِن شاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ Sir, in the past 4 years آگے امجد صاحب نے سوال کیا تو میرے mind میں ایک دم آ گیا تو I would like to share you will be amazed ہمارے پاس جو فنڈز release ہوتے گئے ہیں کہ M&R کے اندر 2020 میں sitting on this side جب یہ اِدھر گورنمنٹ میں تھے تو اِنہوں نے ایک سال میں پانچ بلین دیئے، پھر ایک سال میں آٹھ بلین دیے اور 2022 میں انہوں نے اس کو کم کر دیا۔ مجھے تو بڑی حیرانگی ہوتی ہے کہ یا تو یہ اپنا homework complete کر کے نہیں لاتے کیونکہ یہ numbers ہم نے نہیں دیئے for the past four years all these members have been sitting here اور جب ہم اِن سے سوال کرتے تھے تو یہ اِس کا جواب ہنسی میں دیتے تھے on record لانے کے لئے میں نے یہ چیزیں اِنہیں بتائی ہیں۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ for this year thirteen plus پر لائیں گے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کو next session میں apprise کریں گے کہ اگر یہ Mines and Minerals Department ریت کے contracts دیتے ہیں تو کیا C&W ڈیپارٹمنٹ سے permission لیتے ہیں؟ Is there any mechanism available with the District Governments and with the C&W Department کہ Mines and Minerals کوئی roads cess pay کرتی ہے؟ وہ کس طرح سے آپ کی اتنی بڑی investment کو صرف ایک منٹ میں تباہ و برباد کر دیتے ہیں؟ اگر چار سے چھ روز وہ ٹرالی گزرے تو اس کی bearing ہے ہی نہیں تو اس پر whatever the next session is آپ اس کی ایک رپورٹ بھیجیں گے کہ without paying the road cess اگر اس کا mechanism نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے؟ اور کیا آپ کا C&W Department اس پر کوئی mechanism provide کرنا چاہتا ہے یا نہیں کرنا چاہتا؟ جی، please honorable members, I shall take just one question each جو ممبران کھڑے ہیں میں تینوں کو موقع دوں گا۔

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں نے پہلے ان کو floor دیا ہے۔

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! پینسرہ سے شور کوٹ کے لئے اس میں تحصیل گوجرہ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، this will amount to a fresh question

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! نہیں، اسی کے related ہے۔ اس میں گوجرہ بائی پاس ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: this will again amount to a fresh question. آپ تشریف رکھیں۔ جی، لنگڑیال صاحب!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر سے related question ہے اور میں honourable Minister صاحب سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس roads کے لئے labor ہے اور جتنی بھی مشینری ہے کیا وہ سڑکوں پر دوبارہ لا سکیں گے کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ جہاں سے سڑک ٹوٹتی تھی repairing labor کرتی تھی اور مٹی ڈالتے تھے اب سارے افسروں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور اب ہمیں سڑکوں پر کبھی کوئی labors دیکھنے میں نظر نہیں آئی؟

جناب سپیکر: جی! Minister for Communication &Works!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے لیکن آپ کا حکم آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا ضرور جواب دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! انہوں نے مشینری کا سوال کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: I will rephrase it انہوں نے سوال یہ کیا ہے کہ آپ کے پاس جو 80 ہزار کلو میٹر کا نیٹ ورک ہے اس کی correcting the road berms اور ان کو چالو حالت میں رکھنے کے لئے جتنے بھی بیلدار تھے، جو گینگ مین تھے یا آپ کے پاس جتنی بھی labor available تھی، آپ نے آگے بتایا کہ آپ کے پاس six thousand manpower کی کمی ہے تو اس میں ان کا سوال ہے کہ اب سڑکوں پر نظر نہیں آتے کیونکہ وہ مختلف افسروں کے گھروں اور کوٹھیوں پر کام کرتے ہیں۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: Primarily لنگڑیال صاحب کا جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی جتنی بھی work force ہے تو کیا آپ وہ روڈ پر واپس لا پائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلے جس طرح آپ کو بتایا کہ ہمارے پاس currently جو force ہے وہ 1800 ہے اگر 1800 کو 80000 سے بھی divide کر لیں تو آپ دیکھیں کہ اس کی کیا percentage نکلے گی؟ اگر جناب نوشیر خان انجم لنگڑیال کے پاس کوئی information ہے تو please میرے ساتھ شیئر کریں لیکن میرے پاس pictorial evidence ہے جب میں نے پانچ ضلع visit کئے تو all field staff was available there and I can share the picture with him.

جناب سپیکر: جی، thank you very much. چٹھہ صاحب! آپ سوال کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب خرم اعجاز: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، چٹھہ صاحب! آپ سوال کریں۔

جناب خرم اعجاز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ چونکہ rehabilitation پر بات ہو رہی تھی تو جیسا کہ ہم سب لوگ جانتے ہیں کہ سڑکوں کی rehabilitation پر ہر سال بہت زیادہ بجٹ لگتا ہے۔ اس میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ادھر بار بار سڑکیں بنتی ہیں اور وہ اپنا وقت پورا کرنے سے پہلے ٹوٹ جاتی ہیں تو میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا، اس میں بڑی وجہ یہ ہے کہ سڑک کے ساتھ میں شولڈر بنتے ہیں، وہ estimates میں 6 فٹ کے رکھتے ہیں اور ساتھ میں ان کی proper compaction رکھی ہوتی ہے لیکن جب آپ سڑک کو جا کر دیکھتے ہیں تو نہ ہی وہ 6 فٹ کے شولڈر مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی compaction ہوتی ہے انہوں نے اس کے ساتھ مٹی proper نہیں لگائیں ہوتی جس کے لئے انہوں نے کروڑوں روپے رکھا ہوتا ہے جیسے ہی side سے مٹی ہٹتی ہے اور وہ ہماری سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں تو میرے خیال میں اس پر منسٹر صاحب کو توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر: Even though it's sort of a new question لیکن بڑا pertinent ہے۔ I would like to hear it out کہ آپ اس پر کیا کہتے ہیں؟ The House should be apprised form this...

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! شکریہ۔ سڑکوں کے شولڈر کے حوالے سے، یہ بڑا important issue ہے جیسا کہ میرا آج Question No. 16 تھا تو اس میں specifically میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے ایک drawing منگوائی جس میں میں نے یہ پوچھا کہ جو ہماری پینسرہ سے شور کوٹ تک سڑک بن رہی ہے تو مجھے اس کی drawing دیں کہ اس کا کیا ہو گا۔ I will share this picture with Chatha Sahib as well. Sir this is very important I will share this picture with you.

جناب سپیکر: میں آپ کو اس پر تھوڑا روک رہا ہوں کیونکہ آپ کا flagship project ہے اور اس پراجیکٹ پر، you are taking up like 500 kilometers of roads

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! جی، ٹھیک۔

جناب سپیکر: جب آپ ان 500 کلومیٹر روڈ کو rehabilitate کریں گے تو اس میں جو چٹھہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو آپ You will take care of this.

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! As per your order sir, I would like to add میں نے ایک drawing بنوائی ہے جو ہمارے ہر پراجیکٹ کے ساتھ لگے گی۔ پینسرہ، گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور شور کوٹ کینٹ والی جو سڑک ہے اس کی width کے حوالے سے بتاتا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No crosstalks because this is very important thing.

MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS (Mr Sohaib Ahmed Malik): The width of this road is 24 feet sir.

MR SPEAKER: Ok right.

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! ہم نے shoulder کی proper policy بنائی ہے۔

جناب سپیکر: I appreciate اگر ایسا ہے تو بڑا اچھا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! اِن شاء اللہ this will be done. Thank you so much.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب آگے چلتے ہیں۔ Otherwise this will become an unending thing حالانکہ تین سوال ہوتے ہیں لیکن پھر بھی میں آپ سب کی convenience کے لئے موقع دیتے چلا گیا ہوں۔ توجہ دلاؤ نوٹسز پر movers کا harm ہو گا اس کے لئے time limit ہے۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ Now, we have two Call Attention Notices اس کے لئے بھی میں آپ کی convenience کے لئے because majority of the Members جنہوں نے ہاؤس میں پہلی دفعہ oath لیا ہے یہ آپ کو assist کرے گی۔ Parliamentary Procedure کو effective کرنے کے لئے یہ بڑے مؤثر tools ہیں۔ جب آپ Call Attention Notices دے رہے ہیں تو it's about law and order situation اور جو آپ کا issue of query ہوتا ہے اُس پر گورنمنٹ آپ کو ایک واقعہ پر pertinent جواب دیتی ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹسز کے لئے ہم normally ہاؤس میں 15 منٹ کا ٹائم رکھتے ہیں کیونکہ rules میں provided ہے کہ جب توجہ دلاؤ نوٹس ہو گا تو میں محرک کا نام پکاروں گا، محرک اپنے Call Attention Notice کو پڑھیں گے پھر چیف منسٹر یا متعلقہ وزیر Rule 65 کے تحت توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دیں گے لیکن توجہ دلاؤ نوٹس یا اُس کے جواب پر بحث نہیں ہو سکے گی So, question will be read and answer will be read. That's it. No Point of Order on that تاہم وضاحت کے لئے ضمنی سوال mover پوچھ سکتے ہیں. Thank you یہ Call Attention Notices ہمارے پاس ہیں۔ پہلا Call Attention Notice جناب خرم اعجاز کا ہے۔

شیخوپورہ: مرید کے میں سعودیہ پلٹ شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

جناب خرم اعجاز: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ کے علاقہ مرید کے میں سعودیہ پلٹ شہری حاجی مشتاق کو گھر کی دہلیز پر دوران ڈکیتی مزاحمت کے دوران نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور 5 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اگر ہاں تو اس کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کی موجودہ صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ درخواست گزار محمد اشفاق ولد محمد صدیق نے تھانہ میں درخواست دی کہ مورخہ 25-03-2024 کو مسمی حاجی مشتاق احمد جو کہ سعودیہ سے آیا ہوا تھا اور پراپرٹی کا کام کرتا تھا حاجی مشتاق احمد نے اپنے پوتے محمد امیر حمزہ بوقت تقریباً دوپہر 11 بجے کے قریب ایم سی بنک جی ٹی روڈ برانچ مرید کے میں اپنے account سے بذریعہ چیک مبلغ پانچ لاکھ روپے کیش نکلوا کر اپنی موٹر سائیکل پر گھر آ رہے تھے کہ بوقت تقریباً 11:30 بجے دوپہر کو مشتاق احمد اور اُن کا پوتا محمد امیر حمزہ اپنی گلی میں اپنی موٹر سائیکل پر داخل ہوئے تو اُن کے پیچھے ہی دو کس نامعلوم ہونڈا 125 موٹر سائیکل پر سوار آ گئے۔ حاجی مشتاق احمد جب اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگے تو دونوں ملزمان نے اپنے اپنے پستول نکال کر bolt مار لئے اور کہا کہ جو پانچ لاکھ روپے ابھی بنک سے نکال کر لائے ہو وہ ہمیں دے دو ورنہ جان سے مار دیں گے۔ حاجی مشتاق احمد نے اپنی سائیڈ والی جیب سے تین لاکھ روپے اُن کے حوالے کئے تو دوسرے نے کہا کہ دو لاکھ روپے وہ بھی دو جس پر حاجی مشتاق احمد نے کہا کہ صرف تین لاکھ روپے ہی میرے پاس ہیں۔ ملزمان نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم لوگ پانچ لاکھ روپے بنک سے نکال کر لائے ہو ایک ملزم نے دوسرے کو کہا کہ اس کو فائر مار دو پھر ہی یہ ہمیں دو لاکھ روپے دے گا۔ ہمارے سامنے ہی دوسرے ملزم نے اپنے دستی پستول سے فائر مارا جو کہ میرے سامنے حاجی مشتاق احمد بائیں ہس کے تھوڑا اوپر گردن پر لگا وہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا اور جاں بحق ہو گیا۔ ملزمان اپنی موٹر سائیکل پر تین لاکھ روپے چھین کر فرار ہو گئے جس پر مقدمہ نمبری 660/24 مورخہ 25-03-2024

under section 302, 392 تعزیرات پاکستان تھانہ سٹی مرید کے درج رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمہ بذریعہ عدنان احمد Investigation Inspector عمل میں لائی گئی جو موقع ملاحظہ پر کیا گیا اور نقشہ موقع مرتب کیا گیا۔ (PWs) کے گواہان زیر دفعہ 161 ضابطہ فوجداری تحریر کئے جانے اور وقوعہ اور گردونواح میں مختلف گلیوں اور دُکانات پر لگے ہوئے سی سی ٹی وی کیمروں کو چیک کیا گیا۔ مزید وقوعہ کی geo-fencing بھی کروائی گئی ہے، CRD Branch سے ریکارڈ یافتگان کی فہرست حاصل کر کے اُن کو شامل تفتیش کیا جارہا ہے اور مشتبہ افراد کے نمبر حاصل کر کے CDR کا تحرک کیا جارہا ہے۔ بنک کی CCTV footage حاصل کی گئی ہے جو کہ علاقہ تھانہ سٹی مرید کے میں بنک سے رقم نکلوانے پر ملازمان تعینات کئے گئے، مسمی حاجی مشتاق احمد نے security حاصل نہ کی ہے جبکہ مقتول کے بھتیجے کی سرگرمیاں مشکوک پائی گئی ہیں جس کے متعلق interrogate کیا جارہا ہے۔ نامعلوم ملزمان کی گرفتاری کے لئے دو ٹیمیں تشکیل دی گئی ہے چونکہ مقدمہ سنگین نوعیت کا ہے لہٰذا مقدمہ کی سنگینی کے پیش نظر نامعلوم ملزمان کی سراغ براری کے لئے اولین ترجیح پر تمام تر ممکنہ وسائل اور کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے نامعلوم ملزمان کو trace کر کے مقدمہ کو اصل حقائق اور merit کی روشنی میں جلد از جلد یکسو کیا جائے گا تفتیش مقدمہ جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی، خرم اعجاز صاحب!

جناب خرم اعجاز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا بہت شکریہ۔ میں اس میں ایک اور واقعہ کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ اس واقعہ سے تقریباً کوئی ہفتہ پہلے ہمارے ایک بلال نامی پولیس کانسٹیبل patrolling پر نکلے ہوئے تھے اور اُنہوں نے ایک رکشا کو روکا، تلاشی لینے پر مزاحمت ہوئی، ڈکیتوں نے اُس پولیس کانسٹیبل کو وہیں پر گولی مار کر شہید کر دیا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کیس کی طرح پولیس کانسٹیبل کا پرچہ درج ہوا جو بہت اچھی بات ہے اور دو دن کے اندر ملزم پکڑے گئے یہ بھی اچھی بات ہے کیونکہ پولیس والے بھی ہمارے بھائی ہیں، وہ ہمارے سکون اور امن و امان کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ پولیس کانسٹیبل شہید ہوئے جن کو ہم سلام پیش کرتے ہیں لیکن میرا ساتھ یہ بھی کہنا ہے کہ ایک عام شہری جو کہ سعودیہ سے پاکستان آئے اور وہاں وہ

پچاس سال سے رہ رہے تھے۔ رمضان کے دنوں میں انہوں نے اپنی بچیوں کی شادیاں رکھی ہوئی تھیں جہاں پر اُنہوں نے شامل ہونا تھا، اُن کی خوشی کا موقع تو غم میں ہی تبدیل ہو گیا۔ آج اس واقعہ کو بیٹے تقریباً تین ہفتے گزر گئے ہیں لیکن اگر پولیس کانسٹیبل کے واقعہ میں دو دن کے اندر ملزمان پکڑے جاسکتے ہیں تو اس واقعہ میں اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے؟ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج کے دن کے ایجنڈے پر آپ نے امن و امان کے حوالے سے بحث رکھی ہوئی ہے اُس حوالے سے بھی ہم انشاءاللہ بات کرنا چاہیں گے۔ مرید کے کے رہنے والے اب اس کو لیاری کا نام دینا شروع ہو گئے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے اور واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ابھی تین دن پہلے افتخار نامی آدمی بنک سے نکلا اور 10 لاکھ روپے کی اُس کی ڈکیتی ہو گئی۔

جناب سپیکر: جی، خرم اعجاز صاحب! مہربانی it will get unwieldy کیونکہ معروضات اور معاملات کے حوالے سے ہر بات پر سوال دینا اور پھر جواب لینا lengthy ہو جاتا ہے۔ جی، وزیر پارلیمانی امور! آپ معزز ممبر کو assure کریں کہ ملزمان کب تک گرفتار ہوں گے؟

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! خرم اعجاز چٹھہ صاحب بڑے seasoned اور اچھے parliamentarian ہیں اور انہوں نے بڑا اچھا issue اُٹھایا ہے لہٰذا میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد یعنی زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کے اندر ملزمان گرفتار ہوں گے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ please تشریف رکھیں۔ جناب قاضی احمد اکبر!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! Officer Gallery میں کوئی بھی Police Officer موجود نہیں ہے۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! ایس پی شیخوپورہ بیٹھے ہیں اور سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب شہباز احمد : جناب سپیکر! وزیر پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر بتا دیں کدھر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ ذرا please تشریف رکھیں گے۔ وزیر پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر! آپ ensure کریں کہ in next ten minutes آپ کے پاس یہاں ہاؤس کی آفیسر گیلری میں پولیس افسران موجود ہوں otherwise I will stop the proceedings. جی، قاضی صاحب!

ضلع اٹک تحصیل حضرو کے علاقہ مانسر میں پندرہ سالہ بچے کے اغواء سے متعلقہ تفصیلات

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس میں کچھ کمزوریاں تھیں لیکن آپ نے شفقت کرتے ہوئے اس کو قبول کیا ہے۔

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اٹک تحصیل حضرو کے علاقہ مانسر میں 15 سالہ بچے کو نامعلوم افراد اغوا کر کے لے گئے، 22/02/2024 کو یہ سانحہ رونما ہوا اور اس بابت ایف آئی آر نمبر 40/24 درج رجسٹرڈ ہوئی۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں یہ تفتیش کہاں تک پہنچی اور اب اس کا current status کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! شکریہ۔ مسمی ضمیر حسین خان ولد فضل داد، سکنہ۔ پلندری آزاد کشمیر حال مانسر تحصیل حضرو ضلع اٹک کی پیش کردہ تحریری درخواست پر مقدمہ نمبر۔40 مورخہ 23/02/2024 بجرم 365 تعزیرات پاکستان تھانہ اٹک خرد، ضلع اٹک درج رجسٹرڈ ہوا۔ مقدمہ کی تفتیش رضا حسین نے عمل میں لائی۔ عام دریافت پر مدعی اور مغوی کا اشتہار شور وغل جاری کروایا گیا اور مغوی کا موبائل فون بغرض فرانزک راولپنڈی بھجوایا گیا، مشکوک نمبرات کی CDRs حاصل کر لی گئی ہیں۔ مورخہ 16/03/2024 کو تفتیش مقدمہ املاک، ملک احمد سب انسپکٹر کے حوالے ہوئی، جس نے تفتیش مقدمہ عمل میں لاتے ہوئے مشکوک نمبرات کا ڈیٹا بھی حاصل کیا۔ مقدمہ میں مدد کے لئے FIA اور ISI، جیل

خانہ جات، سپیشل برانچ، چائلڈ پروٹیکشن بیورو اور ایدھی سنٹر کو لیٹر جاری کروائے گئے ہیں۔ مزید تفتیش مقدمہ جاری ہے اور آئندہ تمام تر وسائل بروئے کار لا کر مغوی کو بازیاب کروا کے مقدمہ کو میرٹ پر pursue کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑا اچھے انداز میں بتایا لیکن اس میں sensitivity of the issue کو understand کرنے کی ضرورت ہے میں اس بات سے agree کرتا ہوں کہ تفتیش جاری ہے اور میں بھی اس حوالے سے پولیس والوں کے ساتھ رابطے میں ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈیڑھ ماہ کا عرصہ اس وقوعہ کو ہو چکا ہے اور وہ 15 سال کا بچہ ہے میری اس حوالے سے آپ سے درخواست ہو گی کہ محکمہ سے کہیں کہ war footing پر کام کریں، تفتیش یقیناً ہو رہی ہے لیکن نہ مدعی تفتیش کی رفتار سے مطمئن ہے اور نہ ہی میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو ensure کرتا ہوں کہ ہم اس کو مزید expedite کریں گے اور جلد سے جلد مغوی کو بازیاب کروائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، Please, thank you اب ہم۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں پہلے Adjournment Motions لے لوں تو پھر اس کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ یہ جو تحریک التوائے کار ہے۔

To my understanding of parliamentary tools which are available with you جو آپ کی as a Member of the Assembly گورنمنٹ کے ساتھ interaction either it may be on the Treasury Benches or on the Opposition Benches یہ سوسائٹی کے جو burning issues ہوتے ہیں ان کو urgently resolve کروانے کے لئے یہ اسمبلی کی ورکنگ میں Adjournment Motion in this regard سب سے effective tool ہے، تحریک التوائے کار کو ہم rules کے تحت چلاتے ہیں اور Rule86 اس کو deal کرتا ہے I would request the honorable Members to go through it اس کو ہم 30 منٹ کا وقت اپنی daily کی proceeding میں دیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار جس ترتیب سے معزز ممبران اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائیں گے اسی ترتیب سے اسمبلی سیکرٹریٹ اس کو take up کرواتا ہے، تحریک التوائے کار کا نمبر اور محرک کا نام پکارا جاتا ہے اور اس کے بعد انہیں اپنی تحریک پیش کرنی کی دعوت دی جاتی ہے، محرک اپنی تحریک کو پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے، اس مرحلہ پر کوئی short statement یا بحث کرنے کی rules میں اجازت نہ ہے۔ متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری تحریک التوائے کار پر حکومتی مؤقف پیش کرتے ہیں، حکومتی مؤقف کے بعد اگر محرک تحریک پر زور نہ دے یا withdraw کرلے تو اس کو Chair کی طرف سے not pressed or disposed of کہہ دیا جاتا ہے، بصورت دیگر تحریک پر بحث کی اجازت کے لئے تحریک اسمبلی کے سامنے سوال کی صورت میں رکھنے کے بعد ہاؤس اس پر permit کرتا ہے، ہاؤس سے اجازت کے بعد پھر Rule85 کے تحت اس پر بحث کی جاتی ہے، ایک ممبر ایک دن میں ایک سے زیادہ تحریک التوائے کار نہیں پڑھ سکتا تو میں نے یہ تمام procedure آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اب اس procedure کے مطابق پہلی تحریک التوائے کار جناب اسد عباس کی ہے، یہ تحریک move ہو چکی تھی اور pending for reply تھی on every pending motion I will ask about the reply تو Minister for Parliamentary Affairs کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آپ کو موصول ہو گیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! Not yet but اس تحریک التوائے کار کو ایک دن کے لئے pend فرمادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! This practice will not be allowed. Please یہ آپ ان کو لکھ کر بھیجیں گے اور آپ اس موجودہ سیشن کے دوران ہی اس تحریک التوائے کار کا جواب متعلقہ محکمہ سے مانگیں گے, and it should not be left pending

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Please آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! میں 4 دن پہلاں وی آکھیا سی کہ میری گل سن لوو۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں تہانوں موقع دینا آں۔ میں تہانوں موقع ضرور دیاں گا۔ فی الحال تسی تشریف رکھو۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری محمد اعجاز شفیع کی 15/03/2024 کو پڑھی جاچکی ہے اور یہ جواب آنے تک pend ہوئی تھی تو کیا آپ کو اس تحریک التوائے کار کا جواب مل گیا ہے؟

خانپور ضلع رحیم یار خان کے رہائشی اوورسیز پاکستانی عمر فاروق کے پلاٹوں پر قبضہ مافیا کا قبضہ (۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ مقامی پولیس نے ہرگز as per report of the police نہ تو عمر فاروق کے پلاٹ پر قبضہ کروایا ہے اور نہ ہی خود عمر فاروق نے اپنے بیان جس میں مقدمہ نمبر 283/24 مورخہ 8/03/2024 under section 447/511/506 تعزیرات پاکستان تھانہ سٹی خان پور درج ہوا، جس میں مقامی پولیس پر قبضہ کروانے کا کوئی الزام نہ لگایا گیا ہے۔ محمد عمر فاروق نے مقامی پولیس کو درخواست دی کہ بنام محمد سعید ولد فتح محمد فہد سعید پسران قوم سعید اقوام آرائیں، احمد سعید آرائیں، سکنہ طفیل کالونی خان پور اور 5،6 کس نامعلوم افراد عنوان درخواست، بابت کارروائی برخلاف الزام علیہان، جناب عالیٰ! گزارش ہے کہ سائل روزگار کے سلسلہ میں سعودی عرب

میں مقیم ہے اور اپنے برادر حقیقی عبدالرؤف کو مختار خاص مقرر کیا ہوا ہے، میرا پلاٹ واقع طفیل کالونی کھاتہ نمبر 119/117، کھتونی نمبر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب! بے شک اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لیکن I am declaring this Adjournment Motion out of order because this Adjournment Motion somehow ایک specific criminal act کے بارے میں ہے Adjournment Motion میں اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس دن آپ یہ تحریک التوائے کار پڑھ رہے تھے تو میں نے اس دن بھی اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھا تھا کہ یہ matter Adjournment Motion میں کیسے آگیا؟ So, this practice could not be allowed in the House. Thank you so much. Please sit down۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لیکن پھر آپ منسٹر صاحب کے ساتھ علیٰحدہ بیٹھ کر اس پر بات کر لیں کوئی further proceeding ہو گی تو وہ آپ کو help out کر دیں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلے یہ اس گورنمنٹ پر ہمارے اوورسیز پاکستانی بھائیوں کا یقین ہے، ان کو پتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں آپ کو اس حوالے سے help out کر دیتا ہوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔ میں آپ کو حلفاً کہہ رہا ہوں کہ وہ میرا دوست مجھے کہہ رہا تھا کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں پاکستانی پاسپورٹ ہی پھاڑ دوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جس پولیس ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے ضمنی اور سالانہ بجٹ میں اربوں روپے دیئے ہیں، ٹھیک ہے وہ پیسے ہم نے پی ٹی آئی کو دبانے کے لئے دیئے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسی پولیس نے اوورسیز پاکستانیوں کی زمینوں پر قبضے کرنے شروع کر دیئے ہیں، آپ بتائیں کہ وہ اپنا رونا کہاں جا کر روئیں گے؟ میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہ تو پہلے ہی آپ کی اس گورنمنٹ پر اعتبار نہیں کرتے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ چور ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر:!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ انہوں نے Rules of Procedure کے مطابق تحریک التوائے کار دی وہ admit ہو گئی اور admit ہونے کے بعد یہاں پر read ہو گئی اور اب اس کا جواب آ رہا تھا کیا اس stage پر Is Speaker empowered to withdraw that? میرا technicallyپوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: very pertinent معزز محرک نے جو تحریک التوائے کار پڑھی اس کا جواب آ گیا ہے۔ ابھی یہ تحریک التوائے کار admit نہیں ہوئی۔ Now it has been taken upمیں نے تو کہا کہ تحریک التوائے کار پر ہاؤس کا concern ہوتا ہے لیکن اس کی admissibility کے rules ہیں and Speaker has every right to disallow any proceeding at any stage اگر آپ کو اس پر رولنگ چاہئے تو میں رولنگ بھی دے دیتا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں You should have stopped it right from the start اس کے بعد Law Minister should know that what law is? We should have objected on that.

جناب سپیکر: آپ درست کہہ رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: یہ تو پھر you are the lord of the rings آپ تو کسی stage پر کہیں کہ ان کو باہر نکال دو ہم باہر چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں گے ؟ گزارش ہے کہ تحریک التوائے کار کا misuse آپ کے ہاؤس، اس functioning یا اس کی effectiveness کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ ابھی جو matter take up کیا گیا اگر یہ matter کسی کریمنل ایکٹ کے نتیجے میں ہے تو Call Attention Notice میں زیادہ effectively deal ہو سکتا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا question وہی ہے۔ That is very incompetent and ineffective جب ایک چیز آگئی ہے تو You can put it in the House for voting also.

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بار بار یہی کہہ رہا ہوں کہ I am declaring it out of order and I have a right to do it. آپ تشریف رکھیں۔ میاں اعجاز صاحب! I will ask the minister to sit with you.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ ایوان میں ووٹنگ کروالیں یا اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ مسئلے کا کوئی حل نکلے۔

جناب سپیکر: اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اسے دیکھیں۔ اعجاز صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد اقبال کی ہے, moved on 15-3-24 pending for reply

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اسے pend کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد ندیم قریشی کی ہے moved on 15-3-24 pend for reply،

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! اسے next session تک pend کر لیں۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی کی ہے moved on 15-3-24, pend for reply.

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! اسے بھی pend کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب شعیب امیر کی ہے moved on 15-3-24 کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! اسے بھی next session کے لئے pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر جناب کی اجازت ہو تو میں ابھی تحریک التوائے کار نمبر 46 لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پلیز۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کی مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں آپریشن کرانے کے لئے آئے مریضوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ 28 میں سے 21 بے ہوشی والی مشینیں خراب ہونے کے سبب 40 میں سے 35 آپریشن تھیٹر بند ہیں۔ جس سے مریضوں کو آپریشن کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔چیئرمین ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ مشینیں خراب ہونے سے مریضوں کو صرف 20 فیصد علاج فراہم کر پا رہے ہیں جبکہ مشینیں خراب ہونے سے 80 فیصد مریض علاج کی سہولیات سے محروم ہو رہے ہیں اور دیگر شہروں سے علاج معالجہ کے لئے رخ کرنے پر مجبور ہیں۔ اس حوالے سے مریضوں اور ان کے لواحقین میں بڑی بے چینی اور پریشانی پائی جاتی ہے اور ان کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ فی الفور ان کی مشکلات کا حل کرایا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! محترم رانا آفتاب نے بڑی pertinent تحریک التوائے کار پیش کی ہے - چونکہ یہ آج پڑھی گئی ہے لہٰذا اسے next session تک pending کر دیں. I will give the answer.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! You can see the seriousness of this House آپ کے وزیر صحت بھی تشریف فرما نہیں ہیں، آپ نے ایئر ایمبولینس تو لگوالی ہے لیکن وہاں پر مریض مر رہے ہیں اور فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے ابھی یہ تحریک پڑھی ہے آپ اس کا جواب آنے دیں Let the answer come

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This is not my personal question this is for the sake of humanity. آپ دیکھیں کہ اس وقت فیصل آباد سب سے بڑا third largest city ہے اور وہاں پر آپریشن تھیٹرز بند پڑے ہیں anesthesia نہیں دے سکتے ساریاں مریضاں نوں کہندے نئیں کہ لاہور لئے جاؤ۔ آپ سے گزارش ہے کہ you should take it very seriously.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب جلدی منگوائیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میں یقین دلاتا ہوں کہ اس کا جواب within couple of days منگواتا ہوں۔

(آوازیں سندھو صاحب تو سینیٹ میں جا رہے ہیں)

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): کوئی بات نہیں کوئی اور آجائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، جلدی جواب منگوائیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کی جو تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے وہ میں نے already pend کر دی ہے۔ یہ آپ کی نئی تحریک التوائے کار 2024/41 ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار اعجاز شفیع صاحب کی ہے۔ جی!

صوبہ بھر میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کی بھرمار

چودھری محمد اعجاز شفیع: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ قانون اور قواعد و ضوابط کے مطابق صوبہ بھر کے کسی بھی شہر یا ایریا میں جب کوئی ہاؤسنگ سوسائٹی، کالونی یا ٹاؤن بنتا ہے تو پہلے اس کی متعلقہ اتھارٹی سے منظوری لینا لازمی ہے اور وہ اتھارٹی اس وقت تک منظوری نہیں دیتی جب تک اس کی مقرر کردہ شرائط پوری نہ ہوں۔ ان شرائط میں زمین کی quantity، روڈز کی چوڑائی، مسجد، سکول، ہسپتال، پبلک پارک اور قبرستان کی زمین مختص کرنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ جس زمین پر سوسائٹی، کالونی یا ٹاؤن بنایا جا رہا ہے وہ زمین disputed نہ ہو اس سے related کیس کسی عدالت میں pending نہ ہو۔ شرائط میں یہ بھی درج ہے کہ اس سوسائٹی کے روڈز، واٹر سپلائی، بجلی اور سیوریج سسٹم ڈویلپر کی ذمہ داری ہے مزید برآں اس سوسائٹی میں نقشے کے مطابق گھر بنائے جائیں گے، نقشے کی منظوری متعلقہ مجاز اتھارٹی ہی دے گی اور نقشہ پاس کرانے کی فیس سرکار کے خزانے میں جمع ہو گی۔ پھر ایریا کے مطابق اس سوسائٹی کی رجسٹریشن کے لئے فیس سرکاری خزانے میں جمع کرانا پڑتی ہے یہ سارا process مکمل ہونے کے بعد متعلقہ اتھارٹی اسے بنانے کی منظوری دیتی ہے۔ جب متعلقہ اتھارٹی اس سوسائٹی، کالونی یا ٹاؤن کی منظوری دیتی ہے تو اس کے بعد ڈویلپر پلاٹ فروخت کر سکتا ہے لیکن پنجاب بھر میں on ground بالکل اس کے برعکس ہے مختلف شہروں میں نام نہاد ڈویلپرز اشتہاری مہم کے ذریعے سوسائٹی introduce کروا کر فروخت شروع کر دیتے ہیں اور ایسے سہانے خواب دکھاتے ہیں کہ سادہ لوح لوگ اپنی چھت کا خواب لئے ساری جمع پونجی اس ڈویلپر کو دے دیتے ہیں لیکن ان بے چاروں کو علم ہی نہیں ہوتا کہ آیا جہاں میں پلاٹ خرید رہا ہوں کیا میں

کبھی اس کا مالک بھی بن سکوں گا۔ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ صرف پلاٹ فروخت کئے جاتے ہیں بلکہ قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے وہاں لوگوں کے گھر بھی تعمیر کروا دیئے جاتے ہیں-اب معاملہ یہ ہے کہ disputed زمین پر گھر تعمیر کروانا نہ صرف قانون، صوبہ کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہے بلکہ جن لوگوں نے پلاٹ خرید کر وہاں گھر بنائے ہیں ان کے ساتھ بھی بہت بڑا ظلم ہے۔ اس سے بالعموم صوبہ بھر اور بالخصوص خانپور ضلع رحیم یار خان کی عوام میں بہت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! This is very pertinent and very pressing issue which is raised by the honourable Member. ہوا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! یہ تحریک آج ہی پڑھی گئی ہے لہٰذا آپ اسے اگلے اجلاس تک pend کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آج کی تحریک التوائے کار آپ سے جواب مانگ رہی ہے۔ جواب یہ مانگ رہی ہے کہ گورنمنٹ یہ بتائے کہ unauthorized housing societies کی تفصیل کیا ہے in each district and secondly جو ڈویلپرز کے by-laws ہیں ان پر implementation کیا ہے؟ So, this is a very pressing issue, a very huge public complaint, and, actually it is a mushroom growth of illegal societies all around. How government is going to tackle with this? جب آپ جواب لائیں گے تو اس پر with the consent of the House we will ospen the debate on this تو آپ اس تیاری کے ساتھ آئیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔..... This was the last Adjournment Motion which we had

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار بھی pending ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار pending ہے؟

سردار محمد علی خان: جی۔

جناب سپیکر: جی، I beg you an apology, Sardar Sahib because I messed up آپ کی یہ تحریک التوائے کار move تو ہو چکی ہے۔

سردار محمد علی خان: جی، یہ move ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور 24/56 is this۔

وزیر انسانی حقوق وپارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میری humble submission ہے کہ اسے اگلے اجلاس تک pend کر دیں. I will give the answer.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تو بڑی displacement کی بات ہو رہی ہے۔ This again seems to be very pertinent جی، سردار صاحب!

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! ہمارے ہاؤس میں تحریک التوائے کار burning issue کے لئے ایک effective tool ہے۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ this is a matter of displacement of almost one lac people

جناب سپیکر! ایک لاکھ بندوں کو دربدر کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے secondly ایک لاکھ 68 ہزار کینال زرعی اراضی کی بقا اور فنا کا معاملہ ہے۔ پچھلے ایک سال سے میں اور میرے تیس دیہاتوں کے لوگ ایک کرب سے گزر رہے ہیں۔ میں نے لوکل لیول پر قانون، حدود اور قیود کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پُرامن احتجاج کیا لیکن نگران حکومت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ مجھے افسوس ہے کہ اتنے burning issue پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ جب معاشروں میں احساس ختم ہو جاتا ہے تو پھر تباہی آتی ہے۔ یہ ایک لاکھ بندوں کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: میں وزیر پارلیمانی امور سے کہوں گا کہ وہ اس بارے میں معلوم کریں کہ ایک لاکھ لوگوں کی displacement کس وجہ سے ہے؟ Hundred Thousand people being displaced is a very serious concern.

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق ہم نے اسی دن تمام متعلقہ محکمہ جات کو ہدایات جاری کر دی تھیں۔ اب اس کو چیک کر لیتے ہیں کہ انہوں نے اس کا جواب کیوں نہیں دیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو time bound کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جیسا کہ سردار صاحب نے ابھی بات کی ہے یہ مسئلہ کافی جگہوں پر درپیش آ رہا ہے۔ آپ بالکل economic zones بنائیں۔ That is good for the country and the province as well. مگر کیا آپ کے پاس اس مقصد کے لئے state land available نہیں ہے؟ آپ کے پاس بہت زیادہ state land موجود ہے تو آپ اس پر Economic Zones بنائیں۔

جناب سپیکر: Rana Sahib! I am being lenient in the proceedings of the Adjournment Motion. کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مسائل کا حل نکل سکے اور یہ صرف نشستند، گفتند، برخاستند نہ ہو۔ اگر کسی private individual کا right infringe ہوتا ہے تو State کو یہ کسی صورت allow نہیں کرنا چاہئے۔ This is of a very serious concern.

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! ہم نے اس کا alternate proposal بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس کا جواب آنے دیں پھر اس پر فیصلہ کر لیں گے۔ رانا شہباز صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کل سینٹ کا الیکشن ہے اور خلیل طاہر سندھو صاحب تو سینٹ میں چلے جائیں گے جبکہ یہ ذمہ داری لے رہے ہیں کہ میں اس کا جواب پرسوں یا ہفتے والے دن submit کر دوں گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ ذمہ داری آپ سمیع اللہ خان صاحب کو دیں تو یہ اچھے طریقے سے اس کو نبھائیں گے۔

جناب سپیکر: رانا شہباز صاحب! اگر خلیل طاہر سندھو یہاں نہیں ہوں گے تو ان کی جگہ پر کوئی نہ کوئی تو ضرور ہو گا۔ یہ جواب گورنمنٹ نے دینا ہے۔ آپ سمیع اللہ خان کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں تو اس کے لئے شکریہ۔ رمیش سنگھ اروڑا! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مارچ اور اپریل بڑے مبارک مہینے ہیں۔ مارچ میں ہمارے مسلمان بھائی رمضان المبارک کے روزے رکھ رہے ہیں۔ مارچ میں ہی ہماری ہندو کمیونٹی کی ہولی تھی اور میں ان کو ہولی کی مبارکباد دیتا ہوں۔ کل ایسٹر تھا۔ کل ہماری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف ایسٹر کی خوشیاں مسیحی قوم کے ساتھ celebrate کرنے کے لئے مریم آباد گئی تھیں۔ میں اس پر اپنی مسیحی قوم کو مبارکباد دیتا ہے۔ اسی طرح کچھ دن بعد ہم سب عید الفطر منائیں گے اور پھر 14۔ اپریل کو ہم بیساکھی منائیں گے۔ پاکستان کی خوبصورتی یہ ہے کہ پاکستان کے اندر مختلف مذاہب اور عقائد کے لوگ رہتے ہیں۔ پاکستان کا آئین، پاکستان کی حکومت اور پاکستان کی عوام سب کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔ ہمارے سکھ یاتری بھارت سے 13۔ اپریل کو تشریف لا رہے ہیں میں ان کو خصوصی طور پر welcome کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کے اندر سکھوں کے heritages محفوظ ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں اور جو بھی یاتری چاہے وہ بھارت یا دنیا کے کسی بھی کونے سے آئے جب وہ پاکستان آتا ہے تو ہمارے ماتھے کا جُھومر ہوتا ہے، سر کا تاج ہوتا ہے اور ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہ دس دن یہاں پر رہیں گے۔ اس مرتبہ under the leadership of Chief Minister of Punjab ہم حکومت پنجاب کی طرف سے انہیں warm welcome کریں گے۔ ہم نے ان کے تمام issues کو address کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں ابھی کچھ دیر پہلے حکومت پنجاب کی طرف سے اسی حوالے سے ایک میٹنگ میں تھا۔ اس میٹنگ میں ہوم سیکرٹری اور دوسرے تمام متعلقہ محکمہ جات کے نمائندے موجود تھے۔ میں اس مقدس ایوان کی طرف سے بھارت اور دنیا بھر سے آنے والے سکھ یاتریوں کو welcome کرتا ہوں۔ میں سب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں اور بیساکھی کا دن مل کر منائیں۔ ہم سب مل کر ان کو welcome کریں گے۔ میں ایک مرتبہ پھر ہولی، ایسٹر، عید الفطر اور بیساکھی کی پاکستانیوں اور پاکستان سے باہر بسنے والوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! بہت شکریہ۔ اب ہم Government Business شروع کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ You are the custodian of the House and we look up to you to uphold the dignity and self-respect. میں نے ایک تحریک استحقاق آج جمع کروائی ہے کیونکہ بہت بُری طرح میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسا کریں کہ آپ مجھے میرے چیمبر میں مل لیں۔ ہم اس بارے میں بات کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ آپ کا استحقاق مجروح نہ ہو۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گی کہ Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 کے Rule74 میں لکھا گیا ہے کہ:

The Speaker may refer any question of privilege to the Committee on Privileges for report to the Assembly.

تو میں آپ سے درخواست کروں گی کہ Please examine and take an appropriate decision on my Privilege Motion.

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مجھے میرے چیمبر میں ملیں اس پر ہم تفصیل سے بات کرتے ہیں۔ جی، جناب امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دو تین دنوں سے سوشل میڈیا پر ایک تصویر گردش کر رہی ہے۔ یہ تصویر مختلف گروپوں میں share ہو رہی ہے۔ قومی ترانہ پڑھا جا رہا ہے، تمام لوگ اس کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک صاحب جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ اسسٹنٹ کمشنر ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ قومی ترانے کی بے توقیری ہے۔ قومی ترانے کا احترام بے حد

ضروری ہے۔ میں اس حوالے سے قرارداد لانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک national issue ہے لہٰذا مجھے اس کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی صاحب! تشریف رکھیں۔ ابھی ہم Government Business شروع کرنے لگے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں Point of Personal Explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پرسوں اسمبلی اجلاس میں ہمارے ایک منسٹر صاحب میرا نام لے کر کہہ رہے تھے کہ میں ان کے حلقہ نیابت کے لوگوں کو یہ بتاؤں گا۔ محترمہ وزیر اعلیٰ نے بچوں کو وزیر بنا دیا ہے پتا نہیں کس purpose کے لئے انہوں نے ایسا کیا ہے۔ پرسوں اسمبلی اجلاس میں ایک Cut Motion پر بات ہو رہی تھی۔ میں Cut Motion کے حوالے سے Rule-140 پڑھ دیتا ہوں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ:۔

A member may move a cut motion to reduce the amount of a demand in any of the following ways-….

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ rules کی کتاب اُٹھا کر rules کو ہی violate کر رہے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سُن لیں۔ میں Point of Personal Explanation پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، کر لیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ Rule140 (a) میں لکھا گیا ہے کہ "That the amount of the demand be reduced to Re.1.00" اور یہ بطور token ہوتا ہے۔ شاید وزیر صاحب نے ابھی اس rule کو پڑھا نہیں۔ آپ ان کی تھوڑی grooming کروا دیں۔ یہ کہہ رہے تھے کہ میں اعجاز شفیع کے حلقے میں جا کر بتاؤں گا جبکہ یہ ایک token amount ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آج Law and Order پر General Discussion ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں Point of Personal Explanation پر ہوں۔ آپ میری عرض سُن لیں۔ [**********]

جناب سپیکر: I expunge these words. اعجاز شفیع صاحب! آپ ایسا نہ کریں میں note کر رہا ہوں۔ اب ہم government business شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر درج ذیل government business ہیں:

GOVERNMENT BUSINESS

MOTION UNDER RULE 127 OF THE RULES OF PROCEDURE OF PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB 1997

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for leave of the Assembly.

RESOLUTION UNDER ARTICLE 128 (2) (A) OF THE CONSTITUTION

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

1) The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024).

2) The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024).

3) The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1) The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024).

2) The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024).

3) The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024).

(Motion was carried) (Leave was granted)

ORDINANCES

(Extension)

RESOLUTIONS UNDER ARTICLE 128 (2) (A) OF THE CONSTITUTION

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the Resolution for extension.

THE PUNJAB CIVIL SERVANTS (AMENDMENT) ORDINANCE 2023

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024), promulgated on 8th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 7th April 2024."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024), promulgated on 8th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 7th April 2024."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (I of 2024), promulgated on 8th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 7th April 2024."

(The motion was carried.)

(The Resolution was passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the Resolution for extension.

THE POLICE ORDER (AMENDMENT) ORDINANCE 2023

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024), promulgated on 11th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 10th April 2024."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024), promulgated on 11th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 10th April 2024."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2023 (II of 2024), promulgated on 11th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 10th April 2024."

(The motion was carried.)

(The Resolution was passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the Resolution for extension.

THE PUNJAB AGRICULTURAL MARKETING REGULATORY AUTHORITY (AMENDMENT) ORDINANCE 2023

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024), promulgated on 24th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 23rd April 2024."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024), promulgated on 24th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 23rd April 2024."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 (III of 2024), promulgated on 24th January 2024, for a further period of ninety days with effect from 23rd April 2024."

(The motion was carried.)

(The Resolution was passed.)

Applause!

بحث

امن وامان، قیمتوں پر قابو پانے اور موجودہ سیاسی صورتحال پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم عام بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر law and order, price hike and political situation پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام Chair کو بھجوا دیں۔ I have received the names from opposition side and if anybody from the government side wants to speak on these three issues law and order, price hike and political situation. اس پر آپ اپنے نام مجھے بھیج دیں۔

Minister for Parliamentary Affair may open the debate on Law and Order.

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبران خصوصی طور پر ہمارے وہ بہن بھائی جو اپوزیشن کی طرف سے ہیں انہوں نے لاء اینڈ آرڈر پر کافی تفصیل سے پہلے بھی بات کی ہے۔ انہوں نے پولیس اور جرائم کے بارے میں بات کی ہے۔ میں ان کے بنیادی نکات ایوان کے سامنے رکھوں گا۔

جناب سپیکر! جو بڑے sensitive issues ہیں جن پر اس گورنمنٹ کا خاص focus ہے۔ گورنمنٹ بجلی چوری کرنے والوں کے خلاف آہنی ہاتھوں سے نمٹ رہی ہے۔ میرے پاس فہرست ہے کہ فروری 2024 میں 5701 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مارچ 2024 میں 6915 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جو Prosecution Department ہے۔۔۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی تقریر کے دوران آپ نے پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے تو ضرور کوئی ضروری بات ہو گی۔ جی، جناب شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! گیلری میں IG اور ہوم سیکرٹری صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور! کیا آپ کے علم میں ہے کہ وہ یہاں پر کیوں نہیں ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! آج یوم شہادت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی duties ہیں۔ اس کے باوجود Additional IG and SP یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Do we have the officials responsible in the gallery.

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! جی، وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اپنی بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میں بجلی چوروں کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ حالیہ دنوں میں بڑے مؤثر طریقے سے اس پر کام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر ہمارے بہت سے چائنیز بھائی کام کر رہے ہیں۔ ان کی بہترین سکیورٹی کی جاتی ہے۔ اس کے باوجود بھی ایک واقعہ ہوا جس پر وزیر اعظم condolence کے لئے خود سفارت خانہ تشریف لے کر گئے ہیں۔ اس کے باوجود ان کی سکیورٹی کو مزید بڑھا دیا گیا ہے تاکہ کسی قسم کا کوئی untoward غلط واقعہ دوبارہ نہ ہو۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ level of vigilance ہے۔ ہم نے 13 provincial borders بنائے ہیں۔ پنجاب میں میانوالی، ڈی جی خان، بھکر اور رحیم یار خان پر خاص طور پر focus کیا ہے۔ ہم نے جب دیکھا کہ خیبر پختونخوا اور سندھ سے وہاں پر چیزیں inter connected تھیں۔ چونکہ وہاں سے وہ آ رہے تھے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کچھ ایسی بیرونی طاقتیں ہیں جو ہمارے ملک کا سکون تباہ کرنا چاہتی ہیں اور ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ کچھ ایسے لوگ ملے ہوں گے۔ ان کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس کی جانب سے بڑا مؤثر کام کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ robbery, snatching, car snatching, motorcycle snatching and car or motorcycle theft ہے۔ ان جرائم میں 25 فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماڈرن پولیس سٹیشنز بنائے گئے ہیں۔ میرے بھائی کل فرما رہے تھا کہ پولیس سٹیشن جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ اب اگر وہ وہاں جائیں گے تو دیکھیں گے کہ اب وہاں کوئی ڈر اور خوف والی بات نہیں ہے۔ اب وہاں پر بڑے اچھے اور قابل افسران بٹھائے گئے ہیں تاکہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

جناب سپیکر! جو weaker segments of the societies ہیں۔ ان کے لئے 48 میثاق سنٹرز پنجاب بھر میں بنائے گئے ہیں جو functional ہیں۔ آپ کا بھی اس پر بڑا deep concern ہے۔ آپ نے پہلے بھی فرمایا تھا۔ اس کے لئے ہم نے 48 میثاق سنٹرز بنائے ہیں۔ یہ protection of religious right of minorities اور ان کے rights کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہ functional ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر جو non-muslim religious community کے نمائندے جو پولیس میں ہیں اور دوسرے نمائندوں کو بٹھایا گیا تاکہ مقامی سطح کی شکایات کا حل وہیں پر ہو جائے۔ اس سے پہلے کہ دوبارہ کوئی بڑا حادثہ ہو ان کو روکنے کے لئے وہاں پر ان کا قیام کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ جو بھی minorities کی grievances ہیں وہ بھی ختم ہو سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب بھر میں 48 تحفظ ورکرز سنٹرز بنائے گئے ہیں تاکہ عام آدمی کی مشکلات دور ہو سکیں۔ آج تک 8723 لوگوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی ہے۔ یہ پہلے لاہور میں تھی اب راولپنڈی، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں بھی قائم ہے۔ سیف سٹی میں 120 دنوں میں چھ ہزار کیمرے نصب ہو جائیں گے اور پھر اسی سال مزید 14 اضلاع میں بھی سیف سٹی کیمرے نصب ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے بھی سیف سٹی کیمروں کی مدد سے بہت سے مجرم پکڑے گئے ہیں۔ ہماری جو modern and latest devices ہیں یہ بہت effective ہیں اور یہ آرٹیکل 164 قانون شہادت کے تحت admissible بھی ہیں۔ اس طرح ہم لوگوں کو تحفظ دے سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب کی ٹریفک کا جو بہاؤ متاثر ہوتا تھا کہ جب بھی کوئی VVIP گزرتا تھا تو ٹریفک روک دی جاتی تھی۔ اب وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف نے فرمایا ہے کہ as per Article25 of the Constitution of Pakistan all people are equal. انہوں نے یہ حکم دیا ہے ہے کہ ان کے لئے بھی ٹریفک نہ روکی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی شخص کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ کوئی خاص لوگ ہیں اور دوسرے عام لوگ ہیں بلکہ ہر کوئی اپنے آپ کو پاکستان میں برابر سمجھے۔ جہاں تک وزیر اعلیٰ صاحبہ کی حفاظت کی بات ہے اور اس کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ دی جائیں لیکن ان کو protocol کے زمرے میں نہ لیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے پچھلے ہفتے دیکھا ہو گا کہ فیصل آباد میں ایک لڑکا آصف گردن پر دھاتی ڈور پھرنے سے جاں بحق ہو گیا۔ اس کا مجرم جو ڈور لے کر دوسرے صوبہ سے آیا تھا اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر دکھ بانٹیں گے تو دکھ کم ہو جائیں گے اور اگر خوشی بانٹیں گے تو خوشی بڑھ جائے گی۔ محترمہ وزیر اعلیٰ ان کے گھر تعزیت کے لئے گئی تھیں۔ انہوں نے خود آج سے تین چار دن پہلے موٹر سائیکل پر انٹیناز لگائے ہیں۔ اگر انٹیناز لگانے کا آغاز محترمہ وزیر اعلیٰ کریں گی تو پھر اس کا affect عام آدمی تک ضرور جائے گا۔ میڈم نے خود کھڑے ہو کر مال روڈ، جیل روڈ اور دوسرے روڈز پر موٹر سائیکلوں پر انٹیناز لگوائے ہیں۔ اس کے باوجود کہ بڑا کنٹرول کیا جارہا ہے، پولیس نے تین چار دن پہلے ہر محلے میں اعلانات کرائے ہیں کہ دھاتی ڈور جہاں سے سے آتی ہے اسے روکا جائے۔ اس پر اور زیادہ کام کیا جارہا ہے اور اس پر zero tolerance ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اس بات کو یقینی بنایا جارہا ہے کہ بغیر لائسنس کے کوئی شخص گاڑی نہ چلا سکے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کے لئے مشکل ہو گی اور یہ بات اس کے ریکارڈ میں آجائے گی۔ لہٰذا ایک ہی چھت کے نیچے سوائے trial کے کیونکہ وہ ground میں لیا جائے گا۔ باقی بڑے شہروں میں ایک ہی چھت کے نیچے ڈرائیونگ لائسنس کی سہولت دی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ organized crime units, bank security and cybercrime centers ہر جگہ بنائے جارہے ہیں اور بہت سی جگہوں پر یہ موجود ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ایک طائرانہ، سرسری اور cursory view پیش کیا ہے۔ اگر law and order پر مزید بحث ہو گی اور آپ حکم دیں گے اور جو بھی اپوزیشن کے بھائی یا اپوزیشن لیڈر بات کریں گے تو as per facts میں جواب دوں گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایاک نعبدو ایاک نستعینO مجھے فاضل وزیر صاحب کی تقریر کم اور خوشامد زیادہ لگ رہی تھی اور یہ سینٹ کا الیکشن لڑ رہے ہیں تو شاید اللہ کرے اسی وجہ سے ان کی وہاں پر تھوڑی سی کوئی "فیتی شیتی" لگ جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! پہلے انہیں مبارک تو دیں ناں جی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کس چیز کی؟ جناب سپیکر! خوشامد کی مبارک بھی ہوتی ہے۔ عزت اور بے عزتی میں صرف ایک ہزار روپے کا فرق ہوتا ہے۔ اگر شادی پر کھانا بچ جائے ناں ایک دیگ بھی تو عزت ہوتی ہے تو کیا یہ خوشامد کر رہے تھے؟ اس کا انہیں ہی پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ تھوڑی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں کہ پہلے انہیں مبارک دیں اور پھر اگلی بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میراتے اے شاگرداے میں اینہوں کی مبارک دیاں؟

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ ایک دفعہ مبارک دیں تو سہی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! No one is too busy in this world. Everyone has 24 hours in a day but you have to fix your priorities شکر ہے کہ جناب وزیر موصوف نے پہلے آرٹیکل 25 پڑھا ہے اگر یہ Constitution منگوالیں تو میں ان کی توجہ۔۔۔ he must go to the fundamental rights and principle of policy اس پر سب سے important No 9 پر آتا ہے security of person میری جان بھی اتنی ہی عزیز ہے جتنی ایک doorman کی ہے اور اتنی ہی چیف منسٹر کی ہے۔ اِن کی پہلی غلط بیانی یہ تھی، ہم روز

اِس اسمبلی میں آتے ہیں تو باقاعدہ روٹ لگتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ پروٹوکول نہیں ہے یا کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اِن کی اِن چیزوں سے یہ فرق نہیں پڑے گا۔ میں آپ کی توجہ I shall directly go to stats. What is the crime ratio at this moment? crime آپ دیکھیں statistics میں پنجاب میں 17 مارچ تک 11 لاکھ 10 ہزار 565 cases registered ہیں اور میرا خیال ہے کہ اِس سے چار گُنا cases شاید registered ہی نہیں ہوئے ہوں گے۔ پھر آپ پراسیکیوشن میں آ جائیں there is a very poor performance by the prosecution. Then you have crime against person's murder, attempted murder, hurt, kidnapping, abduction, rape , gang rape and others اِن میں majority cases untraced ہیں جن کی اِنہوں نے شہادت ہی نہیں دی and very sorry to say the conviction rate is just 3٪ sir آپ کی جیلیں جرائم کی آماجگاہیں بنی ہوئی ہیں۔ جتنی فرعونیت جیل کے محکمہ اور عملے میں ہے that is totally obnoxious ہمارے ساتھی یہاں شاید کوئی بیٹھے ہوں جنہوں نے جیلیں دیکھی ہیں۔ آپ کے سیاسی لوگ جاتے ہیں and they become the tool of those jail officials ان کو یہ facilitate کرتے ہیں اور اِس کے بعد they do have their best postings اور میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ crime against property, robbery, burglary, theft of motor vehicles, that has risen to a place more than hundred and twenty percent sir. You have to compare تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کِس طرف جا رہے ہیں۔ جب میں نے آپ کے سامنے ایک ہسپتال کے متعلق بات کی تھی کہ اگر آپ کے ہسپتالوں میں مریض کو بیڈ نہیں ملے گا they will get hostile and they will just kill each other.

جناب سپیکر! میں آپ کو پولیس کی کارکردگی بھی بتاتا ہوں یہ آپ کے اخبار کی خبر ہے اور یہ میری خبر نہیں ہے کہ Punjab Police reports that two hundred something cops are involved in drugs trade. جب آپ کی ساری پولیس یہ drug trade کرائے گی اور یہ سب منشیات فروخت کروائیں گے تو what do you expect and from where these things come from تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ جتنی

دیر آپ کے مُلک میں economic stability نہیں آئے گی تو political stability آسکتی اور آپ کے ایک فاضل وفاقی وزیر نے آج ہی کہا ہے کہ Pakistan is on the brink of default due to tax evasion, it said by Defence Minister میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ کے مُلک میں روٹی نہیں ملے گی تو امن وامان کیسے ہو گا؟

جناب سپیکر! اگر آپ کی حکومت جو کہ continuity of that sixteen months ہے اس میں عوام کو روزگار نہیں ملے گا تو آپ امن وامان کیسے قائم رکھ سکیں گے تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ پولیس سٹیٹ ہے، اِدھر لاء ہے اور نہ ہی اِدھر آرڈر ہے۔ It is nothing in between تو کہتے ہیں either you are a good human being or a bad human being but there is nothing in between مگر ہمیں یہ افسوس ہے کہ Why is this police used for the personal vengeance? یہ پولیس اور سرکاری افسر کسی کے نہیں ہوتے بلکہ یہ سرکار کے یا اپنی ذات کے ہوتے ہیں۔ یہ پولیس آفیسر M.A Mathematics کر کے آجاتے ہیں and they don't have even the aptitude آپ نے پولیس سٹیشن کی بات کی ہے تو جہاں میری رہائش ہے وہاں کے پولیس سٹیشن کے علاقہ میں "پار کو" کا تیل چوری ہوتا ہے اور اعلیٰ افسران اپنے من پسند کو ایس ایچ او لگاتے ہیں۔ میں نے اُس دن بھی یہ کہا تھا کہ تین چیزیں ایس ایچ او کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتیں جن میں brothel, gambling den and sale of liquor آپ کی یونیورسٹیوں کا یہ حال ہے کہ اِس وقت وہ نشے سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی آنے والی نسلیں خراب اور تباہ ہو رہی ہیں اور اِس میں کون involved ہیں؟ آپ کی پولیس ہے اور پولیس کب سے ایسا کر رہی ہے؟ 1985 میں آپ نے جب direct انسپکٹر بھرتی کئے، پھر 1988 اور 1990 میں آئے تو اِس حوالے سے آپ کو یہ سوچنا ہو گا۔ آپ کے ججوں سے انصاف کیوں نہیں ہوتا؟ جب آپ کے مُلک Judges of the superior courts انصاف مانگ رہے ہوں تو پھر مجھے کیا انصاف ملے گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے میرے قائد عمران خان کو صرف ایک دو دن میں 30 سال قید کی سزا سنا دی۔ Did you go through the proper procedure? Mr Speaker, the Constitution provides you the fundamental right that you must

ہماری بہنیں اور بچیوں کی آج بھی جیل میں have a fair trial. Was that a fair trial? ضمانت ہو رہی تھی لیکن جیل کے باہر پولیس انہیں گرفتار کرنے کے لئے کھڑی تھی۔ "ات خدا دا ویر ہوندا اے" time is going to change ہم نے یہ برداشت کیا ہے۔ ہم نے اپنی بھابی کو بھی جیل میں دیکھا ہے اور اسے تھانے میں بھی دیکھا ہے heart attacks بھی دیکھے ہیں۔ ہم نے نوکریاں بھی گنوائی ہیں مگر ہم بڑے حلال زادے ہیں اور اپنی زبان پر قائم رہے۔ عمران خان کا حکم تھا ووٹ بھی دیں گے، حلف بھی دیں گے اور اس کے ساتھ رہیں گے۔ وقت بدلتے دیر نہیں لگتی، موسم بدلتا ہے اور وقت بدلتا ہے مگر میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ یہ شتر بے مہار ہو گئے ہیں اور آپ ابھی تک اپنا وزیر داخلہ نہیں بنا سکے۔ آپ نے وہ بیچارا [*******] جو کل چلا جائے گا، اس کو ذمہ داری دے دی ہے جس کا ذہن اسلام آباد میں ہے لیکن وہ پھر یہاں رہا ہے۔

جناب سپیکر: I expunge بڑے un-parliamentary words ہیں انہیں کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! بچہ میرا ہے اور میں ایہہ کہہ رہئیاں۔ میں اُونہوں بچہ ہی کہیا میں اُونہوں ہور کی کہہ دتا؟

جناب سپیکر: اے بچے نوں پُچھنا پینا اے (قہقہہ) otherwise میں expunge کر رہئیاں۔ دسو جی۔ وزیر صاحب! آپ بتائیں۔ کیا اس لفظ کو expunge نہ کروں؟

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! نہیں رہنے دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ادھی اسمبلی اپنی شاگرد اے۔ وزیر صاحب نے فرمایا power theft میری گزارش پھر آپ سے ہے کہ میں کہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ ساتھ زمینداروں کی بات کرنی بھی بڑی ضروری ہے۔ بڑی اہم بات ہے کہ آپ بھی زمیندار ہیں اور گندم کی فصل آ رہی ہے۔ آپ نے بھی کھاد وغیرہ خریدی ہو گی۔ آپ تو افسر لوگ تھے شاید آپ کو رعایت میں ملی ہو اور آپ شاید پانی بھی کہیں لگا لیتے ہوں کیونکہ ہمیں تو بجلی کا بل بھی دینا ہوتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میں وزیر موصوف سے یہ پوچھتا ہوں کہ کبھی کسی عام آدمی نے بجلی چوری کی ہے؟ بجلی چوری سرمایہ دار کرتا ہے اور جو کوئی بڑا influential ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے traffic flow کی بات ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ لاہور کی ٹریفک کو تین ماہ میں ٹھیک کر دیں تو میں یہاں آ کر آپ کو salute کروں گا لیکن ٹریفک کبھی آپ کی ٹھیک نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کی growth of population زیادہ ہے اور اِس وقت پوزیشن ہے کہ پاکستان کے چھ بڑے شہر کراچی، فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور ملتان 80 ٪ of GDP comes from four districts of the Punjab اب ان شہروں میں آپ سہولت کیا دے رہے ہیں؟ فیصل آباد میں نہ تو کوئی میٹرو ہے اور نہ کوئی انڈر پاس ہے۔ اُس دن میں نے سُنا کہ یہاں لاہور میں ایک اور گرین لائن بچھ رہی ہے۔ لوگوں کو گرین لائن سے توقع نہیں ہے بلکہ لوگوں کو اپنے پیٹ سے غرض ہے جو کہ بہت بڑا دوزخ ہے جس کے لئے آپ نے اِن غریبوں کو کیا سہولیات دی ہیں؟ میرا خیال ہے کہ اگر وزیر موصوف سے پوچھا جائے جو انہوں نے احساس پروگرام کیا تھا کہ کہ عمران خان کے دور میں کوئی بھی جو غریب ہوتا تھا اس کو پناہ گاہ بھی مل جاتی تھی اور اس کو روٹی بھی مل جاتی تھی۔ یہ بھی اس شہر میں ہے یہ on oath کہہ دیں کہ اس وقت شہر کی حالت کیا ہے؟ انہوں نے بڑا اچھا کیا ہے اور وزیر اعلیٰ گئی ہیں، آپ نے بڑے ہیلی کاپٹر اڑائے، بڑی گاڑیاں گئیں اور آدھے لاہور کے افسر چلے گئے۔ آپ نے پانچ لاکھ اسے دیئے تو کیا یہ انسانی تضحیک نہیں ہے۔ آپ ان کو ادھر بلا کر 10 لاکھ روپے دے دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ غریب کی بھی وہی انا ہے جو میری ہے آپ کسی کی تضحیک نہ کریں اور جا کر یہ فوٹو شوٹ نہ کریں۔ ہم ground reality پر بات کر رہے ہیں یہ ان سے پوچھیں کہ یہ تو خود لاہور علاج کرا لیتے ہیں، فیصل آباد کی حالت کیا ہے؟ تعلیمی حالت یہ ہے کہ GC University کے وائس چانسلر he is involved in the corruption اور نیب میں ان کے خلاف انکوائری شروع ہوئی ہے لیکن وہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ رشوت جو ہے this is very relative term یہ کرپشن تب ختم ہو گی when you start from the top not from the bottom کیونکہ اگر ہماری ترجیحات مختلف ہوں گی تو اس میں ہم بالکل different کریں گے۔ انہوں نے safe city project کی بات کی ہے جناب بڑی اچھی چیز ہے۔ یہ بتائیں کہ جب Safe City Project

start ہوا تھا اس وقت تو اس میں تھوڑی بہت جان تھی اور کوئی چالان بھی آجاتا ہے۔ Where is it now? Why are you using it for your personal motives? یہ ایک بڑی لمبی داستان ہے ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ہم نے اپنی priorities کہاں fix کرنی ہے۔ ہماری priority یہ ہونی چاہئے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، rule of law ہو اور وہ میرے لئے بھی ہو اور آپ کے لئے بھی ہو۔ یہاں امیر آدمی شراب پیتا ہے کہتے ہیں کہ enjoy کر رہا ہے اور غریب پیتا ہے تو غل غپاڑہ کر رہا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے یہ میں کسی ذات پر بات نہیں کر رہا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان دونوں چیزوں پر پابندی چاہتے ہیں یا برابری چاہتے ہیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پابندی کی بات نہیں ہے اگر آپ نے بند کرنی ہے تو Murree Brewery بند کریں یہ جہاں چلتی ہے۔ بجائے اس کے کہ لوگ کر سچن کے نام پر permit بنا کر مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ اس کو کریں، میں تو یہ نہیں کہتا بلکہ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ دیکھیں کہ there are different laws

جناب سپیکر: رانا صاحب! That is in excise laws and are dealt with excise laws.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! you are very nice and kind in exercising the law but I think when you see the Opposition you have a different state of mind میرا یہ نہیں ہے میرا تو یہ سوال ہے کہ Are the rules properly followed? میں کسی کی ذات پر بات نہیں کر رہا مجھے اپنی صفائی یا کسی اور کی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک کا اپنا ذاتی فعل ہے مگر why are there different laws for different people میں آپ کو ایک وکیل کی بات سناتا ہوں کہ ایک غریب آدمی کو پکڑ لیا گیا تو میں نے اس وکیل کو کہا کہ اسے چھڑوائیں تو وکیل صاحب نے جا کر بحث کیا کی کہ او جی اے میری لے کر آرہا سی۔ انہوں نے کہا کہ اچھا چلو ضمانت کر دو۔

جناب سپیکر! میرا یہ issue نہیں ہے۔ میرا تو یہ issue ہے کہ it should be for everyone. آپ کا conviction rate کیوں نہیں ٹھیک ہو رہا ہے you just want to

convict the people who have political background. Sir, democracy cannot survive like this. I am writing a book nowadays تو میں آپ سے موقع بھی لوں گا اور اگر وقت ملے تو پڑھ بھی دوں گا کہ "From a Donkey to a Pajero" یہ میری کتاب کا title ہے کہ لوگ کہاں کہاں پہنچ گئے ہیں۔ سیاست میں یا جدھر بھی ہیں۔ آپ نے کوئی سرکاری افسر دیکھا کہ جو ڈی سی لگا ہو اور بجلی کا بل دیتا ہو یا اس کے گھر کے آگے سے رکشا گزر جاتا ہو، کبھی آپ نے دیکھا ہو کہ پولیس افسر کو، آرمی ہماری ہے my half of the family is in army اگر ان میں سے کوئی نکل جاتا ہے تو وہ بحال نہیں ہو سکتا۔ مگر پولیس میں آپ نے دیکھا ہے کہ ایس ایچ او suspend ہوا چھے مہینے سزا ہوئی پھر وہاں آ کر لگ گیا۔ یہ enforcement of law and dispensation of justice are two parallel things running at the same time. آپ کے ہاں انصاف کیوں نہیں، جب چالان مرتب ہوتا ہے تو آپ ایس ایچ او کو پیسے دیتے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ چار بندے لکھ لو جیسے 9۔ مئی میں جس بندے نے فیصل آباد دیکھا بھی نہیں جیسے جناب عمر ایوب، جناب شبلی فراز اور جناب بلال اعجاز کا بھی نام ڈال دیا۔ You are not leaving a good precedent آپ نہیں اچھا چھوڑ کر جا رہے You are very nice and polite, although I have my personal relations with you but that doesn't mean I will allow you to do any illegal thing. آپ ہمیں موقع دیتے ہیں تو ہمارے پاس بولنے کے سوا اور ہے کیا؟ آپ ڈویلپمنٹ کی بات کر رہے ہیں تو یہاں پر development کی بات ہو رہی۔ آپ یہ سوچ لیں کہ development سے نہیں ووٹ ملنے، ووٹ نظریے سے ملتے ہیں۔ آپ اپنے نظریے پر جائیں گے اور ہم اپنے نظریے پر جائیں گے۔ ہمارے majority of members حلقوں میں نہیں جا سکے تھے۔ وہ پھر بھی یہاں پر آ گئے ہیں۔ price hike بہت کہتے ہیں، کتنی یہ برے حالات ہو گئے ہیں کہ اگر لائٹ پر رکتے ہیں تو 200 فقیر ہمارے پیچھے ہوتا ہے اور آپ سوچ رہے ہیں کہ یہ کرنا ہے تو آپ سب سے پہلے اپنی آبادی کے کنٹرول کی طرف جائیں۔ اس پر مولویوں سے کوئی فتویٰ لے لیں آپ کی آبادی کنٹرول ہو گی تو پھر ہو گا۔ اس دن بھی یہ بات ہوئی ہم میں سے کسی کا بچہ سرکاری سکول میں نہیں پڑتا اور ہم بات سرکاری سکولوں کی کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے بچے

ماشاءاللہ ایجیسن میں پڑھ رہے ہوں گے۔ آپ خود بھی پڑھے ہیں، ہمارے جیسے لوگ بھی تو ہیں جنہوں نے non-premises schools پڑھے ہیں۔ کیا ہم آپ سے عقل میں کم ہیں۔ ہم بھی ادھر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے اور برداشت کا موقع ہے۔۔۔

میں کس کے ہاتھ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

جناب سپیکر! اس وقت ہمیں تو اپنا پتا نہیں چل رہا ہے کہ باہر نکلتے ہیں تو ہم اندر جائیں گے یا باہر ہیں تو میری گزارش ہے کہ لوگوں کے روزگار کا سوچیں اور آپ سوچیں کہ 30 ہزار روپے تنخواہ کا ملازم کیسے اپنا چولہا جلائے گا اور بجلی کا بل کیسے دے گا۔ انہوں نے کیا کیا کہ چوری پکڑ لی ہے کہ وزیر صاحب شاید گیس کا بل نہیں دیتے ہیں تو آپ گیس کی طرف بھی توجہ دیں۔ آپ کو جس معاشرے میں پینے کا پانی نہیں ملتا، فیصل آباد ہسپتال میں ایک سرجن ہے وہاں ہر سرجن چار سال کا ٹائم دے رہا ہے، وہاں پر CT angiography نہیں ہے آپ کے پاس دوائی نہیں ہے۔ سابقہ نگران حکومت نے 50 کروڑ روپیہ revamping پر لگوا دیا۔ اگر پارلر پر جا کر اپنے میک اپ پر 10 ہزار روپے لگوائیں گے تو غریب کا پیٹ تو نہیں بھرے گا۔ آپ basic facilities دیں، آپ لوگوں کو rights دیں، right of speech ہے، right of religion ہے۔ اس سے کام بنے گا اس طرح سے نہیں۔ انصاف سب کو ملے آپ نے تھانوں میں بڑے اچھے صوفے لگا دیئے ہیں TV لگ گیا ہے۔ 46،46 انچ پیٹ ہے اور پولیس والے لیٹے ہوئے ہیں۔ رابطہ کریں تو کہتے ہیں کہ ایس ایچ او گشت پر گئے ہیں۔ آپ کے سسٹم میں جتنی دیر پولیس کے ساتھ ساتھ ججوں سے انصاف نہیں ملے گا، ججوں کے لئے بڑا simple reply ہے کہ جی شہادت نہیں ہے they are true, they are right تو کون یہ کرے گا۔ میری آپ سے گزارش ہے کیونکہ باقی ممبران نے بھی بولنا ہے تو میں آخر میں یہی کہوں گا کہ either we have to mend our ways or end your case, thank you very much.

جناب سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ جناب سید ذوالفقار علی شاہ!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں کچھ معاملات جن کا میرے حلقے اور میرے ضلع سے ہے وہ میں identify کرنا چاہتا ہوں اور کچھ suggestions ہیں کیونکہ ہم صرف یہاں پر criticism کرنے نہیں آتے ہمارا کام ہے کہ کوئی positive بات بھی کی جائے اور کوئی مؤثر suggestions بھی دی جائیں۔

جناب سپیکر! میں suggest کروں گا کہ جیسے safe city بات کی ہو رہی ہے تو میں یہ point out کرنا چاہتا ہوں کہ جو کرائم ہوتے ہے وہ cities میں نہیں ہوتے بلکہ وہ سڑکوں پر ہوتے ہیں تو اگر یہ concept change کر کے Safe City کی جگہ safe roads رکھ لیا جاتا تو میرے خیال میں وہ زیادہ مؤثر ہوتا۔ آپ دیکھیں گے کہ جب بھی کوئی کرائم ہو گا چاہے کسی قسم کی کرائم ہو گا تو اس میں کسی نہ کسی سڑک کا تعلق ضرور ہو گا۔ vehicle theft، smuggling ہو اور جو بھی معاملات ہیں جن کو ہم کرائم کہتے ہیں ان کا تعلق روڈ سے ہے اور میرے خیال میں safe roads کے ساتھ aim زیادہ مؤثر ہوتا ہے آپ اس طرح roads کو safe کر سکتے۔ ہمارے علاقوں کے اندر چونکہ لوگوں کے پاس پبلک ٹرانسپورٹ نہیں ہے اور چائنیز موٹر سائیکل کے آنے کے ساتھ عام آدمی کا ٹرانسپورٹ کا ذریعہ موٹر سائیکل ہے تو موٹر سائیکل کرائم میں vehicle کے اندر percentage سب سے high ہے۔ میں نے اپنے علاقے کے اندر ایک عجیب طریق کار دیکھا ہے کہ جب کوئی موٹر سائیکل چوری ہو جاتی ہے اور اس کا پرچہ درج کر لیا جاتا ہے تو پھر اس پرچے سے جان چھڑوانے کے لئے جہاں سے بھی کوئی کسی کا موٹر سائیکل برآمد ہوتی ہے تو اس کے بدلے میں وہ موٹر سائیکل دے دی جاتی ہے یہ ایک بڑی عجیب سی چیز ہے اور ایک normal practice ہے، اس کو account for کرنے کے لئے یہ ایک طریق کار اختیار کیا جا رہا ہے کہ ہم نے وہ کرائم ڈھونڈ لیا ہے۔ یہ میرے لئے عجیب ہے اور مجھے کبھی اس بات کی سمجھ نہیں آئی اور وہ بھی ایک illegal practice ہے کہ آپ کسی کا موٹر سائیکل پکڑ کر کسی اور کو دے دیں، اب پتا نہیں نمبروں کا کیا کرتے ہیں، اُس کی جو باقی documentation کیا ہوتا ہے لیکن یہ ہماری پولیس کی طرف سے ایک normal practice ہے۔ اس کے بعد میں request کرنا چاہتا ہوں کہ جب بجٹ کی بات ہوتی ہے تو اُس میں یہ point out کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے تفتیش کے روایتی طریقے میں بہتری پیدا کرنی ہے تو آپ کو Forensic Labs کا access زیادہ چاہئے،

جوForensic Labsہیں وہ ابھی تک اتنی effective نہیں ہیں میرے خیال میں policingکے اندر اُن کا ایک بہتر roleدیکھا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر !اس کے بعد پھر وہی بات آجاتی ہے،roadsکی بات ہے۔ ہمیں patrollingکے لئے جو ہمارے policeوالے ہیں ، جو ہمارے تھانوں میں ڈیزل دیا جاتا ہے،fuelدیا جاتا ہے وہinadequateہے۔اب اُس fuelکے ساتھ مؤثرpatrollingنہیں کر سکتے پھر جو اوپر سے حکم آرہا ہوتا ہے کہ آپ نے patrollingکرنی ہے پھر پولیس والوں کا fuelحاصل کرنے کے لئے پتا نہیں کیا طریق کار استعمال کیا جاتا ہے؟اس کے بعد کہنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارا15کاsystemہے یہ بڑا مؤثر ہے لیکن اس میں تھوڑی سی manipulationکی جاتی ہے کیوں کہ ہوتا یہ ہے کہ جب15کی callآتی ہے اُس کے بعد ہر حالت میں FIRرجسٹر ہونی ہوتی ہے یا پولیس والوں پر رجسٹر ہونی ہوتی یا جنہوں نے15کی callکی ہے کسی نہ کسی پر وہ FIRرجسٹر ہونی ہوتی ہے تو اگر اس systemکو اور مزید بہتر کیا جائے کیونکہ اس کو بھی manipulateکر لیا جاتا ہے، ان معاملات کو آگے سے جا کر تبدیل کر دیا جاتا ہے اگر ہمارے افسران یہاں پر بیٹھے ہیں تو میرے خیال میں اس کو تھوڑا دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر !15کے system کو ذرا بہتر طریقے سے دیکھا جائے یہ بہت مؤثر طریق کار ہے جو ایک بات کی جاتی ہے کہ FIRرجسٹر نہیں ہوتی تو میرے خیال میں اگر 15کی callہو جائے اُس کے بعد آپ کو ہر حالت میں FIRرجسٹر کرنی پڑتی ہے کیوں کہ اُس کی Information Center Lahoreمیں پہنچ رہی ہوتی ہے تو اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا ناسُورdrugsکا ہےunfortunatelyابھی ہمارے ضلع کے اندر بہت سارے پولیس کے افسران اور سپاہی drugs traffickingکے اندر ملوث پائے گئے ہیں تو problemیہ ہے کہ یہ ایک ناسور موجود ہے،اس کی demandبھی ہے۔

جناب سپیکر!پولیس کی مدد لئے بغیر اس کوpushنہیں کیا جاسکتا کیوں کہ ان لوگوں کے پاسinformationہوتی ہے اُن کو پتا ہوتا ہے تو جب آپ blind eyeان کی طرف کر دیتے ہیں تو تب یہ لوگ اپنا کام کر سکتے ہیں۔میں یہ requestکروں گا کہ ہمارے ضلع کے اندر جن پولیس والوں پر خاص کر drug pushingاور drug traffickingکا allegationلگا ہے اُن کے

ساتھ سختی کے ساتھ نمٹا جائے کیوں کہ پولیس نے یہ کام روکنا ہوتا اگر وہی اس میں involve ہو گی تو پھر you are asking for trouble۔ میں ایک اور چیز point out کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا constitutional role as MPA کو میں دیکھ رہا تھا کہ جو MPAs ہوں گے they have right to visit their district jails مجھے یہ ایک بڑی عجیب سی چیز لگی کہ ہمارا Constitution ہمیں ایک right دیتا ہے۔ جس کا میں نے پہلے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے لیکن یہ right ہے، یہ ہمیں ایک insight دیتی ہے کہ جو ہمارے law and order کی situation ہے اور جو ہماری jails کی situation ہے اُس کے اندر ہمارا access ہمیں تھوڑا سا اس جانب توجہ دلواتا ہے کہ ہم دیکھ سکیں، ہمارے پاس معاملات کس طرح چل رہے ہیں اور جو crime and punishment کا سلسلہ ہے، وہ کیا effectively کوئی correction کر رہا ہے یا ہم مزید اُس کے اندر addition کر رہے ہیں۔ میرے لئے یہ ایک novel بات تھی I was surprised کہ ہمارے پاس right ہے To go and visit jails جناب سپیکر! ہمارے ضلع چنیوٹ کے اندر کوئی jail نہیں ہے وہ نیا ضلع بنا ہے ابھی تک jail موجود نہیں ہے ہمارے ضلع کے جن لوگوں کے بھی crime ہوتے ہیں وہ جھنگ جیل میں جاتے ہیں۔ بہر حال law and order again میں reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ law and order کا direct تعلق ہمارے roads سے ہے، ہمیشہ سے robbery, road theft یہ چیزیں، یہ الفاظ، highway robbery ان تمام چیزوں کا تعلق سڑکوں سے ہے اگر ہمارے پاس safe roads ہوں گے تو ہمارے پاس crime کا control ہو گا اور آپ اُس میں کمی کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ۔ جی، قاضی احمد سعید!

قاضی احمد سعید: الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں چند پنجاب کے بنیادی مسائل پر بات کرنا چاہتا ہوں یہ الم نشرح ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اتحادیوں کی حکومت ابھی بنی ہے جو سابقہ حکومت عثمان بزدار کی حکومت تھی اُس نے پنجاب کی شکل اور حُلیہ ایسا بگاڑا ہے کہ جس کو ٹھیک کرنے میں کافی وقت لگے گا۔ ابھی میں law and order کے بارے میں سن رہا تھا کیا اپوزیشن کو یہ بات بھول گئی ہے کہ آج یہ پولیس کی بات کرتے ہیں جب

ایک ناکا پر ایک ASI نے خاور مانیکا کو اپنی شناخت کے لئے روکا تو کتنے پولیس کے افسران نے مصیبتیں جھیلیں اور اُسی رات کو دفتر کھول کر پاکپتن کے ڈی پی او اور ضوان عمر گوندل کو suspend کیا گیا اُس کو OSD بنایا گیا، اُس کی inquiries ہوئیں، اُس کو معافی لکھنے کے لئے کہا گیا۔ میں اُس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اُس نے ساڑھے 4 سال مصیبتیں جھیلیں لیکن معافی نہیں مانگی، یہ law and order ہے۔ یہ اپنی باتیں بھول گئے ہیں، اب کہتے ہیں کہ یہ مکافات عمل ہے اب اگر مکافات عمل شروع ہوا ہے تو یہ بہت دور تک باتیں جائیں گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، no cross talk please

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اُن مسائل کو جو مسائل ان کی حکومت چھوڑ کر گئی ہے کہ جب آپ ایک Deputy Commissioner تین کروڑ روپیہ لے کر post کریں گے تو پھر مسئلے پیدا ہوں گے، جب آپ تین چار کروڑ روپے لے کر DPO post کریں گے تو پھر مسئلے پیدا ہوں گے اور وہ مسئلے کافی عرصہ چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں چیف منسٹر صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کل ذخیرہ اندوزوں کے خلاف ایک بڑا اچھا initiative لیا ہے۔ پنجاب کی زیادہ تر آبادی 70 فیصد سمجھ لیں زراعت سے منسلک ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ذخیرہ اندوز ایک بہت بڑا مافیا بن گئے ہیں، ہمیں جو آج کل مسئلہ درپیش ہے وہ زراعت کے حوالے سے کھاد ہے۔ اب کھاد کی کمی نہیں ہے، گیس کی کمی ضرور ہے، محکمہ کی ملی بھگت سے کھاد کے dealer ذخیرہ اندوزی کر کے مہنگے داموں کھاد بیچتے ہیں اور کسان مہنگے داموں کھاد خریدنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ میں چیف منسٹر صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ bold step لیا ہے اور ان کے خلاف crackdown کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ذخیرہ اندوز اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ اس کے علاوہ کرپشن کی بات بھی صحیح ہے کہ کرپشن اس حکومت کے آنے سے شروع نہیں ہوئی کرپشن پچھلے پانچ چھ سالوں سے شروع ہے۔

جناب سپیکر! جب آپ پیسے لے کر کسی افسر کو post کریں گے تو وہ اپنی۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No cross talk. I would request the honorable Members آپ کے پاس وقت کم ہے میں آج اجلاس کا وقت extend نہیں کروں گا۔ میں آپ کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بات کرنے کا موقع دینا چاہتا ہوں آپ معزز ممبر پھر ایسے نہ کریں کسی ممبر کی بات کو نہ روکیں۔ No crosstalks میری آپ معزز ممبران سے ایک مرتبہ پھر درخواست ہے کہ جب آپ ایک سیٹ پر بیٹھے کوئی نعرہ مستانہ بلند کریں گے وہ interrupt کرے گا میری درخواست ہے ایسے نہ کریں۔ جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ باتیں تو کافی ہیں اگر ہم بھی اس طرح باتیں شروع کر دیں گے تو پھر ایک لمبی بحث شروع ہو جائے گی۔ آخر میں، میں ایک اہم بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہاں میرے فاضل دوست بیٹھے ہیں یہ شاید اس کو تنقید ہی نہ سمجھ لیں، تحصیل لیاقت پور، ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں ایک RYK شوگر مل ہے، جس کے مالک سابق وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہیٰ اور ان کے ساتھ ان کے کافی partners ہیں۔ 25 جنوری سے آج کے دن تک 65 دن سے کاشتکاروں کو پیسے نہیں ملے اور آپ کو بھی پتا ہے آگے عید آ رہی ہے اور کسان در بدر پھر رہے ہیں لیکن مالکان لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ 65 دن سے ان کو رقم نہیں ملی تو زمیندار بے چارے کہاں جائیں، زمیندار کہاں سے کھاد خریدیں گے اور کہاں سے اگلی فصل کی تیاری کریں گے تو میں آپ کے توسط سے چیف منسٹر صاحبہ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ان کاشتکاروں کا جو شوگر کین کا پیسا ہے وہ پیسا فوری طور پر ان کاشتکاروں کو دلوایا جائے۔ شکریہ

MR SPEAKER: There is no minister sitting in the House. I adjourn it for five minutes. Unless the minister is here no proceeding will continue.

(اس مرحلہ پر 5 منٹ کے لئے House adjourn کیا گیا)

(وقفہ کے بعد 3 بج کر 04 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب امتیاز محمود: عدالت سے توشہ خانہ کیس میں عمران خان اور بشریٰ صاحبہ کی سزا معطل ہو گئی ہے۔(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: Order in the House, order in the House. قاضی صاحب! آپ بات کر رہے تھے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں رحیم یار خان میں شوگر مل کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ 65 دن ہو گئے ہیں لیکن کسانوں کو پیسے نہیں ملے، سابق وزیر اعلیٰ اور سابق وزیر خزانہ بھی شوگر مل کے مالک ہیں۔ عید کے دن قریب ہیں میری آپ سے humble request ہے کہ کوئی ایسا حکم پاس کریں اور آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحبہ سے بھی گزارش ہے کہ ان بیچارے کسانوں کا کیا قصور ہے جنہوں نے انہیں نومبر سے گنا دیا ہے اور ملیں 15۔مارچ سے پہلے بند ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ آبپاشی میں غیر مستقل نہروں کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔چونکہ سابقہ دور سے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔میرے حلقے میں دو تین ایسی نہریں ہیں جن میں شریف مائنر ہے، شمس مائنر ہے، جبر مائنر اور 4L ہے۔ میں آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ پانچ سال سے ان کی tail پر پانی نہیں پہنچا اور محکمہ کی ملی بھگت سے غیر قانونی موگے نصب ہوتے رہے جن کی وجہ سے پانی tail پر نہیں پہنچا۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ ان تینوں نہروں کو نہیں بلکہ پورے پنجاب کو focus کر کے وزیر اعلیٰ صاحبہ ایسا initiative لیں تاکہ کسان اس پریشانی سے نکلے۔

جناب سپیکر! گندم کا سیزن شروع ہے میری humble request ہے کہ انہوں نے جو due date دی ہے اس پر سنٹر کھولے جائیں اور کسان سے دانہ دانہ خرید اجائے۔ آج آپ کھاد کا ریٹ دیکھ لیں، ڈیزل کا ریٹ دیکھ لیں میں سمجھتا ہوں کہ کسان بیچارا مظلوم ہے۔ اگر پنجاب حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحبہ مناسب سمجھیں تو گندم کا ریٹ کم از کم 4600/4500 روپے فی من کر دیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اتنی بھی خراب situation نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ KPK میں کیا حال ہے، وہاں کتنی دہشت گردی ہے، ہمارے کتنے فوجی اور پولیس کے جوانوں کو دہشت گردی کی بھینٹ چڑھایا جارہا ہے۔ بہر حال محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔مجھے امید ہے کہ گزشتہ حکومت کا جو [*****] ہے وہ وزیر اعلیٰ صاحبہ اپنی جماعت اور کابینہ کی کوششوں سے ٹھیک کر کے انشاءاللہ پنجاب کو ایک mode پر لے کر چلیں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: [*****] بڑا un-parliamentary لفظ ہے۔ اجتناب کیا کریں۔ اس لفظ کو کارورائی سے expunge کیا جائے۔

جی، معین قریشی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! I want to bring in the notice of this honorable Assembly کہ 51 لوگ جن میں 2 مائنرز ہیں 51 people and out of those 51 two are minors گوجرانوالہ میں ATC سے انہیں پانچ پانچ سال کی سزائیں ہوئیں ہیں جو ان کے خلاف falsified FIRs درج ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! Kindly جو court's matters ہیں آپ کے بھی علم میں ہے کہ جب تک ان کی appellate jurisdiction complete نہیں ہوتی Those could not be discussed here in the House.

جناب محمد معین الدین ریاض: جی ٹھیک ہے لیکن اس معزز ہاؤس کے notice میں دینا ضروری تھا کہ ان میں دو minors ہیں اور یہاں پر انہی عدالتوں سے ریمنڈ ڈیوس اور ابھی نندن کو بھی relief ملا۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ہماری لیڈر شپ نے ہر موقع پر 9۔ مئی کے اندر violence کو deny کیا ہے They were never in favor of violence; they were never instructed by any one of us to indulge in violence. کہنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ جہاں سب کو ضمانتیں مل رہی تھیں۔ یہ بچے ہیں اور mostly اس کے اندر 17 سال سے لے کر 29 سال کے نوجوان شامل ہیں۔ ان سب کا مستقبل خراب ہو گیا۔ بہر کیف اپنا احتجاج رجسٹرڈ کروانا ضروری تھا وہ ہم نے کروا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کی توجہ ایک دوسرے واقعے کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ ہماری honorable ladies محترمہ صنم جاوید اور محترمہ طیبہ راجہ کی 9۔ مئی کے واقعے سے پہلے کوئی کسی قسم کی سیاسی وابستگی نہیں تھی۔ آج ان کی ضمانت ہوئی ہے لیکن میانوالی کی پولیس وہاں پہلے سے موجود تھی اور جیسے ہی ان کی ضمانت ہوئی تو میانوالی کی پولیس ان کو گرفتار کر کے لے گئی۔ اب دو ایسی خواتین جن کے پہلے کوئی as such political ambitions نہیں رہے وہ at the same time لاہور کے اندر بھی دہشت گردی میں ملوث ہیں اور میانوالی میں بھی دہشت گردی کے اندر ملوث ہیں۔ میں اس کو strongly condemn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں law and order اور مہنگائی کے حوالے سے بڑی سیر حاصل گفتگو ہوئی ہے۔ You are very well educated person. آپ اس بات سے fully aware ہیں کہ آج پوری دنیا میں graduate schools کے اندر بچوں کو Political Science and Economic پڑھنے کے لئے combination suggest کیا جاتا ہے یعنی جو طالب علم Economic پڑھنا چاہتا ہے اس کو suggest کیا جاتا ہے کہ آپ Political Science بھی ساتھ پڑھیں کیونکہ یہ دونوں subjects ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ میرے بڑے بھائی رانا آفتاب صاحب نے کہا ہے کہ جب تک معاشی حالات ٹھیک نہیں ہوں گے تو اس وقت تک سیاسی حالات stable نہیں ہوں گے۔ میرے لئے رانا آفتاب صاحب بہت قابل احترام ہیں لیکن I beg to differ here جب تک آپ کے ملک کے اندر political stability نہیں آئے گی تب تک آپ کے economic حالات بالکل ٹھیک نہیں ہوں گے۔ عوام نے اپنی political sense کے ذریعے ایک سیاسی پارٹی کو ووٹ دیا

ہے۔ڈبے ان کے بھرے ہوئے ہیں لیکن گننے والے کہہ رہے ہیں کہ تمھارے ووٹ کم ہیں اور دوسری پارٹی کے ووٹ زیادہ ہیں۔اس طریق کار سے آپ اس ملک کے اندر political stability کیسے expect کر سکتے ہیں؟جب تک اس ملک کے اندر political stability نہیں آئے گی تب تک inflation کا issue رہے گا۔ Inflation is directly linked with law and order. آج کاشت کار، ریڑھی چلانے والا یا کوئی اور کام کرنے والا شخص اپنے بچے کو 20 سال کی محنت سے graduation or master کرواتا ہے اور اسے economic meltdown کی وجہ سے نوکری نہیں ملتی تو پھر یہ بچہ مایوس ہو جاتا ہے۔جب وہ پیچھے اپنے بوڑھے والدین اور جوان بہن کو دیکھتا ہے جس کی شادی کرنی ہے تو وہ خود بخود ہتھیار ہاتھ میں پکڑ کر law and order کو توڑنے کے لئے چل پڑتا ہے۔یہ بہت ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے ملک میں political stability لائیں۔عوام نے جس کو ووٹ دے کر منتخب کیا ہے اس کے mandate کا احترام کریں۔جب تک ہم عوام کے دیئے ہوئے mandate کا احترام نہیں کریں گے تب تک political stability نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر!میں آخر میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس چیز کو چیک کریں کہ ہارنے والے ایم پی ے اور ایم این اے صاحبان سے 35 اور 25 کروڑ روپے کی ترقیاتی سکیمیں بالترتیب منگوائی جا رہی ہیں۔ I think being the custodian of the House, we all are looking towards you. آپ جس کرسی پر تشریف فرما ہیں وہ ایک impartial and unbiased seat ہے۔ہمارے rights کا آپ نے تحفظ کرنا ہے اور ہمارے issue کو بھی آپ نے take up کرنا ہے۔Thank you very much.

جناب سپیکر: اب محترم بلال یامین صاحب بات کریں گے۔

جناب محمد بلال یامین: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**O جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں آج اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کی باتیں بڑے غور سے سُن رہا تھا۔امن وامان کے حوالے سے بات کی جا رہی ہو یا معاشیات کا موضوع زیر بحث ہو آج بھی ان کی بات گھوم پھر کر ایک ہی جگہ پر آ جاتی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کا آغاز اس وقت ہوا جب ایک چلتی ہوئی حکومت کو عدلیہ کے ساتھ مل

کر ختم کیا گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ 2017 میں ایک حکومت بالکل ٹھیک چل رہی تھی۔ اس وقت بلا وجہ دھرنے دیئے گئے۔ الزامات کے ساتھ 35 پنکچرز کی بات کی گئی اور تقریباً 100 دن سے زیادہ لوگ دھرنے میں بیٹھے رہے تھے۔ انہوں نے کسی سیاسی قیادت کے ساتھ مذاکرات نہیں کئے۔ پھر اس ملک میں ایک حادثہ رونما ہوا اور ان کے قائد ایک فوجی جرنیل کو ملنے کے لئے دوڑتے ہوئے گئے اور اس دھرنے کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ وہ سیاسی تاریخ ہے جہاں سے پاکستان کی معیشت تباہ ہونا شروع ہوئی اور یہی وہ حالات تھے جہاں سے پاکستان میں امن و امان کی صورتحال خراب ہونا شروع ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی قیادت اور یہاں پر بیٹھے ہوئے اپوزیشن کے یہ دوست اپنی گفتگو کے دوران ایک ہی بات کرتے ہیں کہ جیتے ہوئے لوگوں کو ہرا دیا گیا۔ میں نے پرسوں بھی یہ گزارش کی تھی اور میں آج بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ یہاں سے شروع نہیں ہوا اور ان کو معلوم ہے کہ یہ ماضی میں کہاں سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔ یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ یہ کس کی جھولی میں بیٹھ کر اقتدار کے نشے لیتے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Please order in the House. No cross talk.. اعجاز شفیع صاحب! بیٹھ جائیں۔ Are you for the first time sitting on this chair? Come on, let it continue. آپ میں ایک جملہ سُننے کی سکت نہیں ہے۔ کمال کرتے ہیں۔ آپ خود جو مرضی کہتے چلے جاتے ہیں اور میں حزب اقتدار کے اراکین سے کہتا ہوں کہ ان کو خاموشی سے سُنیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ If you want to prove yourself first you have to listen. آپ میں اتنا patience ہونا چاہئے کہ آپ بات سننے کی ہمت رکھ سکیں۔ صرف بولنا جمہوریت نہیں ہے۔ جی، بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں جب بھی کھڑا ہوتا ہے تو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے میرے دوست ایسا ہی رویہ اختیار کرتے ہیں۔ میں تو تاریخ کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بلال یامین صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

During your speech please try not to make any direct inferences to anybody who has spoken earlier. You just make the speech.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں طفل مکتب ہوں اور سیکھ رہا ہوں۔ میں آپ سے بھی سیکھ رہا ہوں اور ان سے بھی سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ 2014 کے دھرنے کی وجہ ملکی معیشت downwards trend کی طرف گئی۔ چائینا کے صدر پاکستان آ کر سی پیک معاہدے پر دستخط کرنا چاہتے تھے انھیں روکا گیا۔ اس کے بعد ایک چلتی ہوئی حکومت کو عدلیہ کے ذریعے ختم کیا گیا۔ میری قیادت نے قانون اور آئین کی پاسداری کرتے ہوئے step-down کیا اور ایک نئے شخص کو وزیر اعظم منتخب کیا گیا اور ملکی معیشت کو بہتر کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد 2018 کے انتخابات ہوئے۔ یہ انتخابات جیسے بھی ہوئے لیکن ان کو میری قیادت بشمول پاکستان پیپلز پارٹی اور دیگر سیاسی جماعتوں نے قبول کیا، ایوان میں بیٹھے اور انہوں نے کوئی الزام تراشی نہیں کی تھی۔

جناب سپیکر! میرے قائد میاں محمد شہباز شریف جو پارٹی کے صدر ہیں انہوں نے بطور قائد حزب اختلاف قومی اسمبلی کے ایوان میں کھڑے ہو کر یہ بات کہی کہ ہمارے سیاسی اختلافات اپنی جگہ پر لیکن آئیں مل کر ملک کی خاطر میثاق معیشت کا معاہدے کرتے ہیں اور اس ملک کو ترقی کی راہ پر لے کر چلتے ہیں۔ جب تک تحریک انصاف والے اقتدار میں رہے یہ ملکی معیشت کو ابتر سے ابتر کرتے چلے گئے۔ معیشت کے فیصلے تعویذوں کے ذریعے ہونے لگے۔ ایک پیرنی نے وزیر اعلیٰ کا انتخاب کیا۔ اس نے گھڑے میں ہاتھ ڈال کر ایک پرچی نکالی اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ کا انتخاب کر لیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No, crosstalks please. I would request the honorable Member to please be seated. I would request the honorable Member to please be seated. آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

That when the honorable Members سے درخواست کروں گا میں Chair speaks, Members have to listen and I am not becoming partisan of anyone. I am providing equal opportunity to each and every Member of this House to speak. اور جہاں پر کوئی چیز قابل اعتراض ہو گی

آپ کو پتا ہے کہ میری practice ہے کہ I expunge it afterwards and I do. میں نے گند جیسا لفظ نکال دیا تو باقی کیوں نہیں نکالوں گا اور آپ جو بات غلط کرتے ہیں I take them out also but this is no way that once a Member has been given floor, without reason, without any call آپ اُس کو interrupt کر دیں اور اجلاس بھی آپ کا ہے، requisition بھی آپ کی ہے، ایجنڈا بھی آپ کا ہے، ٹائم بھی آپ کا ہے۔ So, you have to allow it to continue sir.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ ایک حکومت کو جب گھر بھیج دیا گیا، 2018 کے انتخابات ہوئے اور اُس میں جس طرح کی بھی حکومت قائم ہوئی اِس جانب کے لوگوں نے اُس حکومت کو تسلیم کیا اور اُس حکومت کو مشورہ دیا کہ آیئے معیشت کو بہتری کی طرف لے کر چلیں۔ اُس وقت میں نے عرض کی کہ ایک پیرنی نے ایک وزیر اعلیٰ کو منتخب کرنے کے لئے ایک گھڑے سے تعویذ نکال کر فیصلہ کیا اور یہ بہت جگہ پر report ہوا ہے۔ اُس وزیر اعلیٰ کی حکومت بنتے ہی اور شاید میرے دوست law and order کی بات کرتے ہوئے ساہیوال کا واقعہ بھول گئے ہیں جب اُس حکومت کے قائم ہونے کے چند ہفتوں کے اندر ساہیوال میں پولیس کے ہاتھوں ایک دہشت گردی ہوئی جس میں پورے خاندان کو مار دیا گیا آج تک ہمیں اُس فیصلے کا پتا نہیں چل سکا جو ان کے اقتدار میں ہوا۔

جناب سپیکر! پھر یہ political victimization کی بات کرتے ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ جو واقعہ ہوا اُس سے بڑا واقعہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں شاید نہیں ملتا۔ ایک ایسے شخص پر الزام لگا کر اُس کو پابند سلاسل کیا گیا جس پر ان کے ایک وزیر نے قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہا کہ جان اللہ کو دینی ہے، جان اللہ کو دینی ہے، جان اللہ کو دینی ہے لیکن کبھی اُن سے سچائی کا فیصلہ ہم لوگوں کو نہیں مل سکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کو تنقید کا حق حاصل ہے اُن کا حق بنتا ہے لیکن وہ ہمیشہ وکٹ کی دونوں طرف کھیلنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اقتدار میں چور راستے سے بھی آ جائیں اور اپنے آپ کو امام مسجد بھی کہتے رہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ:

سجدہ خالق کو بھی، ابلیس سے یارانہ بھی ہے
حشر میں کس سے عقیدت کا صلہ مانگے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ اس حکومت کے آنے کے بعد محترمہ مریم نواز شریف پچھلے ایک ماہ سے دن کے 24 گھنٹوں میں 18 گھنٹے کام کر رہی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ان کے "اوئے ہوئے" پر مجھے حیرانگی نہیں ہے وہ اس لئے کہ یہ بُزداری حکومت کا حصہ رہے ہیں جس میں ایک ایک DC، ایک ایک AC کی seat بکتی تھی اور ایک ایک SP پیسے لے کر لگایا جاتا تھا۔ ان کے ایک (Tahir Khursheed) TK صاحب ہوا کرتے تھے جو Chief Minister کے سیکرٹری ہوا کرتے تھے وہ Chief Minister Office میں بالکل دکان لگا کر بیٹھے ہوا کرتے تھے۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں آج ضرورت اس امر کی ہے ہمیں سوچنا ہو گا اگر ہم جمہوریت پسند ہیں، اگر ہم ایوانوں میں بیٹھتے ہیں تو اُس طرف والوں کو اِس طرف والوں کی عزت اور اِس طرف والوں کو اُس طرف والوں کی عزت کرنا پڑے گی۔ اگر ہم آگے چلنا چاہتے ہیں، ہم پاکستان کی معیشت کو بہتر کرنا چاہتے ہیں، ہم law and order بہتر کرنا چاہتے ہیں اور ہم prices check کرنا چاہتے ہیں تو اس ایوان نے مل کر فیصلے کرنے ہیں، نہ کہ اُس طرف سے ایک نعرہ مارا جائے اور اِس طرف سے اُس کا مزید بدتر جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کچھ لوگوں کا نام لے کر ذکر کیا کہ اُن کے ساتھ بڑی زیادتی ہو گئی وہ خواتین تھیں۔ میں نے 9۔ مئی والا سارا دن television پر بیٹھ کر گزارا اور جب میں نے دیکھا کرنل شیر خان کے مجسمے کو اُکھاڑ کر پھینک دیا گیا وہ پاکستان کا نشانِ حیدر تھا۔ میں جس حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ وہ غازیوں اور شہیدوں کی سرزمین ہے۔ میرے ہر قبرستان میں ایک شہید دفن ہے۔

جناب سپیکر! یہ Form 45 and Form 47 کی بات کرتے ہیں میں نے ان کے ticket holder کو اللہ کی مہربانی اور لوگوں کی محبت سے 33 ہزار کی lead سے ہرایا ہے اور 66 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کا رُکن بنا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ماضی کی طرف دیکھنے کی بجائے مستقبل کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ ہم نے law and order کیسے بہتر کرنا ہے اُس

مستقبل کی بات کریں۔ میں راناصاحب کی گفتگو سُن رہا تھا اُنہیں پولیس اور انتظامیہ کے حوالے سے جو ایک اعتراض ہے اُس کو میں بھی سمجھتا ہوں کہ lower level کی پولیس جس میں ہمارا SHO and Sub Inspector ہے اُس کی تفتیش کے mechanism کو بہتر کر کے law and order میں بہتری لائی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس سوچ اور اس توقع کے ساتھ کہوں گا کہ حزب اختلاف اعتراض ضرور کرے، تنقید ضرور کرے مثبت کرے لیکن اُن لوگوں کے نام لے کر جب اُنہیں ہیرو کی طرح گردانے گی جو 9۔ مئی کے کردار تھے، جو 9۔ مئی کے فن کار تھے، جو اُس کو پیچھے بیٹھ کر operate کر رہے تھے اور جو آگے اُس پر عمل کر رہے تھے تو اس سے غازیوں اور شہیدوں کے لوگوں کے دل دُکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اُن کے دل نہیں دُکھانے چاہئیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: سید مدد علی شاہ صاحب!

(قطع کلامیاں)

I have divided the House with the party affiliations. یہ PML(Q) کے first speaker ہیں جو بات کر رہے ہیں۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! میرا نام سید مدد علی شاہ ہے، میرا حلقہ نمبر 33 لالہ موسیٰ، گجرات ہے اور میں چودھری شجاعت حسین کا ساتھی ہوں۔

جناب سپیکر! کافی دناں توُں اس House دا اجلاس چل ریا اے۔ قائد حزب اختلاف تے اوہناں دے ساتھیاں نال جناب دا جو سلوک اے میں اُس دا دلی طور تے احترام کر دا آں اور اللہ دی ذات تہانوں ہور جرات تے بہادری نال حزب اختلاف دی بات سُنن دا حوصلہ دے اور قائد حزب اختلاف تے اوہناں دیاں ساتھیاں نُوں تہاڈے سلوک دی قدر کرن دی وی اللہ پاک توفیق دے تاکہ پنجاب دے غریب، ماڑے تے شریف پاکستانیاں دی بہتری واسطے وزیر اعلیٰ صاحبہ دی قیادت وچ اَسین اتفاق نال کُجھ بہتری کر سکئے۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ دی ہدایت دے مطابق غربا واسطے رمضان پیکج دی تقسیم دے پروگرام تے مینوں اِک اعتراض اے کہ جناں لسٹاں دے تحت حق داراں نُوں راشن تقسیم ہو ریا اے اوہناں لسٹاں دے وچ جہڑے بندے

غریب تے حق دار نئیں اوہناں داوی نام شامل اے۔ میں DC گجرات نال رابطہ کیتا تے مینوں DC صاحب نے کیا شاہ جی! اِس لسٹ نُوں تبدیل کرن دا میرا اختیار نئیں۔ اہناں لسٹاں دی درستی واسطے جہڑے لوگ حق دار نئیں اوہناں دے نام خارج کیتے جان، اوہناں لسٹاں وچ نوے حق دار شامل کیتے جان۔

جناب سپیکر! میں 1983 تو 2009 تک لگاتار اپنی یونین کونسل دا چیئرمین یا ناظم رہیا آں۔ میرے کول اِک سائل آیا اوہنے آکھیا کہ میں سیکرٹری یونین کونسل کول گیا تے اوہنے مینوں آکھیا کہ تیرے بیٹے یا بیٹی دا اندراج نہیں اے۔ میں تینوں برتھ سرٹیفکیٹ نہیں دے سکدا۔ ایس سائل نوں اپنے بیٹے یا بیٹی دا برتھ سرٹیفکیٹ لین واسطے پٹواری، گرداور، تحصیلدار، اسسٹنٹ کمشنر تے پنجواں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر دے دفتراں وچ پبلک ٹرانسپورٹ تے جانا پینداا اے۔ اوہدے ایس کام تے دن وی کافی لگدے نیں تے کئی تھانواں تے اوہنوں رشوت وی دینی پیندی اے۔ میرا لالہ موسیٰ شہر نال تعلق اے، میونسپیلٹی یا میونسپل کارپوریشن تے دیہی یونین کونسل وچ کی فرق اے۔ لالہ موسیٰ میونسپل کمیٹی دا جیہڑا افسر اے اوہ سائل نوں لیٹ فیس دا اندراج نہ ہون دی وجہ توں اوہنوں جرمانہ کردا اے تے اوہنوں بیٹے یا بیٹی دا برتھ سرٹیفکیٹ جاری کر دیندا اے۔ میری جناب اگے درخواست اے کہ دیہی سائل جیہدی بیٹی یا بیٹے دا اندراج نہیں تے سیکرٹری یونین کونسل اوہنوں وی جرمانہ کرکے برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرے۔

جناب سپیکر! لالہ موسیٰ میرا شہر اِک لکھ دوہزار آبادی تے مشتمل اے۔ اِک بارش دے ہون توں بعد شہر دی 60 فیصد آبادی دے بچے بچیاں سکول تے کالج نہیں جا سکدے، بیٹیاں، پیناں تے مانواں بازار توں سودا سلف نہیں لیا سکدیاں کیونکہ سیوریج دا سسٹم انتہائی خراب اے۔ میری جناب اگے درخواست اے کہ میرے شہر دی 60 فیصد رہائشی آبادی دی تکلیف دور کیتی جائے۔

جناب سپیکر! میرے شہر لالہ موسیٰ توں اِک سڑک جاندی اے۔ چودھری اعجاز صاحب مسلم لیگ (ق) دے ایم پی اے ایتھے بیٹھے نیں۔ میرا حلقہ پی پی۔ 33 اے تے پی پی۔ 34 اوہناں دا اے۔ اوہناں دے حلقے دا ایک مشہور قصبہ ڈنگہ اے جس طرح میرے حلقہ وچ لالہ موسیٰ شہر مشہور اے۔ لالہ موسیٰ ڈنگہ روڈ تے پنڈی کراچی ریلوے لائن دا پھاٹک اے تے اِک لالہ موسیٰ سرگودھا ریلوے لائن تے پھاٹک اے۔ ایہہ دو پھاٹک اکٹھے نیں۔ ایہناں دونوں

پھاٹکاں دے درمیان زیادہ توں زیادہ فاصلہ اِک فرلانگ ہووے گا۔ میرے تے چودھری اعجاز صاحب دے حلقے دے سینکڑاں دیہاتاں دے لوگ پریشان ہوندے نیں۔ ملازمت پیشہ لوگ ملازمت تے جان واسطے، بیمار دوائی لین واسطے، زمیندار اپنی جنس سبزی منڈی یا غلہ منڈی لے کے جان واسطے، طالبعلم پڑھن واسطے تے مانواں، پیناں تے بیٹیاں سودا سلف لیاون واسطے ہزاراں دی تعداد وچ روزانہ اوتھوں لنگدے نیں۔ میری جناب دی وساطت نال وزیر اعلیٰ صاحبہ نوں درخواست اے کہ میرے حلقہ دے عوام دی تکلیف دور کرن لئی اوتھے اوور ہیڈ برج بنایا جائے۔ میں بڑا شکر گزار ہونواں گا۔ بڑی مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور! سید مدد علی شاہ صاحب جی۔ ٹی روڈ کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے یہ واقعی بڑا serious concern ہے۔ اس سے امن و امان کی صورتحال بھی خراب ہو جاتی ہے کئی دفعہ وہاں توڑ پھوڑ ہوئی ہے۔ آپ متعلقہ منسٹر کو اس حوالے سے ضرور بتائیں اور اسے شامل کرائیں۔

جناب نور شاہد نور صاحب!

جناب نور شاہد نور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا نام نور شاہد نور ہے اور میں حلقہ پی پی۔103 ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی اور اس معزز ایوان میں بھیجا۔ میں حلقہ کے عوام کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے اپنی نمائندگی کے لئے اس ایوان میں بھیجا۔

جناب سپیکر! میں وقت کا خیال رکھتے ہوئے اپنی تقریر کو جلد ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس ملک کو بنے ہوئے 75 سال ہو گئے ہیں اور 75 سال سے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ یہ ملک نازک دور سے گزر رہا ہے۔ میں یہاں پر نہ صرف اپنے حلقہ کے نوجوانوں کی نمائندگی کر رہا ہوں بلکہ پورے پنجاب کے نوجوانوں کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری جتنی عمر ہو گئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ پاکستان ایک نازک موڑ سے گزر رہا ہے اور ہم ابھی تک نازک موڑ عبور نہیں کر سکے جس کا ہمیں دلی افسوس ہے۔ پاکستان کے اندر اس وقت

economic and political instability ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اندر leadership کا فقدان ہے۔

جناب سپیکر! 8۔ فروری کو پاکستان کے عوام نے یہ فیصلہ سنایا۔ عوام سمجھتے ہیں کہ ان سارے مسائل سے پاکستان کو نکالنے کے لئے صرف اور صرف ایک ہی leader ہے اور ایک ہی انسان ہے جو پاکستان کو ان تمام مسائل سے نکال سکتا ہے۔ اس leader کا نام عمران احمد خان نیازی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Election Act 2017 کہتا ہے کہ provisional result رات 2 بجے سے پہلے announce کرنا ہے۔ پاکستان میں Returning Officers 859 تھے۔ میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک Returning Officer نے بھی رات 2 بجے سے پہلے اپنا رزلٹ announce نہیں کیا۔ میں صرف یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ Returning Officers جنہوں نے 2 دن کے بعد رزلٹ دیا ہے تو وہ ایسا کیا کر رہے تھے کہ ان کو اتنا وقت لگ گیا کہ وہ رات 2 بجے تک رزلٹ نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم 207 سیٹوں سے جیتے تھے لیکن ابھی یہاں پر 107 ممبران ہیں لیکن جو کچھ ہوا وہ سب کچھ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔

جناب سپیکر! Price inflation پر اگر ہم بات کریں تو پاکستان میں اس وقت 30 فیصد inflation ہے اور 20 فیصد شرح سود ہے۔ یہاں اچھے سے اچھے businessmen بھی 25 فیصد سے زیادہ منافع نہیں کماتے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس 30 فیصد inflation کے ساتھ کیسے وہ اپنے اخراجات پورے کر سکتے ہیں جبکہ interest rate بھی 20 فیصد ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد ڈالر کی قیمت بھی آپ سب کے سامنے ہے۔ حکومت نے کل رات عوام پر پٹرول بم گرایا ہے۔ ماہ رمضان چل رہا ہے اور قیمتوں میں پہلے ہی بہت اضافہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد پٹرول کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے اور ہماری حکومت IMF پروگرام کی طرف جا رہی ہے۔ اس پروگرام کے اندر terms and conditions بہت سخت ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ضلع راجنپور کے اندر 60 فیصد آبادی poverty line سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ IMF کی جو نئی terms and conditions ہیں ان کو ہماری غریب عوام کیسے

برداشت کرے گی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنے غریب عوام کے لئے سوچنا ہے۔ your chain is as strong as its weakest link جو امیر بندہ ہے وہ تو گزارا کر رہا ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ غریب آدمی جو already hand to mouth ہے وہ کیسے اس مہنگائی کا مقابلہ کرے گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوئی تو اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یہ ہے کہ اگر worldwide ranking دیکھی جائے تو ہم اس وقت worldwide rule of law میں 130th ہیں out of 142 اور out of 6 in South Asia میں 5th ہیں جو کہ بہت توجہ طلب ہے۔ یہ facts بیان کرتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے لیکن مجبوری ہے کہ facts کو بیان کرنا پڑتا ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کا directly link bad roads کے ساتھ ہے۔ میرے پُورے حلقہ کی ساری سڑکیں ٹُوٹی ہوئی ہیں اور خاص طور پر main roads ٹوٹی ہوئی ہیں۔ مغرب کے بعد ہر روز snatching ہوتی ہے اور ہر روز ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ پچھلے دس دن کے اندر روزانہ ایک ڈکیتی ہوئی ہے اور روزانہ ایک موٹر سائیکل چوری ہوا ہے۔ ماموں کانجن شہر کے اندر دن دیہاڑے ساڑھے پانچ لاکھ روپے ڈکیت لوٹ کر لے جاتے ہیں لیکن تاحال اس کا کوئی پتا نہیں چلا۔

جناب سپیکر! یہاں پر منسٹر صاحب نہیں بیٹھے لیکن میں اِن کی توجہ اِس چیز کی طرف لانا چاہتا ہوں کہ میرے شہر ماموں کانجن کے اندر سے ایک سیم نالہ گزرتا ہے۔ یہ ہمارا ایک بہت پُرانا مسئلہ ہے جِس کی وجہ سے زیرِ زمین پانی خراب ہو چکا ہے اور وہاں پر ایک ہی bridge ہے جس کے اُوپر سارا شہر travel کرتا ہے وہ bridge تقریباً collapse ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر: Order in the House جن معزز ممبران نے آپس میں گفت و شنید کرنی ہے please there are lobbies on both the sides جی، نور شاہد صاحب!

جناب نور شاہد نور: جناب سپیکر! ایک سیم نالے کے اُوپر bridge ہے جس پر سے پُورا ماموں کانجن شہر cross کر کے اپنی jobs پر جاتا ہے back and forth وہ bridge about to collapse ہے میں صرف اِس لئے whistle کرنا چاہ رہا ہوں اور آپ لوگوں کی attention دلوانا چاہ رہا ہوں کہ اگر وہ bridge گر گیا اور کوئی نقصان ہو گیا تو پھر اِس کی ذمہ دار حکومت ہو گی

کیونکہ اِس کے بالکل ساتھ پنجاب کے second biggest گندم کے گودام ہیں تو ساری heavy traffic اِس کے اوپر سے جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اگر صحت کی بات کریں تو یہاں پر ائیر ایمبولینس کی بات ہوئی۔ ائیر ایمبولینس لانے سے پہلے میری حکومت کو یہ تجویز ہے کہ please پہلے میرے حلقے میں ایک ہی ہسپتال ہے جہاں پر ایمبولینس گاڑی بھی نہیں ہے تو اگر وہاں پر ایمبولینس provide کر دیں کیونکہ میرا حلقہ complete rural area ہے اور وہاں سے قریبی ہسپتالوں میں پہنچنے کے لئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ جو بھی آدمی بیمار ہوتا ہے تو اسے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ریفر کر دیتے ہیں اور الائیڈ ہسپتال والے اِس مریض کو لاہور ریفر کر دیتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ health issues پورے ملک میں بہت زیادہ ہیں جس کے اُوپر ہمیں preventive measures لینے چاہئیں۔ ہمیں اپنی صفائی سُتھرائی کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ بہت زیادہ cleanliness issues ہیں جن کی وجہ سے پانی کا issue ہے اور ہیپاٹائٹس کا issue ہے جو کہ میرے حلقے میں خاص طور پر سیم نالے کی وجہ سے پھیل رہا ہے لہٰذا مہربانی کر کے اِس کے اُوپر وزیر موصوف کوئی شفقت کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: I am taking the names جس order میں میرے پاس chits آئی ہیں I have kept them in that order تو جیسے جیسے نام کسی نے بھیجے ہیں وہ اِس preference سے آ رہے ہیں تو میں اِسی ترتیب سے نام پکاروں گا۔ اپوزیشن کی طرف سے میرے پاس اِن کے چیف وہپ نے لسٹ دی ہے so I am trying to keep it as it has come from that side اور اِس طرف سے جس ترتیب سے معزز ممبران نے نام دیئے ہیں اُسی حساب سے نام پکارے جا رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ہاؤس کا وقت بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: Let's come to the time چار بجے تک تو ویسے ہی ٹائم ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! چار تو بجنے والے ہیں اور اِسی لئے میں نے کہا ہے ناں۔ کہیں آپ پہلے ہی حکم نامہ جاری نہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جب ہم چار بجے تک پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پانچ بجے تک وقت بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: اسی لئے میں نے بار بار معزز ممبران سے کہا ہے کہ وقت کا خیال کر کے بات کریں۔ جی، محترمہ رُشدہ لودھی۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں۔ ملک نوشیر خان لنگڑیال صاحب!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 جناب سپیکر! شکریہ،

بولنے پہ پابندی سوچنے پہ تعزیریں
پاؤں میں غلامی کی آج بھی ہیں زنجیریں
آج حرفِ آخر ہے بات چند لوگوں کی
دِن ہے چند لوگوں کا رات ہے چند لوگوں کی
اُٹھ کر دردمندوں کے صبح و شام بدلو بھی
جِس میں تُم نہیں شامِل وہ نظام بدلو بھی
دوستوں کو پہچانو دشمنوں کو پہچانو
اے 23 کروڑ مسلمانو! اے 23 کروڑ مسلمانو!

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب سے میں اس نئی اسمبلی میں آیا ہوں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب ہم اِس طرف ہوتے ہیں تو ہمارے رویے اور ہوتے ہیں اور جب ہم اُس طرف جاتے ہیں تو ہمارے اور ہوتے ہیں۔ میں یہاں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اِس مُلک کو ترقی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں تو آپس میں consensus پیدا کرنا ہو گا۔ آپ کو یہ سوچنا ہو گا کہ کسی بھی انسان اور کسی بھی شخصیت کی بات حرفِ آخر نہیں ہوتی اور اِس پر آپ کو سوچنا ضروری ہوتا ہے۔ کب تک اِس مُلک کو آپ لوگ ایسے جُھوٹے نعروں سے چلاتے رہیں گے؟ کب تک آپ لوگ اِس مُلک کو یہ "نک دا کوکا، قمیض تیڈی کالی دے گانے تے چلاندے رہو گے"۔ تہانوں کم کرنا پوے گا۔

تہانوں consensus پیدا کرنا پوے گا۔ اللہ تعالیٰ دے شکر نال سانوں ایہو جیہا سپیکر ملیا اے، ایہو جئی وزیر اعلیٰ ملی اے جیہڑے تہاڈے نال انصاف کرنا چاہندے نیں تے تہانوں نال لے کے چلانا چاہندے نیں مگر افسوس، افسوس صد افسوس کہ تُسی لوگ چلنا نئیں چاہندے۔ تہانوں پچھوں اشارہ ملدا اے غیر ملکی آقا دا لیکن اِس دے نال ای تُسی شور مچاناں شروع کر دیندے او لیکن میں ایسے ورکراں نوں salute پیش کرناں۔ رانا آفتاب صاحب دے بارے مینوں دلی دکھ ہویا کہ اِک طرف ساڈے تے ہمیشہ ای اِک سب توں وڈا الزام لگ دا اے "تخت لاہور، تخت لاہور" اپوزیشن لیڈر بنیاتے اووی تخت میانوالی دا ای بنیا اے۔ دسو تہاڈے وِچ کی فرق پیدا ہویا؟ کی فرق تُسی محسوس کیتا اے۔ سب نعریاں تے چل رہیا اے سسٹم۔ میں تہانوں ایہو ای گزارش کراں گا کہ اِس مُلک نوں چلانا اے تے تہانوں consensus نال چلانا پئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جدوں دی بی بی مریم نواز صاحبہ وزیر اعلیٰ بنیا نیں دن رات محنت کر رہیاں نیں اور اِس محنت توں کجھ لوگ پریشان نیں within three months میں دعوے نال کہناں کہ پنجاب دی حالت بدلی ہووے گی۔ پنجاب تہانوں ایک نواں پنجاب نظر آئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! چونکہ ٹائم بہت تھوڑا اے اس لئے میں آخر تے اِک گل سارے ہاؤس نوں گوش گزار کرنا چاہناں کہ 2008 سے 2013 دے دور وچ میرے دوست اِدھر ارقم بھائی اور طارق بھائی، اعجاز شفیع صاحب نال سن۔ میں خلیل طاہر سندھو نوں appreciate کرنا واں اِس پورے ہاؤس دے سامنے کہ سانوں خوشی ہوئے گی کہ ایک ایسی شخصیت نوں سینٹ واسطے ووٹ دے رہیاں لیکن سانوں دکھ وی ہووے گا کہ سانوں چھڈ کے جا رہے نیں۔ میں نعت شریف دے حوالے نال گل کراں گا کہ اے credit مسلم لیگ (ن) نوں جاندا اے۔ پاکستان بنیا تے پنجاب اسمبلی دے ہاؤس وچ نعت شریف نئیں سی ہوندی۔ اسیں لوکاں نے اودوں struggle کیتی نعت شریف دے حوالے نال تے ساڈی اِک کمیٹی بنی جیہندے وچ 9 ممبر سن جنہاں وچ 2 Christians بھائی سن تے 7 ساڈے لوک سن۔ ساڈے لوکاں نے پہلے مخالفت کیتی۔۔۔

جناب سپیکر: لنگڑیال صاحب! اک سیکنڈ میں تہانوں روک رہیاں۔ تھوڑا جیہا ذرا آہستہ دساں کہ تسی honorable Parliamentary Affairs دے Minister نوں appreciate کیتا اے؟ ذرا دوبارہ آہستگی نال کہنا کیونکہ میں سنیا نئیں۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! اسیں نعت شریف دے حوالے نال struggle کیتی کیونکہ پہلے اِس ہاؤس دے وچ نعت شریف نئیں ہوندی سی۔ اسیں دوستاں نے شور مچایا تے اُس ویلے اعجاز شفیع صاحب بھی ساڈے نال، ارقم بھائی اور کئی دوسرے ممبران سی۔ اس وقت کہیا گیا کہ Rules and Regulations وچ اِس دی اجازت نئیں تے اسیں کہیا کہ نعت شریف توں بغیر اجلاس شروع نئیں ہووے گا۔ لیکن اسیں زبردستی نعت پڑھائی۔ فیر اس ہاؤس دی ایک کمیٹی بنی جیندے وچ Christian 2 بھائی سن تے 7 ساڈے دوسرے دوست سن۔ ساڈے دوستاں نے مخالفت کیتی لیکن خلیل طاہر سندھو صاحب نوں اے credit جاندا اے کہ اینہاں نیں کہیا کہ تُسی کس طرح دے لوک او کہ اپنے پیارے نبی دی تعریف ہورئی اے تے تُسی مخالفت کر رہے او۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بندے نے 2 ووٹ دتے تے ہاؤس دی کمیٹی چوں پاس ہویا resolution ہویا فیر اللہ دے کرم نال پورے ہاؤس وچوں چند لوکاں توں علاوہ ساریاں نیں ساڈا ساتھ دتا۔ خلیل طاہر سندھو صاحب دا ساڈے اتے جیہڑا احسان اے ساڈے پیارے نبی ﷺ دی اج تعریف و توصیف ہو رہی اے اوہدے وچ سب توں اہم role میرے بھائی خلیل طاہر سندھو دا اے۔ اسیں اوہدا بدلہ نئیں دے سکدے لیکن کل انشاء اللہ تعالیٰ اینہاں نوں ووٹ دے کے بڑی محبت دے ناں سینیٹ وچ ضرور بھیجاں گے تے الوداع کراں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اچھا جی، میں یہ بتادوں کہ normally rules میں ایسا ہے کہ یہ بڑی عجیب سی بات تھی اور میرا کبھی بھی اس rule سے اتفاق نہیں رہا تو یہ rule آپ dispense with سمجھیں جو honorable member سرائیکی یا اپنی mother language میں بات کرنا چاہے as long as it is Punjabi language آپ جب بات کرنا چاہیں تو سمجھیں کہ permission is there مدد علی شاہ صاحب نے بھی کی اور آج لنگڑیال صاحب نے بھی کی ہے۔ تشکل عباس نام شاید ہے۔ آپ ذرا rightly pronounce کریں کہ ٹھیک ہو جائے۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! تشکل عباس وڑائچ ہے۔

جناب سپیکر: Is it تشکل عباس ہی ہے ناں؟

جناب تشکل عباس وڑائچ: Yes it is

جناب سپیکر: جی بات کریں۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدو ایاک نستعین۔ میں سب سے پہلے اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات کے بعد اپنی عوام کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے عمران خان کا نمائندہ بنا کر اس ہاؤس میں بھیجا۔

جناب سپیکر! بہت سارے دوستوں نے بہت ساری باتیں کیں۔ تمام دوستوں کی بات اپنی اپنی جگہ بجا۔ میں بات یہاں سے کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کا Constitution 1973 میں تقریباً 26 سال کے بعد بنا۔ پچھلے ایک سال میں جو کچھ ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم 50 سال واپس پیچھے چلے گئے ہیں۔ ہمارے Constitution کے اوپر ایک ایک شق پر، جو ہمارا آرٹیکل ہے چاہے وہ right to fair trial ہی کیوں نہ ہو، چاہے وہ right to speech ہی کیوں نہ ہو، چاہے right to protest ہی کیوں نہ ہو اس پر ہم سب کو دیکھنا چاہئے کہ ہم کدھر کو جا رہے ہیں؟ اگر آج ہمارے تمام rights سلب کئے جا رہے ہیں تو کیا کل کو کسی اور عام شہری یا کسی اور political worker نہیں کئے جائیں گے یہ rights سلب کئے جائیں گے؟ اس ٹائم جو current situation ہے میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے 9 اور 10۔ مئی کو 7ATA کے جتنے پرچے دیئے گئے اور تمام کے تمام political worker کے اوپر تھے اس میں ایک بھی دہشت گرد نہیں تھا اور کل کو آنے والے دور میں یہ کیس laws بن کر اب آپ کے آگے اور آپ کے عدلیہ کے آگے پڑے ہوں گے۔ یہ تمام 7ATA کے پرچے، جس طرح کئی جگہوں پر یہ خارج بھی ہوئے ہیں اور کئی جگہوں پر یہ as it is چل رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے جوڈیشل سسٹم پر بھی کالا دھبہ ہیں۔ ہم سب کو اسے دیکھنا چاہئے کہ جس طرح پولیٹیکل ورکرز illegal detention 16-M.P.O کے تحت کی گئیں۔ یہ بھی ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہئے کہ کیا ہم پولیٹیکل ورکر کو maintenance of public order کے تحت اس طرح اندر رکھ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اور میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ گورنمنٹ cosmetic چیزوں پر جا رہی ہے اور یہ practical چیزوں پر نہیں جا رہی۔ ہمارے بہت سارے دوستوں نے

air ambulance کی مثال دی کہ air ambulance کتنی ضروری ہے۔ ہمارے پاس ہسپتالوں میں جو beds کی current position ہے اس کو ہم enhance کرنے کی بجائے ہم air ambulance پر جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی cosmetic چیز ہے۔ اس کی بجائے آپ bedding بڑھائیں، اور capacity بڑھائیں۔ اس کے بجائے آپ scoters دینا شروع ہو جائیں بلکہ آپ راشن دیں۔ آپ ایک بیمار آدمی کو کسی دور دراز علاقے سے لا کر ایک ہسپتال کے دروازے پر چھوڑ دیں۔ جہاں پر already دس لوگوں کی لائن لگی ہوئی ہے دس لوگ وہاں پر مرنے کے لئے کھڑے ہیں اور آپ ایک لا کر وہاں کھڑا کر دیں گے تو آپ کو اس کا کیا فائدہ ہو گا۔ اس کی بجائے آپ کی مہربانی، آپ یہ کریں کہ آپ bedding کو improve کر دیں اور آپ ہر ضلع میں اس کی capacity کو improve کر دیں۔ میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں کہ میرا شہر قلعہ دیدار سنگھ ہے اس کو تقریباً 8 connecting سڑکیں لگتی ہیں تو ایک بھی connecting سڑک ٹھیک نہیں ہے اور 99.9 سڑکیں خراب ہیں۔ اس کے اندر ایک RHC ہے میرے شہر کی 70 ہزار آبادی ہے دو دفعہ اس کو THQ اپ گریڈ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن وہ نہیں ہوا اور ابھی تک نہیں ہوا۔ یہ حافظہ آباد سے گوجرانوالہ کے درمیان میں 70 کلو میٹر کا patch بنتا ہے اور اس patch کے اندر ٹراما سنٹر موجود نہیں ہے اگر کہیں accident ہو جائے تو وہ یا 70 کلو میٹر ایک طرف جائیں گے یا 70 کلو میٹر دوسری طرف جائیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے ضروری چیزیں یہ ہیں جو on ground اور practical چیزیں ہیں جن کو پہلے کرنا چاہئے۔ اس طرح اور بہت سارے معاملات ہیں جو آپ کر سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں بجائے اس کے آپ ان چیزوں پر چلے جائیں۔ ایک پنجابی میں مثال ہے کہ موئے دے منہ نوں مکھن لانا" کسی پنڈ وچ اک بندہ بُکھ نال مر گیا تے پنڈ والیاں اس دے منہ تے مکھن لا دِتا کہ گھیو کھا کے مر گیا اے" اس ٹائم جو صورتحال ہے ساڈے کول تاں اے چل ری اے کہ تُسی ہر چیز اچھا اچھا شو کر رے او جبکہ ایسا ہے نہیں۔ میں کچھ دوستوں کی باتیں سنتا رہا ہوں جس میں پچھلے کچھ عرصے میں، ابھی جناب بلال یامین صاحب کی بات سنی، سمیع اللہ خان صاحب ایک دن یہاں بات کر رہے تھے اور عظمیٰ کاردار صاحبہ نے ایک دن بات کی کہ پچھلی گورنمنٹ، پچھلی گورنمنٹ چار سال رہی تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 1985 سے اب تک رہے اور پنجاب میں 30 سے 35 سال ان کی گورنمنٹ رہی۔ یہ چار سال

والوں سے سوال پوچھ رہے ہیں۔ یہ اپنے 30 اور 35 سال کی گورنمنٹ کا کوئی جواب نہیں دے رہے۔ محترمہ عظمیٰ کاردار بولیں تو مجھے زیادہ دکھ ہوا کہ وہ پچھلی گورنمنٹ میں اس side پر تھیں۔ میں (ن) لیگ والے دوستوں سے بھی کہنا چاہوں گا کہ جو میرا ہو نہیں پایا تیرا ہو نہیں سکتا۔ محترمہ عظمیٰ کاردار کے لئے میاں محمد بخش صاحب نے بہت دیر پہلے ایک شعر لکھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: تشکل عباس! Please normally میں آپ کو ہر نقطہ پر رولز بتاتا ہوں۔ There should be no direct inferences made on members. Please avoid it.

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! .ok میں صرف ایک شعر پڑھ دیتا ہوں کہ:

بے شرمی دے حلوے نالوں ساگ سروں داچنگا اے

میرا خیال ہے کہ وہ بہت دیر پہلے سمجھ گئے تھے کہ حلوہ کیا ہے۔ بہت ساری چیزیں بار بار کہی گئیں، مطلب آپ نے کہہ دیا ہے تو اب میں نام نہیں لیتا۔ ہمارے ایک ممبر صاحب نے کہا کہ same page والی بات، تو ہم آج بھی سمجھتے ہیں کہ same page ہونا چاہئے۔ گورنمنٹ اور اداروں کے درمیان میں same page ہونا چاہئے ہم کسی کی political interference کو مناسب نہیں سمجھتے۔ same page میں کوئی حرج نہیں ہے ادارے اور گورنمنٹ ایک page پر رہ کر کام کر سکتے ہیں اس میں کوئی برائی نہیں اور کوئی بری بات نہیں۔ ہاں ایک بات جو ہمارے ایک ممبر نے کہی کہ ہم نے فلاں فلاں کو ابو مانا تو میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ 1985 سے لے کر اب تک انہوں نے کتنے ابو مانے۔ میرا لیڈر خان ہے اور ہم خان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم خان کے لئے خون کا آخر قطرہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، .No cross talk

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ in the end of day میں یہ چاہوں گا کہ گورنمنٹ کا کام perform کرنا اور اپوزیشن اس پر ایک چیک ہوتا ہے۔ ہمیں یہ کڑوی دوائی سمجھیں، ہمیں یہ گولی سمجھیں، ہمیں یہ ٹیکہ سمجھیں لیکن اگر ہم ان کے لئے perform نہیں کریں گے تو ان کی performance بہتر نہیں ہو سکتی۔ ہم پوری کوشش کریں گے ان پر تنقید برائے تنقید نہ کریں اور اگر یہ بار بار ہمیں یہ کہیں کہ پچھلی گورنمنٹ میں ہمارے ساتھ ایسے ہوا تھا

اور ہمیں facts and figures دے دیں گے۔ ان کے کتنے لوگوں پر FIRs اور جھوٹے مقدمات ہوئے؟ ہم آپ کو بتا دیتے ہیں کہ ہمارے کتنے لوگوں کے ساتھ یہ سارا کچھ ہوا۔ Two wrongs don't make a right ہماری کوشش ہو گی کہ ہم آپ کے ساتھ بالکل جسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ ترکڑی تو لواں چلئے تے تسی وی کوشش کریا جی کہ اپوزیشن نوں اپوزیشن سمجھو اور ساڈی تنقید نوں positive manner اچ لو۔ جزاک اللہ

جناب سپیکر: وڑائچ صاحب! شکریہ۔ چودھری شافع حسین!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! باتیں تو بہت کرنے والی ہیں جس طرح آخری بار کمیشن پر باتیں ہو رہی تھیں اور کرپشن پر باتیں ہو رہی تھیں میرا تو یہ دل تھا کہ کمیشن اور کرپشن پر بات کی جائے۔ اس میں میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ caretaker setup سے پہلے پنجاب میں جو دو حکومتیں رہی ہیں اُن میں جتنی کرپشن ہوئی ہے پاکستان کی تاریخ میں اتنی کرپشن نہیں ہوئی۔ Transfers/postings میں پیسے لئے گئے، بھرتیوں کے اوپر پیسے لئے گئے اور اسی ایوان سے SOPs کے بغیر دس دس، پندرہ پندرہ کروڑ روپے لے کر universities کو charter دیئے گئے۔ اُس حکومت نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ police reforms لے کر آئیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں police reforms کا ہونا بڑا ضروری ہے اپوزیشن بھی اس بات پر اتفاق کرے گی۔ الیکشن کے دوران بھی اور اس سے پہلے بھی یقین کریں نا کبھی چودھری شجاعت حسین نے نہ کبھی میں نے اور نہ کبھی سالک حسین نے یہ سوچا کہ کسی پر کوئی انتقامی کارروائی کی جائے۔ ہم اس کے بالکل خلاف ہیں کہ ڈنڈے کے زور پر کسی کو اپنی جماعت میں لے کر آؤ ہر کسی کو right ہونا چاہئے جس شخص نے جس جماعت میں جانا ہے اُس کی اپنی ایک رائے ہونی چاہئے۔ دوسرا جیسے میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ last time بھی کرپشن کے حوالے سے کافی باتیں ہو رہی تھیں تو آنے والے دنوں ان شاء اللہ اس پر بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر! Price Control of Essential Commodities کے بارے میں بتانا چاہوں گا کہ پنجاب لیول پر جو بنیادی چیزوں کی prices اوپر جاتی ہیں اُس میں

middlemanکا بڑا roleہوتا ہے اُس میں جو Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 ہے اُس کے بارے میں آپ سے requestہے کہ اُس پر جلد implementationہو جائے تاکہ properطریقے سے Price Control Committees کو فعال کیا جائے۔ اصل میں کسان مارکیٹ میں جو 100 روپے کی چیز بیچتا ہے وہ آگے 200 روپے کی بک رہی ہوتی ہے تو سارا کمیشن middlemanلے لیتا ہے۔

جناب سپیکر! Price Control Committeesکے properطریقے سے بحال ہونے سے یہ ہو گا کہ middlemanکے اوپر ایکشن لیا جائے گا تاکہ جو روز مرہ کی بنیادی ضروریات کی قیمتیں ہیں وہ مقررہ کردہ نرخ کے مطابق ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اجلاس کا وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب سپیکر اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھا دیا گیا)

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): جناب سپیکر ! جس طرح پیاز بنیادی آئٹم ہے، پیاز کے بغیر کھانا نہیں بن سکتا۔ ہم نے جو دو ہفتے پہلے پیاز exportہو رہا تھا اُس کے اوپر banلگا دیا ہے تاکہ پیاز کی قیمت نیچے آئے اور نیچے آنے شروع ہو گئی ہیں۔ رمضان بازار کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ جو رمضان بازار میں Fair Price Shopsہیں اُن کے اوپر عام مارکیٹ سے قیمتیں 20 سے 25 روپے کم ہیں تو آپ سب معزز ممبران کو چاہئے کہ رمضان بازار میں جو Fair Price Shopsہیں اُن کو جا کر visitکریں، وہاں پر ہر آئٹم کی قیمت مارکیٹ سے 20 سے 25 روپے کم ہے۔ اب کیوں کہ آپ نے کہا ہے کہ ٹائم تھوڑا ہے تو پھر ان شاءاللہ جب موقع ملا تو اور بھی چیزوں پر بات ہو گی جس میں solar panelsکی factoriesہیں، اُس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پنجاب میں solar panelsکی factories لگیں تاکہ industriesکے ratesکو کم کیا جائے۔

جناب سپیکر! انڈیا آج 1 billion dollarکے solar panel exportکر رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر Indiaمیں solar panelبن سکتے ہیں تو پاکستان میں بھی بننے چاہئے۔ جب

solar panel پاکستان میں بننے شروع ہو جائیں گے تو industries اور گھروں کے جو بجلی کے bills ہیں اُن کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ زرناب اعجاز ساہی!

محترمہ زرناب شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پاکستان کے دیگر صوبوں کے بعد اب پنجاب بھی محفوظ نہیں ہے مگر میں یہاں پر اپنے ضلع منڈی بہاؤالدین کے حالات معزز ایوان کے سامنے رکھوں گی۔ میرے ضلع منڈی بہاؤالدین میں امن و امان کی انتہائی مخدوش حالت چلی آ رہی ہے، بندوق کلچر عام ہے جس کی کوئی روک تھام نہ ہے، قتل و غارت، منشیات و فروشی، چوری اور ڈکیتی جیسی سنگین وارداتیں روزانہ کا معمول ہیں، تھانوں میں بے گناہ لوگوں پر تشدد عام ہے۔

جناب سپیکر! ہماری election campaign میں تحصیل پھالیہ کے تھانہ پاہڑیانوالی میں چک جانو کے رہائشی پارٹی کے بزرگ راہنما چچا احمد خان کو بے گناہ گرفتار کیا گیا، اُن پر کسی قسم کی کوئی ایف آئی آر نہیں تھی اور سیاسی وابستگی تبدیل کروانے کے لئے اس قدر تشدد کیا گیا کہ اُن کی جان چلی گئی، عوامی پریشر اور ہماری پارٹی کے ایم این اے اور ایم پی اے نے تقریباً 7 سو لوگوں کے ساتھ دھرنا دیا جس کی وجہ سے 24/63 قتل کی ایف آئی آر درج کی گئی لیکن آج تک ایک بھی ملزم گرفتار نہیں کیا گیا۔ میں آئی جی پنجاب اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہوں کہ ڈی پی او منڈی بہاؤالدین اور ذمہ داران کے خلاف فوری کارروائی کی جائے اور ڈی پی او سمیت تمام ملزمان کو قانون کی گرفت میں لایا جائے اور فوری گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے ضلع میں 11 تھانے ہیں مگر پچھلے 1 سال سے 8 سو سے زائد افراد دشمنی کی بھینٹ چڑھے ہیں یا ڈکیتی کی وارداتوں میں قتل کر دیئے گئے ہیں جس کی بڑی وجہ سفارشی کلچر اور رشوت ستانی ہے۔ رشوت اس قدر عام ہے کہ آپ کو جائز مقدمات میں بھی اس کا سامنا ہے، حتیٰ کہ قتل کے مقدمات میں تفتیشی افسران سمیت مقدمہ کے تمام متعلقہ افسران رشوت کھاتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ دونوں فریقین سے کھاتے ہیں، ایک کو گناہ گار کرنے کے لئے اور دوسرے کو بے گناہ کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر! ناقص تفتیش اور رشوت ستانی کی وجہ سے جب گناہ گار مقدموں سے با عزت بری ہو جاتے ہیں تو پھر مقتول پارٹی مجبوراً بدلہ لیتی ہے سالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے اور آج میرا ضلع دشمنی کا گڑھ بن چکا ہے۔ آج بھی زیادہ تر تھانوں میں Sub-Inspectors SHOs لگائے گئے ہیں تاکہ من مرضی کی جاسکے جو کہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔ میری استدعا ہے کہ صرف Inspectors کو تھانوں کا انچارج لگایا جائے اور سیاسی مداخلت کو فوری بند کیا جائے اور افسران سمیت سب کو صرف merit پر تعینات کیا جائے تاکہ میرے ضلع کی عوام سکھ کا سانس لے سکے۔

جناب سپیکر! دو دن پہلے کی police report کے مطابق میرے ضلع کے 8 پولیس افسران جو کہ مختلف تھانوں میں تعینات ہیں منشیات کے کاروبار میں ملوث پائے گئے ان کی لسٹ اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ جب قانون نافذ کرنے والوں کی حالت یہ ہے تو law and order کی ہماری کیا situation ہو گی مزید بتانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ میں حکومت پنجاب اور آئی جی پنجاب سے فوری نوٹس لینے کا اور ان تمام افسران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتی ہوں۔ پنجاب کے law and order کی حالت یہ ہے کہ ایک سال سے گرفتار ہماری خواتین عالیہ حمزہ اور صنم جاوید کی تمام مقدمات میں ضمانتیں ہوئیں تو اُن کو ایک دفعہ پھر سے میانوالی اور دوسرے جھوٹے مقدمات میں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ملزم اگر لاہور کہ مقدمات میں مطلوب تھا تو وہی ملزم میانوالی اور دوسرے مقدمات میں بھی مطلوب پایا گیا۔ یہ ظلم کی داستان ہے جو جاری و ساری ہے بارہا ہمارے احتجاج کے باوجود ہمیں انصاف مہیا نہیں کیا جارہا۔

جناب سپیکر! میں ایک خاتون اور ماں ہوں میں یہ ظلم ہوتے نہیں دیکھ پا رہی، چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کی ماؤں کا سوال ہے، انصاف مہیا کرنے پر میں اور میرے ساتھ ایم پی اے پی پی۔41 سے محترمہ باسمہ چودھری اور ایم پی اے پی پی۔172 محترمہ مصباح واجد ہم تینوں احتجاجاً ایوان سے walkout کرتی ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ اپوزیشن والے solidarity نہیں کریں گے معزز ممبران walkout کر گئی ہیں اپوزیشن کی طرف سے۔۔۔ رانا شہباز صاحب آپ انہیں ایوان میں لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب سپیکر جناب شہباز احمد ایوان سے باہر جانے والی معزز خواتین ممبران کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: راجہ شوکت بھٹی!

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! بہت مہربانی بہت شکریہ۔

مہک میں دھو کر حروف سارے
ثناء رب جلیل لکھوں
طویل تر سے طویل لکھوں
جمال لکھوں جمیل لکھوں
اُسی کو اُس کی دلیل لکھوں
کہاں نہیں تھا کہاں نہیں ہے
رحیم و رحمان صفات اسکی
بڑی کریم ہے ذات اسکی
صبح اُسی کے گیت گاتی ہے
سورج ڈوبتا ہے تو اُس کی تسبیح پڑھتا ہے
چرند اور پرند اُس کے بول الاپتے ہیں
پتوں کی سرسراہٹ اُس کی حمد گاتی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں۔ آقا مولا سرور کائنات امام مرسلین خاتم النبیین دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کُل محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام بھیجتے ہوئے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس منصب پر بٹھایا اور آپ کی قائدانہ صلاحیتوں اور آپ کی ماشاءاللہ legal qualification اس ہاؤس کو چلانے اور اس کا تقدس بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ میں ایک چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں کہ میں جب elect ہوا تو میری ایک جاننے والی فیملی مہمان آئی تھی، میں ان سے راولپنڈی ملنے گیا تو ان کے ایک 6 سالہ بچے سے فیملی نے میرا تعارف کروایا کہ یہ پنجاب اسمبلی کے ممبر بنے ہیں، وہ چھوٹا بچہ مجھے کہتا

کہ انکل آپ اس ہاؤس کے ممبر بنے ہیں جہاں دونوں اطراف سے ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو یقین جانیں کہ مجھے اس بچے کی یہ بات سن کر بہت افسوس ہوا۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے ابھی یہاں 1973 کے Constitution کا ذکر کیا ہے تو میں بتاتا چلوں کہ 1973 کا Constitution بنانے والے 10 آدمیوں میں میرے والد محترم بھی شامل تھے، انہوں نے اس وقت کی اسمبلی میں میرے اور آپ کے یہاں ایوان میں بیٹھنے کے لئے ایک متفقہ آئین بنا کر ایک تاریخ رقم کی تھی لیکن اس کے پیچھے بھی ایک کہانی ضرور ہے۔ میں اُس وقت کے سیاست دانوں کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ نے اس آئین کو بنانے کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا کیا، اس زمانے میں بہت سخت اپوزیشن تھی، وہ قلعوں میں بند ہوئے اور انہوں نے بہت سی سزائیں بھی کاٹیں۔ 27 دن پہلے لیاقت باغ میں فائرنگ کا واقعہ ہوا جس کے نتیجے میں سینکڑوں اموات ہوئیں لیکن میں اس ولی خان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اس نے ٹھیک 27 دن کے بعد اس ملک کا متفقہ آئین بنانے کے لئے نیشنل اسمبلی میں اس آئین پر دستخط کئے تو یہ کام کبھی بھی اِن کا لیڈر جن کو یہ آج یاد کرتے ہیں نہ کر سکتا۔ چائنا کا صدر پاکستان آرہا تھا اور اس ملک کی تقدیر بدلنے جارہی تھی اور اس پر 126 دن کا [******] آپ نے ڈی چوک پر شروع کیا تھا اگر [******] نہ کیا ہوتا اور وہ منصوبہ اس صحیح وقت پر شروع ہو جاتا تو آج یہ ملک پاکستان ترقی کا سفر طے کر کے بہت آگے نکل گیا ہوتا۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ان کے یہ الفاظ expunge کروائیں۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ I will and please leave this to me, this is my work to do. I am listening un-parliamentary words from both side اور مجھے پتا ہے کہ un parliamentary words کیا ہوتے ہیں؟ میں نے جب گند جیسا لفظ عثمان بزدار کے لئے expunge کروادیا تو باقی کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! پنجاب میں ان کی حکومت چار یا پانچ سال تک رہی اور آج یہ لاء اینڈ آرڈر پر، ہسپتالوں کی حالت زار پر، ہمارے اداروں پر اور ہر کسی چیز کی صورتحال پر اعتراض کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جو ووقت انہوں نے گزارا ہے اس میں اگر انہوں نے ملک کی بہتری کے لئے کچھ کیا ہوتا تو آج یہ اس ایوان میں بتاتے کہ ہم نے یہ کچھ کیا ہے لیکن بد قسمتی سے جب ان کا وقت یاد آتا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ:

ابھی حیات کو تاریکیوں نے گھیرا ہے
جدھر بھی نظر اٹھاؤں بڑا اندھیرا ہے
شبِ سیاہ سے اے اہل سفر نہ گھبرائیں
شبِ سیاہ کی آغوش میں سویرا ہے

جناب سپیکر! ہم انشاءاللہ انہیں کام کر کے بتائیں گے۔ جب آپ کو دھرنا ختم کرنے کے لئے [**********] اور لوگوں کے بچوں کے ساتھ ظلم کیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ حضرات تشریف رکھیں، آپ کمال کرتے ہیں۔ آپ بیٹھیں تو سہی۔ I expunge these words یہ آرمی پبلک سکول کے معاملے پر no political statement would be allowed here. So, I expunge these words.

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! تاریخ گواہ ہے کہ ایک Vlogger بچی نے ان کی first lady کے بارے میں بتایا کہ یہ محترم، یہ سیاسی قائد فلاں جگہ اس کو ملنے جاتے ہیں تو ان کے ایک ڈسکو مولوی نے ان کے بھائیوں کے ساتھ سازش کر کے اسے بھی مروا دیا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ کسی چوک چوراہے پر نہیں کھڑے ہوئے لہٰذا آپ اب بیٹھ جائیں۔ Allow me to speak. This is my job not yours, please sit. How many times I have to tell you?. آپ کمال کر رہے ہیں، ایسے تو پھر آپ کی گفتگو مجھے ایک ایک منٹ کے بعد روکنی پڑ جائے گی۔ Allow me to do it, sir please.

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے کچھ معزز ممبران جو احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ہاؤس سے باہر چلے گئے تھے وہ واپس ہاؤس میں تشریف لے کر آئے)

I welcome honorable Members back in the House. جی، راجہ صاحب! آپ کوشش کریں کہ کوئی below the belt گفتگو نہ کریں کیونکہ جب ہم اِدھر والے دوستوں کو منع کرتے ہیں تو آپ کو بھی روک رہے ہیں لہٰذا آپ below the belt نہ جائیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! پھر اسی ہاؤس کے باہر یہ پروان چڑھنے کی بات رانا ثناء اللہ نے کی جس کے نتیجے میں ان پر 21 کلو ہیروئن ڈال دی گئی۔ پھر انہی میرے دوستوں کے لیڈر کی بہن کی اربوں ڈالرز کی properties ساری دنیا میں عیاں ہوئیں تو ساہیوال والا incident اس ڈرامے کو چھپانے کے لئے کیا گیا تو یہ undercover اس طرح کی stories کرتے تھے لیکن آج یہ یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں۔ پانچ سالوں میں کوئی ایک کام تو ایسا بتائیں جو آپ نے اور آپ کے قائد نے اس ملک کی بہتری اور ترقی کے لئے کیا ہو تو یہ نہیں بتا سکتے لیکن میں اپنے قائد کے کام بتا سکتا ہوں کہ آپ لاہور کی جب سڑک کی طرف جائیں گے، اورنج ٹرین، میٹرو بس یا اوور ہیڈ برج دیکھیں گے اس پر میاں نواز شریف، شہباز شریف کا نام لکھا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جس بڑی یونیورسٹی کی طرف جائیں گے آپ کو اس پر میاں نواز شریف کا نام ملے گا، آپ اس ملک کی تاریخ پر نظر ڈالیں گے تو اس ملک میں لوڈ شیڈنگ کے خاتمے کے لئے آپ کو میاں نواز شریف کا نام نظر آئے گا۔ آپ کو لاہور، راولپنڈی اور اسلام آباد کا نیا ائیر پورٹ میاں نواز شریف کے دور میں نظر آئے گا، آپ کو پاکستان کا جدید ہسپتال جس میں لیور ٹرانسپلانٹ شروع کیا گیا تھا اس میں بھی آپ کو میاں نواز شریف کا نام نظر آئے گا۔ تمام اضلاع، تحصیلوں میں ڈسٹرکٹ ہسپتال، میڈیکل کالجز، فری ڈسپنسری اور مفت ادویات آپ کو میاں نواز شریف کے دور میں ملتی نظر آئیں گی۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: Order in the House. Order in the House. بھٹی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! آپ House in order کروائیں۔ میرے بھائیوں سے کہیں کہ یہ اب حوصلہ رکھیں۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! I will do آپ بیٹھ جائیں اور بات سنیں۔ Don't interrupt آپ بیٹھ جائیں۔ جی، بھٹی صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! یہ چاہے جتنا مرضی شور ڈالیں۔ میری آپ سے اور اس ہاؤس سے ایک گزارش ہے کہ آج۔۔۔

جناب سپیکر: No cross talk. اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو تقریر کرنے کے لئے اس سے پہلے تقریر سننا ضروری ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ بہت rare commodity ہے یہ حوصلہ کہیں سے ڈھونڈنا پڑے گا، اب آپ پہلے ذرا بات سن لیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! قانون اور انصاف کی بات کرنے والوں کا اپنا گھر 300 کینال پر محیط ہو اور وہ no house construction zone میں ہو، جس فرد واحد کے لئے سپریم کورٹ سے لے کر CDA کے افسران involve ہو کر ایک فرد واحد کے لئے قانون سازی میں تبدیلی کی ہو اور ایک یونین کونسل کے سیکرٹری سے چٹ پر نقشے کی منظوری لے کر اسے صحیح قرار دیا ہو اور دنیا کا واحد پہلا شوہر ہو جسے طلاق ہونے کے بعد طلاق یافتہ بیگم کی طرف سے گفٹ ملے تو وہ کس حیثیت سے یہاں پر قانون کی بات کرنے آئے ہیں۔ یہ اپنا کوئی ایک ایسا ایک کام ہی بتا دیں جس کی یہ مثال دے سکیں کہ ہم نے یہ کام ٹھیک کیا ہے لیکن اس کے برعکس ہم اپنے ایک ہزار ایسے کام بتا سکتے ہیں جو ہم نے اس ملک کی بہتری کے لئے کئے ہیں، ہمارے قائد نے اس ملک میں لیبر پالیسی بنائی، ہمارے قائد نے بھٹہ کے مزدور کے بیٹے کو بھی دانش سکول میں پڑھنے کا موقع دیا، آج انہی کی نسل اس ملک کی غریب عوام کے لئے بائیس بائیس گھنٹے جاگ کر محنت کرتی ہے اور جب غریب کی بات ہو تو انہیں اس بات کا دکھ لگتا ہے۔ ہم نے میٹرو بس بنائی تھی تو یہ اسے جنگلہ بس کہتے تھے، ہم نے لاہور کے بعد ملتان اور راولپنڈی میں میٹرو بس چلائی ان تمام پراجیکٹس پر لگنے والی رقم سے زیادہ انہوں نے ایک پشاور میٹرو بس منصوبے پر لگائے لیکن وہ میٹرو بس پھر بھی آج تک ان سے نہیں چل سکی۔ انہوں نے BHUs, RHCs اور THQs میں ایک پائی تک نہیں لگائی، یہ پیسا

صرف شوکت خانم ہسپتال پر اپنے ذاتی interest کے لئے لگاتے رہے، غریب آدمی آج بھی شوکت خانم ہسپتال میں نہیں جا سکتا، مدرسے کے بچوں کو جو کھالیں ملا کرتی تھیں وہ بھی یہ اپنے ممی ڈیڈی اُس ہسپتال میں لے گئے ہیں جس کے قریب سے بھی غریب آدمی گزر نہیں سکتا۔ جب یہ اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو ان کو غریب کا بہت درد ہوتا ہے لیکن یہ جونہی حکومت میں آتے ہیں تو یہ ملک کو لوٹنے کی باری کسی اور کو نہیں دیتے۔ آپ ان کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ ان کے دور میں اس ملک کے غریب بیمار آدمی کے لئے ساڑھے چار سو فیصد ادویات مہنگی کر دی گئیں، جس کی وجہ سے عام آدمی کی دسترس سے ڈسپرین کی گولی بھی چھن گئی لیکن آج تک ان پر کوئی کیس نہیں بنا۔ انہی کے دور میں انہی کے منسٹر صاحب نے مہربانی کر کے ایک statement دی جس کی وجہ سے آج ہمارا سول ایوی ایشن تباہ و برباد پڑا ہے آج صرف ان کے منسٹر ایوی ایشن کے ایک بیان کی وجہ سے یورپ اور امریکہ سے کوئی شخص ڈائریکٹ فلائٹ لے کر پاکستان نہیں آ سکتا۔ خدارا یہ مٹی جس نے مجھے اور آپ کو یہ مقام دیا اور عزت دار ہاؤس میں پہنچنے کا موقع دیا اس کا ہم سے کوئی تقاضا ہے۔ ہم نے اس کا جواب دینا ہے اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دہ تھے تو میں اور آپ بھی جواب دہ ہیں۔ اب میں وہ چند نکات بیان کرنا چاہتا ہوں جو بہت ضروری ہیں اور جن کا تعلق عام آدمی سے ہے، ہر روز تھانوں اور کچہریوں میں ایک انبار لگا ہوتا ہے۔ جو تھوڑا سا صاحب حیثیت یا ڈنڈا بردار ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی غریب آدمی کی جگہ پر قبضہ کر لیتا ہے۔ جب پولیس والے کسی کے ساتھ set ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ریونیو کا معاملہ ہے جب نہ ہوں تو پکڑ کر اندر دے دیتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی ایسا میکنزم بننا چاہئے، اگر ہر آدمی وکیل کر کے عدالت جائے گا اور اس process میں کئی سال لگیں گے پھر اس کی اپیلیں چلتی رہیں گی تو اپنا جائز حق لینے کے لئے دو دو تین تین نسلیں کچہریوں میں دھکے کھاتی پھریں گی۔ ہم کیوں نہ اس کے لئے ہر ضلع اور ہر سب ڈویژن لیول پر ایک کمیٹی بنا دیں تاکہ اگر کوئی ایسا issue ہو، ریونیو کی رپورٹ ہو تو within days اس کا فیصلہ ہو جائے جس کی جگہ ہے اسے مل جائے اور اس قباحت سے ہماری جان چھوٹ جائے اور اس سے کچہریوں کا آدھا رش کم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! کوئی آدمی کریکٹر سرٹیفکیٹ لینے کے لئے جاتا ہے جیسے آج کل میرے ان بھائیوں پر انبار ہے کسی زمانے میں ہم پر بھی تھا فرق اتنا ہے کہ وقت بدل گیا ہے اس وقت یہ اچھے

لگتے تھے لیکن آج انہیں برے لگتے ہیں۔ جب ان کے ماتھے پر پیار دیتے تھے تو ان کی محبت ان کے ساتھ بڑی عیاں تھی آج ان کی نفرت ہے اس وجہ سے انہیں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی آدمی بھی اٹھا کر، کسی پر بھی non-bailable offence کی کوئی جھوٹی ایف آئی آر کروا دیتا ہے۔جب وہ کہیں admission لینے جاتا ہے تو کریکٹر سرٹیفکیٹ لے کر جاتا ہے تو ایف آئی آر کی ایک لسٹ لکھی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! ماشاء اللہ آپ تو مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں کہ جب کسی کو سزا نہ ہوئی ہو تو یہ دفعات اور مقدمے اس کے کریکٹر سرٹیفکیٹ میں enter نہیں ہونے چاہئیں۔ایک آدمی دس دس سال کیس بھگتتا رہتا ہے اور اوپر سے کورٹ کا یہ style ہو گیا ہے کہ جب میں نے جھوٹا الزام لگا دیا ہے suppose 7 ATA لگ گیا ہے، عدالت bail نہیں لیتی۔ ساری دنیا میں ایک عام آدمی کو اپنا مقدمہ لڑنے کا حق ہوتا ہے اور جب تک وہ guilty ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک وہ گرفتار بھی نہیں ہوتا۔ عام آدمی کو کسی ٹاؤٹ کی ضرورت پڑتی ہے، اسے سیاسی آدمی کی ضرورت پڑتی ہے یا پھر وہ رشوت دیتا ہے۔ اس میکنزم سے نکلنے کے لئے میری گزراش ہے کہ سوائے دہشت گردی اور with armed robbery جیسے heinous crimes کے علاوہ لوکل لڑائی جھگڑوں میں پولیس کے پاس straightaway گرفتاری کا اختیار نہیں ہونا چاہئے، پہلے اسے probe کریں تین دفعہ طلب کریں نہ ہو تو before arrest اس معاملے کا چالان علاقہ مجسٹریٹ کے پاس جائے اور وہ فیصلہ کرے کہ یہ قابل arrest ہے یا نہیں۔ اس سے کسی سیاسی کی ضرورت نہیں پڑے گی اور ایک عام آدمی کو اس بات کا احساس ہو گا کہ یہ سٹیٹ، یہ صوبہ میرا ہے اور یہاں میرا کوئی مقام ہے۔ ہمیں ان باتوں پر کام کرنا چاہئے۔ ہم یہاں اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ we are legislatures ٹھیک ہے اپنی اپنی پارٹی میں اپنی اپنی دکان چمکانے کا ہر کسی کا دل کرتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو وقت دیا ہے ہم نے اس کا بھی جواب دینا ہے، جب میں پہلی بار ہاؤس کا ممبر بنا تو لاہور کی ایک فیملی کا ایکسیڈنٹ ہوا تو اس صاحب کی death ہو گئی مغرب کا ٹائم تھا میں انہیں ہسپتال لے کر گیا تو انہوں نے کہا کہ بھٹی صاحب اس کا پوسٹ مارٹم تو صبح ہو گا۔ میں نے پوچھا کہ کیوں؟ تو انہوں نے کہا کہ قانون اجازت نہیں دیتا تو میرے دل میں تھی کہ جب اللہ نے مجھے موقع دیا تو میں اس قانون میں ترمیم کراؤں گا۔ شاید سندھو صاحب کو یاد ہو کہ جب میں پہلی بار 2008 میں بطور

ممبر آیا تو میں نے ان سے اور رانا ثناء اللہ خان سے request کی اور وہ law amend کرایا۔ آپ تو رابورا میں نیچے دیکھ سکتے ہیں لیکن یہ کام نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ ہم آپس میں مخالف ضرور رہیں گے لیکن ایک بات ضرور ہے کہ وہ والی ڈرائی کلین مشین تے دیوؤ جہڑے تساں آلے پاسے گچھن دھوتے گچھنے نیں جہڑے ساڈے آل پتھن اوہ ردے گھسنے نیں، اوہ ادھر سی تے چنگی سی ادھر آئی تے ماڑی ہوئی گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک طویل لسٹ ہے لیکن میں نام نہیں لینا چاہتا ایہہ وی چوں چوں دا مربہ اے سارے دوجھیاں جماعتاں توں اکٹھے ہوئے نیں۔ جس وقت ادھر چلے جائیں اوہ حاجی تے نمازی ادھر آ جان تے کوئی انڈیا اے، ایہہ وی پاکستان اے، ایہہ وی پاکستان مسلم لیگ اے۔ فرق یہ ہے کہ اس جماعت کے راہنما سے چار دفعہ اقتدار چھینا اور چار دفعہ واپس آیا لیکن 9۔ مئی کا واقعہ نہیں ہوا۔ ہم نے اس ادارے کے خلاف آواز نہیں اٹھائی، ہم نے اس دھرتی سے غداری نہیں کی، ہم نے اپنے شہیدوں کی بے حرمتی نہیں کی اور اسی وجہ سے آج پھر ٹائم ہے اور ان شاء اللہ یہ اسمبلی جس نے جمعہ والے دن حلف لیا تھا اور یہ گورنمنٹ جو اس جمعہ والے حلف کے بعد معرض وجود میں آئی ہے۔ کائنات کے جتنی مہربانیاں دیکھ لیں اللہ تعالیٰ نے۔۔۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! Wind up کریں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ اسلام کا مٹی پتلا بنایا تو جمعہ کا دن تھا، جس دن اس میں روح ڈالی جمعہ کا دن تھا۔، جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی جمعہ کا دن تھا، حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا جمعہ کا دن تھا، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا جمعہ کا دن تھا، حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفاء ملی جمعہ کا دن تھا۔ اس زمین پر بارش کا پہلا قطرہ پڑا جمعہ کا دن تھا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا نکاح حضرت فاطمۃ الزہرا سے ہوا جمعہ کا دن تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو فرعون سے نجات ملی جمعہ کا دن تھا اور جمعہ کے دن یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے ان شاء اللہ مریم نواز شریف صاحبہ کی قیادت میں پنجاب کی عوام کی امنگوں پر پورا اترے گی۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

چودھری محمد اعجاز شفیع: 9۔ فروری کو بھی جمعہ کا دن تھا۔

حافظ فرحت عباس: سارے چوروں کو سزائیں بھی جمعہ کے دن ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر: اب حافظ صاحب! آپ نے تقریر کرنی ہے۔

حافظ فرحت عباس: جی۔

جناب سپیکر: جی، بات شروع کریں۔

حافظ فرحت عباس: اللھم رب شرح لی صدری O ویسر لی امری O واحلل عقدۃ من لسانی O یفقھوا قولی O ایاک نعبد وایاک نستعین۔ السلام علیکم! ابھی میرے دوست جمعہ کے دن کے حوالے سے بڑی لمبی تقریر کر رہے تھے لیکن وہ صرف آخری جملہ بھول گئے کہ سارے چوروں کو سزائیں بھی جمعہ کے دن ہوتی رہی ہیں۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: حافظ صاحب تشریف رکھیں۔ تسیں بھٹی صاحب دے جان تے معترض ہو؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! بھٹی صاحب وی جا رہے نیں نے پہلے شافع صاحب وی چلے گئے نیں، میں اونہاں دے بارے گل کرنی اے۔

جناب سپیکر: شوکت بھٹی صاحب! آپ کدھر جا رہے ہیں؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میرا گلا خشک ہو گیا ہے، ابھی واپس آتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، حافظ صاحب! Please carry on.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ابھی محترم شافع حسین صاحب تقریر فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ پولیس کا استعمال کرتے ہوئے کبھی بھی ہمیں یہ کام نہیں کرنے چاہئیں وہ کام نہیں کرنے چاہئیں۔

MR SPEAKER: No names.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نام نہیں لیتا، معزز منسٹر صاحب فرما رہے تھے۔ اس الیکشن میں جس طرح گجرات میں مرد حضرات جیلوں میں تھے اور دو نہتی خواتین سمیرا الٰہی اور قیصرہ الٰہی الیکشن لڑ رہی تھیں تو وزیر موصوف رزلٹ لینے کے لئے پولیس سکواڈ میں گئے تھے چونکہ عوام تو

ان کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ بات کریں جس کی کوئی دلیل دے سکیں جس کا کوئی ثبوت پیش کر سکیں۔(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس دن اس اسمبلی میں حلف اٹھایا گیا تھا میں اس دن کی بھی بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس دن ایک چھوٹی سے تقریر کی تھی اس کے بعد جناب کی شفقت رہی اور تھوڑا عرصہ جیل میں گزار کر آیا۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! آپ احسان مند ہوں کہ آپ کو Production Order پر لائے ہیں لیکن آپ تنقید کر رہے ہیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں ضمانت پر آیا ہوں Production Order پر نہیں آیا وہ اگلی دفعہ استعمال کر لیجئے گا۔

جناب سپیکر: میں نے تو معزز ممبران کو protect ہی کرنا ہے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اس دن یہاں پر ایک بڑا مضحکہ خیز کام ہوا پھر میں نے تھوڑی دیر سوچا تو مجھے پتا چلا کہ ایک انسان کی سنت ہوتی ہے تو انہوں نے بھی اس پر پورا عمل کیا ہے۔ چودھری شافع حسین صاحب نے ایک دن پہلے چلو نام نہیں لیتے معزز رکن نے ایک دن پہلے حلف رجسٹر پر دستخط کر دیئے اور ایم پی اے بن گئے لیکن حلف نہیں اٹھایا تھا بلکہ انہوں نے بعد میں حلف اٹھایا۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہے تو بعد میں دوستوں نے مجھے سمجھایا کہ اصل میں الیکشن میں جو رزلٹ تھا ان کو فارم 47 پہلے مل گیا اور ڈبے بعد میں بھرے گئے تھے تو انہوں نے اسی کی سنت پوری کرتے ہوئے یہاں بھی وہی کام کیا ہے۔(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب وزیر موصوف چلے گئے ہیں ان کے سامنے بات ہوتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 15 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! چودھری شافع حسین، وزیر صنعت نے فرمایا کہ نگران حکومت سے پہلے جو دو حکومتیں تھیں وہ چور تھیں۔ بالکل انہوں نے صحیح فرمایا ہے۔ ایک کی تو وہ

تصدیق کر رہے ہیں کیونکہ وہ حکومت حمزہ شہباز شریف صاحب کی تھی۔ یہ میں نے نہیں کہا بلکہ حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھ کر منسٹر صاحب نے کہا ہے۔ میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں کہ یہ دو حکومتیں کون کون سی تھیں۔

جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا کہ گھر کی خواتین کے بارے میں یہاں ایوان میں باتیں کی جائیں۔ انہوں نے ہمارے قائد عمران خان کی بہن کے حوالے سے کہا کہ اس کی اربوں روپے کی جائیداد پکڑی گئی ہے لیکن آپ نے ان کو نہیں روکا۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! میں نے ان کے یہ الفاظ حذف کروا دیئے تھے۔ آپ ایک بات طے کر لیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کی بے توقیری نہ کی جائے تو دونوں اطراف کے معزز ممبران اس بات کا خیال کریں۔ Let's settle it.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! آپ نے ان کے الفاظ حذف نہیں کئے اگر آپ کر دیتے تو پھر میں اپنی تقریر میں اس کا ذکر ہی نہ کرتا۔

جناب سپیکر: حافظ فرحت عباس صاحب! میں نے کہا تھا کہ All un-parliamentary words will be expunged. یعنی ہم اس کو scrutinize کریں گے اور expunge کر دیں گے۔ میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کو اس بات سے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! مجھے اور بھی باتوں سے تکلیف ہوئی ہے اور میں وہ ساری باتیں یہاں باری باری کر دیتا ہوں۔ وہ بندہ جس نے ساری زندگی باہر کے ممالک میں کرکٹ کھیلی، پیسا کمایا اور یہ پیسا پاکستان لے کر آیا ہے۔ یہاں سے پیسا باہر نہیں گیا۔ عمران خان "قرض اُتارو ملک سنوارو" کے نام پر پاکستان سے پیسا باہر نہیں لے کر گیا۔ ان کے leaders نے تو قرض اُتارو اتفاق فونڈری سنوارو یا قرض اُتارو شریف فیملی سنوارو کی مہم کا آغاز کیا تھا۔ عمران خان نے اس ملک میں چوری نہیں کی اور عمران خان کی کوئی ایسی money trail نہیں جو وہ دے نہ سکے ہوں۔ اس نے باہر سے جو بھی پیسے کمائے ہیں ان کی مکمل تفصیل اس نے فراہم کی ہے۔ یہاں لوگ کہتے تھے کہ میری لندن تو کیا پاکستان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آپ ان کے اس مرتبہ کے ٹیکس گوشوارے اُٹھا کر دے لیں آپ کو ان کی تمام جائیداد کا پتا چل جائے گا۔ اب یہ جائیداد

کہاں سے آ گئی ہے؟ یہاں ان کے قائدین باتیں کرتے تھے کہ ہمارا تو ان properties سے کوئی تعلق نہیں لیکن بعد میں ان properties کی وجہ سے ہی ان کو سزائیں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! الحمد للہ آج اسلام آباد ہائی کورٹ سے ایک فیصلہ آیا ہے جو کہ مقبوضہ ہائی کورٹ ہے۔ اسی ہائی کورٹ سے فیصلہ آیا جس کے تحت عمران خان اور بشریٰ بی بی کی سزا معاف ہو گئی ہے۔ آج وہ جج جنہوں نے لوگوں کو انصاف دینا ہے وہ خود انصاف کے لئے دربدر پھر رہے ہیں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ یہ نظام کس طرف جا رہا ہے اور ہم اس ملک کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟ ابھی ایک معزز رکن سیخ پا ہوتے ہوئے فرما رہے تھے کہ ہمیں جس مٹّی نے یہاں تک پہنچایا ہے اس کا کچھ لحاظ کرنا چاہئے۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ جناب والا! آپ کو یہاں اس ملک کی مٹّی نے نہیں بلکہ فارم 47 نے پہنچایا ہے۔ آپ ادھر پہنچنے کے قابل نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میں نے آج تقریر نہیں کرنی تھی لیکن جب آپ ہمارے قائد پر personal attack کرتے ہیں تو پھر اس کا جواب دینا پڑتا ہے۔ عمران خان کا جینا مرنا پاکستان میں ہے۔ انہوں نے آج شوکت خانم ہسپتال کو target کیا ہے۔ خدارا! سیاست کو سیاست تک رکھیں۔ شوکت خاتم ایک ایسا ہسپتال ہے کہ جہاں پر 70 فیصد غریب لوگوں کا مفت کینسر کا علاج ہو رہا ہے۔ اس ہسپتال کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔ آج تک دشمن یا دوست کوئی بندہ بھی شوکت خانم ہسپتال کے حوالے سے کرپشن کا الزام ثابت نہیں کر سکا۔ شوکت خانم ہسپتال اس ملک کا درخشاں ستارہ ہے۔ آپ پوری دنیا میں پتا کر لیں کہ کیا کہیں پر کینسر کے مرض کا مفت علاج ہوتا ہے؟ ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں کینسر کا مفت علاج ہوتا ہے اور اس ہسپتال میں ہوتا ہے جو عمران خان نے بنایا ہے۔ اس ہسپتال میں غریب اور امیر سب کا یکساں علاج ہوتا ہے اور آپ اس ادارے کو target کر رہے ہیں۔ آج انہوں نے آرمی پبلک سکول کی بات کی ہے۔ کیا آج اس سانحہ کی بات کرنا بنتی تھی؟

جناب سپیکر: حافظ فرحت عباس صاحب! وہ میں نے expunge کر دی تھی اس لئے آپ بھی اس سانحہ کی بات نہ کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں آج لمبی بات نہیں کروں گا۔ آپ اور حزب اقتدار کے benches پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران کو سوچنا پڑے گا۔ جب ہمارے کارکن احتجاج کے لئے نکلتے ہیں تو ان کے خلاف ATA/7 کے تحت FIRs درج کر لی جاتی ہیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے میں نماز پڑھنے گیا تو مجھے پتا چلا کہ ہماری وہ خواتین جو کئی ماہ سے جیل میں قید تھیں ان کی اللہ اللہ کر کے لاہور سے ضمانتیں منظور ہو گئی ہیں اور اب ان خواتین کو 9۔ مئی کے مقدمے میں گرفتار کر کے میانوالی لے کر جا رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ یہ جمہوریت کے نام پر دھبہ ہے۔ سپیکر صاحب! ایسے کام تو آمریت کے دور میں بھی نہیں ہوئے جو جمہوریت میں آپ کی ناک کے نیچے ہو رہے ہیں۔ آپ کو اس بارے میں سوچنا پڑے گا۔ آج میاں اسلم اقبال صاحب اس اسمبلی میں نہیں آ سکتے حالانکہ وہ اس اسمبلی کے رکن ہیں۔ احمر رشید بھٹی کے Production Order جاری نہیں ہوئے۔ وہ ضمانت پر رہا ہو کر یہاں آیا ہے۔ اس کے Production Order جاری ہونے چاہئے تھے۔ آج ہم ادھر بیٹھے ہیں اور کل اُدھر بیٹھے ہوں گے۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! میں آپ کو پھر روکوں گا۔ آپ سپیکر کو کہہ رہے ہیں کہ میری ناک کے نیچے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ میں گورنمنٹ نہیں ہوں۔ Honestly speaking I am guarding the opposition. میں تو آپ کو guard کر رہا ہوں۔ میری دوسری بات سُن لیں کہ جب احمر رشید بھٹی صاحب نے ہاؤس میں حلف نہیں لیا تھا تو اُس وقت میں ان کے Production Order جاری نہیں کر سکتا تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ میری کوشش صرف اتنی ہے کہ میں اس ہاؤس کو absolutely rules کے مطابق چلاؤں۔ میرے پاس میرے کچھ نوجوان colleagues آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پچھلی اسمبلی میں ہم منہ سے جملہ نکالتے تھے تو ہمیں expel کر دیا جاتا تھا۔ اس ہاؤس میں داخل ہونے پر پندرہ پندرہ دن کے لئے پابندی لگا دی جاتی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ کم از کم میں وہ روایات جاری نہیں رکھ سکتا اور rules کے مطابق چلوں گا۔ جب تک میں سپیکر ہوں میری صرف ایک ہی خواہش اور کوشش ہو گی کہ میں اس ہاؤس کو تمام democratic norms کے ساتھ اور اس Rules of Procedure کی کتاب کے مطابق چلاؤں۔ مجھے اس ہاؤس کی sanctity بہت عزیز ہے۔

I have lived my life here. I am at this place since 2002. I vouch these rules. I will struggle for it. There are colleagues sitting on both sides. I have been on every step. I have been shouting for prevailing of these rules.

حافظ صاحب! چونکہ وقت کی کمی ہے اس لئے آپ اپنی تقریر کو اب wind up کر لیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں اپنی بات کا اختتام کرتا ہوں۔ آپ نے پچھلے دور حکومت کے حوالے سے بات کی ہے کہ اس وقت اگر ممبران اس ایوان میں زبان سے الفاظ نکالتے تھے تو وہ چودہ چودہ یا پندرہ پندرہ دنوں کے لئے expel کر دیئے جاتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ایسے ہی تھا۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! وہ اچھی بات تھی کہ ہاؤس سے expel کر دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کرتے تھے کہ ATA/7 کے پرچوں میں چودہ دن کے لئے جیل بھجوا دیں۔ وہ اس سے بہتر تھا۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! میری بات سُنیں۔ I am not the Law Minister. میں حکومت کو defend نہیں کر رہا۔ آپ کے خلاف 9۔ مئی کے واقعات پر مقدمات درج ہوئے ہیں اس پر میں ایک رائے رکھ سکتا ہوں. but this Chair is holding me not to give it.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! آپ نے 9۔ مئی کے حوالے سے بات کی ہے۔ میں اس پر بھی بات کر لیتا ہوں تاکہ ایک ہی دفعہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ ابھی کچھ روز قبل میں چودہ دنوں کے لئے جیل میں گیا تھا تو اس میں میرے خلاف 9۔ مئی کے حوالے سے کوئی پرچہ نہیں تھا بلکہ ان سب میں میری ضمانت ہو چکی تھی۔ مجھے صرف یہاں پر تقریر کرنے اور DPO کے سامنے protest کرنے کی وجہ سے جیل بھیجا گیا تھا۔ 9۔ مئی کے مقدمات میں میری ضمانت ہو چکی تھی۔ ڈیڑھ سال تک آپ کی مرکز میں حکومت رہی ہے اور آپ کے وزیر داخلہ "حکیم صاحب" تھے۔ انہیں یہ خطاب کسی خاتون نے دیا تھا۔ وفاق میں ڈیڑھ سال آپ کی حکومت رہی ہے تو آپ لوگ اس واقعے کو probe کر لیتے۔ ایک سال ہو چکا ہے لیکن آپ اس کو probe نہیں کر سکے۔ اس وقت وزیر داخلہ کون تھا اور کس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ جس دن 9۔ مئی واقعے کی

ایمانداری سے انکوائری ہو گی تو پھر پتا چلے گا کہ جو اس کے beneficiaries ہیں وہی اس کے اصل مجرم ہیں۔ میں بلامبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت رانا ثناءاللہ وزیر داخلہ تھے۔ ان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کنٹونمنٹ کے علاقے کو security provide کرنا کس کا فرض تھا؟ یہ کام PTI کا نہیں تھا کہ وہ کنٹونمنٹ کے علاقوں کو security provide کرتی۔ لوگ احتجاج کرتے رہتے ہیں لیکن احتجاج کے دوران امن و امان کی صورت کس نے کنٹرول کرنی تھی؟ کیا اس آئی جی صاحب اور ان پولیس والوں نے نہیں کرنی تھی جو ڈاکو بن کر لوگوں کے گھروں میں چھاپے مارتے اور گھروں کا صفایا کر جاتے ہیں۔ یہاں رانا آفتاب احمد خان بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں پنجاب اسمبلی کا رکن بنا ہوں دو مرتبہ میرے گھر میں چوری ہو چکی ہے۔ آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ایمانداری کے ساتھ 9۔ مئی کے واقعات کا احتساب کر لیں۔ آپ 9۔ مئی کے واقعات کے حوالے سے بالکل جوڈیشل انکوائری کمیشن بنائیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ یہ نہ ہو کہ کسی ریٹائرڈ جج کو اُٹھا کر انکوائری کے لئے لے آئیں اور اس کے رشتہ داروں کو نوازنے کے لئے اٹارنی جنرل، وزیر یا مشیر بنا دیا جائے۔ آپ ہر چیز کا احتساب کریں۔ پاکستان میں محمود الرحمٰن کمیشن سے لے کر آج تک بہت زیادہ انکوائری کمیشن قائم ہوئے ہیں مگر کسی کی رپورٹ منظر عام پر نہیں آ سکی۔ کبھی حق اور سچ کی بات سامنے نہیں آئی۔ کہیں سے تو ابتدا ہونی ہے۔ کسی نے تو سچ بولنا ہے۔ سچ بولیں اور عوام کے سامنے لائیں کہ کون جھوٹا اور کون سچا ہے۔ 9۔ مئی، 9۔ مئی کی رٹ لگائی ہوئی ہے اور 9۔ مئی کی آڑ میں آپ نے پاکستان کی سب سے مقبول جماعت کو رگڑ کر رکھ دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! wind up کریں۔ I am just left with five minutes. I want to give this time to the minister to wind it up.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں اپنی بات کا اختتام اس شعر سے کروں گا کہ:

آپ خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

بہت شکریہ

جناب سپیکر: I have tried my best لیکن بیچ میں کچھ speeches لمبی ہو گئیں I have to balance it میں نے اس طرف سے بھی 20 minutes کی ایک تقریر کرائی، اس طرف سے بھی 20 minutes کی تقریر کرائی۔ (قطع کلامیاں)

بریگیڈیئر صاحب! میری خواہش تھی میں آج آپ کو سُنتا اور یہ House آپ کو سُنتا but my very sincere apologies. I am just left with 5 minutes... (قطع کلامیاں)

میں آپ کی consent کے ساتھ کر رہا ہوں میں bulldoze نہیں کرنا چاہ رہا تو اب میری صرف یہ درخواست ہے کہ Minister for Parliamentary Affairs after this general discussion on price hike, law and order, there have been very pertinent suggestions. جس میں کچھ اس طرف سے آئی ہیں کچھ اس طرف سے آئی ہیں اور اس میں آپ کے سامنے بھٹی صاحب کی ایک بات ہے جس میں petty crimes پر لوگوں کے نام FIRs میں آتے ہیں اور اُن کے سارے legal processes رُک جاتے ہیں naming in FIR by no length of imagination ٹھیک ہے اگر یہ data in helping and combating جو ڈکیتی کو روکنے میں مدد دیتا ہے لیکن عام شہری کو اُس کے باقی حقوق سے without conviction تو نہیں چھینا جا سکتا تو you have to ensure that یہ بڑی important بات ہے آپ نے کل elect ہو کر House سے چلے جانا ہے تو please leave a note in consultation with official sitting in the box اس چیز پر جو تجاویز آج آپ کے سامنے آئی ہیں ان پر رانا آفتاب احمد خان نے جو تین چار points raise کئے ہیں or of course they carry very serious weight بھٹی صاحب نے بات کی ہے I had a long list to take care of دونوں sides سے میرے پاس بڑے نام تھے almost 30, 40 speakers on each side کیونکہ وقت کی قید ہے اس کے بعد افطار کا وقت بھی گھنٹہ ڈیڑھ رہ جائے گا لوگوں نے اپنی اپنی جگہ جانا بھی ہے تو اس پر آپ House کو تھوڑا apprise کر دیں جو suggestions آپ کے پاس آئی ہیں اس کو windup کر دیں پلیز۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! صرف 30 seconds کے لئے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی رانا صاحب! 30 seconds ہی ہوں پھر!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! Additional IG بھی بیٹھے ہیں تو میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ضلع جھنگ کی تحصیل احمد پور سیال میں تھانہ گڑھ مہاراجا ہے وہاں پر روزانہ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ بیس سے پچیس ڈکیتوں کا ایک گروپ مہر غلام قاسم سرگانہ صاحب کے گھر داخل ہوا، وہ پوری رات اُن کے گھر میں لُوٹ مار کرتے رہے اور 10 کروڑ روپے کا مال لے گئے۔ اُن کی Land Cruiser بھی لے گئے اور گھر کا سارا سامان بھی لے گئے۔ ہمارے ضلع جھنگ میں اتنی بڑی ڈکیتی کبھی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! اس case میں point in reference اس کی پوری تفصیلات لے کر آپ رانا صاحب کے ساتھ share کریں اور کوشش کریں کہ یہ ڈکیتی trace out ہو۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): ٹھیک ہے، جناب سپیکر!

جناب سپیکر! آپ نے بالکل واجب اور درست فرمایا ہے اور I am witness of that thing میں بھی 2008 سے آپ کے ساتھ ہوں آپ ہمیشہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! Wind it up within two minutes

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایک تو Article 68 of Constitution of Pakistan مجھے اُس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں یہاں پر honorable judges کے بارے میں اُس طرح کی کوئی بات کروں جس طرح کی یہاں پر باتیں ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: وقت کی قلت کے باعث آپ صرف policy statement دے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! رانا آفتاب احمد خان نے جو start لیا اور دونوں طرف سے تقریباً 16 speakers بولے ہیں تو میں اُن کی خدمت میں بھی اور اِدھر بھی عرض کرتا ہوں کہ فروری اور مارچ کا تقابلی جائزہ یہ ہے کہ فروری میں 6018 cases تھے

اور مارچ میں 4044 cases تھے میں بتا رہا تھا کہ crime میں کمی ہوئی ہے۔ ڈکیتی کے فروری میں 526 cases تھے ابھی مارچ میں 399 cases ہوئے ہیں۔ Robbery cases 10441 تھے اور اب مارچ میں کم ہو کر 7637 cases ہیں۔ Vehicle theft cases 9686 تھے اور ابھی مارچ میں 7228 ہیں، car theft cases 279 تھے اور ابھی مارچ میں کم ہو کر 212 cases ہیں۔ اسی طرح یہ ایک لمبی list ہے اور یہ admitted facts ہیں کہ اس کو challenge کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی speakers کی بہت ساری باتیں تھیں لیکن ہم اُن لوگوں کو بھی یاد رکھیں جن کی line of duty اس طرح کی ہوتی ہے جس طرح کیپٹن (ر) مبین شہید تھا، اس طرح زاہد گوندل تھا اور اسی طرح بابو صابو میں بم پھٹا تھا تو اُس میں پانچ پولیس اہلکار شہید ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! سید مدد علی شاہ صاحب نے GT Road پر accidents کی بات کی تھی، اسی طرح جناب شوکت علی بھٹی صاحب نے بھی بات کی اور اِدھر سے بہت ساری positive suggestions آئی ہیں اور ان پر تنقید برائے تنقید تو ظاہر ہے naturally ہو گی لیکن جن باتوں کو practically کیا جا سکتا ہے جن پر آپ کا بھی deep concern ہے اور اُس پر پورے House کا consensus بھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دونوں طرف سے لوگوں کی بھلائی کے لئے یہ بہت constructive باتیں ہیں اور پھر آپ نے بھی مجھے guide کیا ہے تو میں یہ ساری کی ساری summary بنا کر آپ کو بھی دوں گا، concerned department کو اور وزیر اعلیٰ صاحبہ کو بھی دوں گا لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس کے ساتھ ساتھ پولیس کی اُس کارکردگی اور law and order کے بارے میں ضرور یاد رکھنا چاہیے جو in the line of duty اپنی جانیں دے رہے ہیں۔ انہیں دو، تین، چار ماہ میں 17/16 لوگ شہید ہو گئے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(32)/2024/27. Dated: 1st April, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. **Monday, 1st April, 2024** after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

LAHORE **MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN**
Dated: 1st April, 2024 **SPEAKER"**